



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن  
موسى بن جعفر

موسى بن جعفر

موسى بن جعفر

موسى بن جعفر

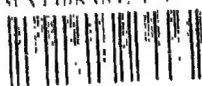
موسى بن جعفر

موسى بن جعفر

موسى بن جعفر

موسى بن جعفر

MA LIBRARY, AMU



1 133

بسم الله الرحمن الرحيم

فکر بولا کہ نہ ہوں سہی سہی مکتانی کا  
سے جو بہن بہن کو جو گویا کہ  
سہا عقد حسن ہی جسا نبوہا را کی  
شعیرہ بطلہ ہی بسودہ ہی گھیا کی  
حسنی عجب زہلی و سہ کا نور سانی کا  
اب جانت کہو دعویٰ ہی سیانی کا  
لاکھ آمینوں میں کمال شکر خدائی ہی  
یہ تالین ہی شکر ہی گھیا کی  
لحق انی ہی تیری چہ نورش کی نقاب  
ہو سلاہ پست ہی مہر سہی تماشائی کا  
شوخی شرم یہ بختی پون شستہ  
شوق سکوی رہ آہو سحرانی کا  
یہ بزم حجت اغیار ملال و اسب  
بی سبب ان امید شستہ ہی تماشائی

و آنکه چون زلف سبزه گار آفتاب  
 آگیا سینه او از پندار باز که میوآت  
 گل کسایا تپتی عشق بیای پر نشین  
 دود و دود پنی چمنی شست کی چسب بوناق  
 کور و کچتی می خفتار تو آگین کملجان  
 تیر می ز قمار کا انداز و آتاهای تدر  
 تشنه کافر بودا تھی پی پی کوشان  
 شان و آینه اب آتو جی چیتا تھی  
 بی جویم غضب و ان تیغ فرا و جاش  
 سحر و جلاکت زلتم کی دین زیر نگین  
 لال لیل کی زبان طلقه طوطی کا بند  
 مروی یار تری زلف تو عالم میرا  
 نزع میں شک سیجا امین جان بخشی کر

سلسلہ ملکیا زنجیر سے سووانی کا  
 لڑ گیا جنگ شمشیر سے سووانی کا  
 ہر زبان پر ہی فسانہ مری سووانی کا  
 پاس پتہ نہ اگر ایہ کی سووانی کا  
 کرو پاسین ہی اثر سر بہ بنیانی کا  
 سرو قاست تبت پڑھا ہی غنائی کا  
 درخت پر جو رہا غن جبین سانی کا  
 نمودنائی سی پڑھا شوق خواہی کا  
 قطع قدیر تری جامہ ہی سیحانی کا  
 در مضنون پہی سکہ مری گویائی کا  
 ذکر گر ہو مری نگین گویائی کا  
 دعویٰ ہی خیرہ بی مثل کو کیتائی کا  
 دم لبون پر ہی عبادت کی تمنائی کا



کشتل کس کا ہی وس چشم کو دیکھیں  
حکم ہی دستہ مژگان کو سبکداری کا

ر  
ہی نہیں ست سحر طول مل ہی بی  
خامہ نوگر نہیں اس قافیہ میانی کا

غلام دل سہو ن باو خسرو خجازی کا	فلک پہ غافلہ می بلی کیا تا ہی کا
بندھا جوتا رشتہ وصل بوسہ ہی کا	ویا نہ یار کو وچو نہ زبان داری کا
فروع چاہی لگے غور عشق بازی کا	بسان شمع پیش غور جاگہ بازی کا
اساطیر خ بنی کعبتین سیاری	ہو شوق ہو بیت ہو شوق نہ بازی کا
سیح سی بھی تپ عشق کا علاج نہو	عبت تلکب کو دھوئی نہ پا بازی کا
سرخ تمام نہو شام روزِ محشر تاک	بیان کردین جو شب کی بازی کا
سکھائی کیسی بد آموزنی یہ چیانہ	سبق بچلا دیا کیوں نہ بازی کا
کبھی تو عشق حقیقی سنی تنہا ہوگی	خرو شغل است ارفیت مجازی کا
ہوا بدل گئی کچھ اندون بنانی کی	نظر میں سن ہوا قیہ جلاسازی کا
دروغلو ہیں سمجھتے فروع کا باث	کمال جانتی ہیں نہتس جو بازی کا

<p>اکھلی ہین وانغ منقبش ہی خت عیا گھا کہ جسہ ابرو منی بار پر ہی ہے جو حیدر ہین مہجہتی ہین کھیل شکست جو بال بال لب لبک بدن پہ بندہ کی کر و نیچو کے بتو اتھو اسی استغنا</p>	<p>دیا جوان فی خلعت ہی حر از ہی کا کہ منحرف نہ کیجیہ سہی رخ نمازی کا ارادہ شیر سی اکتی ہین تیغ بازی کا اوانہ شکر ہو خاق کی کار سازی کا خدا کو نمازی ہی نہیچہ فی نیازی کا</p>
<p>نسخہ ہی غیرت از رنگ چین مراد یوں پر اب تک نہیچ عوسی سخن طرازی کا</p>	<p></p>
<p>تو رہ ایدال جہر خیر الیہ پیدا ہوا عاصیوں کی مغفرت کا سلسلہ پیدا ہوا غل ہی کہہ دین جی مصطفیٰ پیدا ہوا یہوش میں اندکی گھر چاچھی مالک کو بوریاں نقد کو تخت سیماں کر دیا جہ و زمانہ ہی ہوئی ہی ظلمت کفر و نفاق</p>	<p>نفس را حق امام رہنما پیدا ہوا میر کوثر شافع روز حسنہ اپنا ہوا ہو گیا روشن جہان بدر الدجی پیدا ہوا اکون بیت الدین تیری سہ پیدا ہوا ساتھ اپنی لیلی زہدی پیدا ہوا آفتاب آسمان بہت را پیدا ہوا</p>

بحر عالم سحر کناره اگر گیا طوفان کن  
 منداشت کیونکر کوفتی چرخه قدرت  
 واده می مدیت کما بلکنت بتی قیوم  
 ذوالفقار الله فی سنجشی تو بافت  
 جابحدین قلم کیمیشی میان تین وین  
 روی خجانه یار کیمیشی غیبت شوشه  
 بطن او دین کیا کما کما تسمی اوله سید  
 سنگ اسود و بوسکه اولن دین کیمیکه  
 بولی احمد جی بنی تری می لالت کنی  
 منسک اتمی تهمی ابو طالب احمد باب  
 بوی گئی پامال کلبت شومرج و خیمان

کشتی دین جت بکونه ایوان  
 مصحف باطلق دین مصحف پیر  
 کمره می دیت تکمیل دین پیر  
 ورمی باور دین کیمیشی عیسی  
 قدر من قلمی نشان الله قیوم  
 موبتلا می شست محبوب خدا پیر  
 تو از ان می محبوب ورنه پیر  
 جک پیر دین یسارانی پیر  
 نماز او نماز است و وسط پیر  
 نماز حق قوت باز و پیر  
 بنشیند شجر دین جک پیر

اسی سحر کنی نبوت کی نهی سجا  
 مثل نیب کتب تند و پیر

ہی تو اس صاحبِ مخراج کی داما دکا

گنہگار کی طوق گردنِ خیال دیا

تیرا نام میرا کھینچتا رہے پھر گواہ دیا

تو جو چاہیے کیا کھینچتا رہے پھر گواہ دیا

ہی بلکہ دینِ بے پلو اور زنجیرِ شکار دیا

خاتمہ حور و ملک میں پوچھ گیا دکا

موسمی بھی حال پوچھ گیا فولا دکا

نما تہی تجرپہ امی مولا فدا کی یاد دکا

وہ بہشتی مل گیا تو حق اکہ دکا

حق ہی کیا تیرے جیال میں شکار دکا

نیمہ صبح القادس ہی طائرِ زمینِ صحر

دلِ مرا شاگرد ہی جیل کی استاد کا

جب دریا سلطان عالم پگھلا دیا

اور سگندر جاہ کی ویران گرا دیا

پرتو خسی منور گوشوارا ہو گیا

شب جو مہتابی پڑھ رہا ہو گیا

بالا کے جلوہ گر پڑھ رہا ہو گیا

آج کل کے شہرِ مہم جو عالم ہو گیا

اوج پر اقبال کا اپنی ستار ہو گیا

جسکا ہر دربان چشم میں شکار ہو گیا

جلوہ گر نورشید کی پناہ میں ہو گیا

چاند کا بید و ہوا آنا کہ مارا ہو گیا

بہشت گئی کالی گھٹا چاند شکار ہو گیا

ماہ کی ہنرِ دل سے خیال نہ ہوا ہو گیا

جگر فی آنکھ خمی فل ہمارا ہو گیا  
 سرمہ دم دہ کی فی قتل فاقی را ہو گیا  
 چشم کا جب تیغ ابرو کو اشارا ہو گیا  
 مضطرب دل سوز الفت سہی را ہو گیا  
 آشنا فکد لہلہ خشک لب سبکی گشت  
 اویں صحنہ کونو خط شعلہ پیوست  
 پھوڑا کلا جامہ باریک سی نگاہ  
 دیکھتی ہر لہنی عیار لالہ لالہ  
 ہر لب جاش ہی ہر شہد آب تیا  
 کیا گل گل سی ہی ہی خست ترکی تا پڑو  
 اپنی جوانی کا باعث بولنی طغالب  
 آنکھ لڑتی ہی پانی چل گئی تیرے  
 تار و پود ہر آن خچہ را رہا تیرے ساتھ

بر چھی لون چھنی گاہوں کا اشارا ہو  
 جوہر تیغ نگاہ آج اشک را ہو گیا  
 دیکھنا اک براہین فلانی را ہو گیا  
 گرم میا بی سستنت ہی پڑا ہو گیا  
 سب تھکتی آتشنا و اجب کیا را ہو گیا  
 آگ پڑا در میان بولنی سی پڑا ہو گیا  
 آپ فی جوہر چہرہ اشک را ہو گیا  
 خاں شایہ خست کی آنکھ کھتا را ہو گیا  
 لب ہر آنی را بیان پڑا پڑا ہو گیا  
 چشمہ ہی باز الفت لکھا را ہو گیا  
 چشمہ و تر ہر آن جوہر تیرے را ہو گیا  
 تیرے ہر وہ جوہر سی را ہو گیا



اگر یونید چیت بیست خانی کا خیا  
 ہنس و پایہ جو خوش ہو یہ میری قتل  
 دشت و شست و غبار پرتی وانی کا  
 ہرین مکتی میں اری گ کے

جو اگر آفسو کہ قیود شک

شک اگر اے کون

شک اگر اے کون

شک اگر اے کون

شک اگر اے کون

قد غم دین بیکہ رہتا ہوں چننا شام و صبح  
 اسی مہراب گھر بھی محکوش شدان ہو گیا

پاک بخت غیت سی بدست و کشت

سخت بانی داری مجھ پر جیسا کہ

دلا کو پانی اوڑھ لے کو بیجا

مگر کہ بیورست چاک چاک پنا ایسا

رشتہ گدستہ اپنا شہ جوں

غیرت نہا کہ چھوین نہا

دال در اسودانی دامت پریشانی

وہ سی قد باغ میں جسد مخرمان ہو گیا

دیر تک دم توئی کی کی مری قتل

جلگیا او شعلہ کو کو دیکھ لیا چین

دیکھ کر ورتی اسی شوخ دست غیرت

بسکہ رہتا ہی تصویر میں قد و بدن

سخت دل از بسکہ دین چن سچہ

خاک ہوا زانی ہر گواہی جو خست



بہوئی : فریادِ مہر کی عشق میں جہنم جہنم  
ایک بت کیوٹھی برابر ایمان ہو گیا

زور و شہسباز علی ابن ابی طالب ہیں

تو جہنم جہنم کا اب تو حسان ہو گیا

سیا غریب آفتاب در محبت ہو گیا

رات پر دن کا گمان محکوم ہو گیا

مغرب و سدوم شرق خوشید ہو گیا

جب ہماری عمر کا لہر نہ سیا غر ہو گیا

رات کو تیرا رستہ خار بست ہو گیا

حال کر خوابیدہ چہر اپنا مقدر ہو گیا

منہ و کیا واجب جب عہد برابر ہو گیا

ہیئتہ صد چاک سوز غم سی مجھ ہو گیا

شب فہم و شہسباز شامی کا منت ہو گیا

جب ان جلقوہر کا چہرہ ناخج ہو گیا

جہنم جہنم میں جہنم جہنم ہو گیا

سرخ جوئی پر وہ تیرا ہی مسکد ہو گیا

جلوہ و تابش کو بھی پروردہ ہو گیا

وہابی نہ مٹی سیا ساقی پیا شکر

نہاں نہ چھوکار ہی جوہر کلمہ

اکلی بالین کا موت و شہسباز پانچ ہو گیا

عہد و زنی آفتاب و صد ویدار ہیں

شہسباز کی آتش فرقت نے لاکھ ہو گیا

یہی لاکھ عشق سونکھ لی جوہر

شماش سی نہ گمانی کی ہوئی حال

بوسه کبها شیرین سی هوا ز ازل مش  
کوئی صورت اصفافی کی نظر آتی  
حشر کو ہوگا گریبان گیر ای قاتل صنم  
وصف ہی مہروش سی نگہی تانی قطب  
مشکنا فی عقد بانمی لفت کین بین  
ہجہ بین ہی لکی کاوش سی گل جاگو لڑ  
سیر رفت اقلیم کرتا ہوا جان بین چشم

تپ کو نایب شربت تپ کو لکڑ  
ہی تجھ لکھ رہو کیوں مگر نہ کویت  
خوب ~~تجھ~~ یاد ازل کو چو  
خوت خط شہزادی خط سطر ہو گیا  
جب گلہ جوڑا جوان سارا غنیمت ہو گیا  
موی شرمگان کا تصور نواں شہر ہو گیا  
جامہ برشید ہی می ٹھکوان کا ساغ ہو گیا

جعل جانیکا سحر سب تنہی ایا ز حب  
وحمل مد و ایک شب بھی ارمیہ ہو گیا

مہر حب بن ل فروز حنر کا چمکا  
جلگیا آتش غیرت سی سیل بن  
آگی مہر رخ روشنی کی تو پیکر بن  
چشم میرا کس جانم کی جو چو ق شکا

بشیر خوشیہ دیا زینتی چمکا چکا  
شب رہ جو بنیا کویت سنہ کا چکا  
ایا نور تابو صبحی ترش کو چمکا چکا  
اختہ بہت نوا ازان حرم کا چمکا

شیر مری پنه خورشید شمع مری بوا  
 شکست ز دیوانگ بنوع دهنیه  
 دواغ سوبو الی سوا کچھ نہ اب کچھ ل  
 مہوئی اور خاک بنی تریق شکست کلیم  
 بی اثر جو گیا تسخیر کا غافل کی حمل  
 شمع روشن کو ہوا خانہ زندان نول  
 ہو گئی جنت حق حمد کی جہان سی با بود

شام کو دست غنائی جو صبرم کا چمکا  
 دواغ دل جکارتی شستہ غم کا چمکا  
 لاکھ بازار تری لطف کر مہ کا چمکا  
 نقشہ حب خاک پاؤں مکہ قدم کا چمکا  
 نقشہ عالم میں جو دنیا رو در مہ کا چمکا  
 نو کر تری سی جواو بس مکہ شکم کا چمکا  
 غمستہ تری تری یہ بازار ستم کا چمکا

شمع سان آگ مٹی اپنی شبت عیش سحر

دواغ دل عین جوانی مہین ستم کا چمکا

حب ہنسایا مری بخت کا اختر چمکا  
 دواغ سی بخت دل ارکا اختر چمکا  
 جنت کی مایہ میں چہرہ دلبر چمکا  
 خال میں دلی خسا یہ کیونکہ چمکا

جلوہ گوہر دندان سی مرا گھر چمکا  
 نور خورشید قیامت سی مرا گھر چمکا  
 روزِ محشر شب یاد کی برابر چمکا  
 کس طرح عارضہ دنیا اور پختہ چمکا

نور عارض سی تری کان کا گوہر چمکا  
 حسن این مں مہر تھا کا جو زمین پر چمکا  
 دُور گوشاں و سکا تہ زلف منبر چمکا  
 پروہ شرم مین نور رخ دلہ چمکا  
 خرم ہستی عاشق پہ گری سبلی سی  
 ماخن تیغ سی عقد می مئی انگشت  
 آگ خستنی کی بھڑکی تو بونچھیں  
 چاندنی چھلی جو خساری موش شک  
 حسن بانی اکم تونی جو کی جلوہ گری  
 کامل شوق ہو نہی آنکھ چھپنی کی  
 رست بازو نہ تہم کر کی چونکی ہی نہ ہو  
 طو پر برت تنگی کو چسکتہ دیکھیا  
 عکاس خنیاں ہنوم کی زبان نور شید

روز روشن مین ہی نہ دھیرے کراختہ  
 ذرہ خاک ہر اک صورت ازہ چمکا  
 جامی خیرت ہی کہ طلمات این خیر چمکا  
 لکڑی ابر تنگ مین مہ بخو چمکا  
 نور زدن این تری ہستی مین جو دلہ چمکا  
 نیچے یا رکا جسہ رم مہی سر پر چمکا  
 سوز آتش سی بہ اک ورن مہ چمکا  
 روزان خانہ بہ اک صورت اخیر چمکا  
 تابی مہ دود ہوئی مہ مہ چمکا  
 سامنی میری رانی کو نہ خیر چمکا  
 قتل سی یہ قیامی تیغ کا جو چمکا  
 شب جو تونی زری یا کی چمکا  
 دست ساتی مین ہی بک سا چمکا

اول جلالت بیاری می چنین بین اپنا	لایع وایغ غنم سحر سحر چو چکا
سگیلایا تو چه می می می است نقاب	طالع دیدید برید بار کا اختر چکا
شوخی چشم کسی می می یاد آتو است	میه می آگلی نه فلک دیدید اختر چکا
سپایاک شب جو می ساتھ ده مه تو سحر	

چا در ماه کی صورت مرا بسته چکا

جو طوفان اجاراجا شک چشم تر تو	نمایان آسمان و زمین بزرگ نیلوفر تو
دو سحر چید می می می می می می	کرات ندل کی کچی فنی ون می و سحر تو
زمین چلو سواتی بن می می می	جو وده شکا چمن می می گهر آنکر تو
سختی می می می می می می می	انگروه خسر و خوابان زمین طلوع خبر تو
شربت می می می می می می می	اتقو که تیر از پوشش می می می
اکا و می می می می می می می	که هر اک سنگ می می می می می
تهدید و سوسنی می می می می می	که نو باده می می می می می

سحر لکیتا اگر وقت لشیرین زبان کن

سیاہی شد موتی خامہ شک شکرت ہوتا

شور مجھ شہزادی جلوہ وی پر تویر کا  
غیر ممکن ہی نظارہ روی پر تویر کا  
کیون نہوں مداح دیوانہ شاہ اتو تویر کا  
سپہ بزرگ لٹائی کاتری کشتہ ہونین  
سرخ جوڑی سی ہوا جن جنم قتال  
میری سحر جی اور او سکی کچھ کنگدین دلی  
مہر مغار ہی تری تلوار پر سگر کو  
یا زخوش قد کی محبت کا ثمر ہی خمدل  
رہت باز کو تو واضع ہی کوئی جانگزا  
و کچھ تلوار تیری ہاتھ میں جھکی ہی ہین  
تین تیری ہی علم ہر سحر چکائی ہین  
قتل قاصد کو کیا انطا چھار کر چکپو اویا

آفتاب حشر خاکا ہی تری تصویر کا  
امن ترانی ترجمہ ہی یار کی تقریر کا  
جو کہ نہی باعث و روبرو آیت طہیر کا  
خاک دین پیری کیونکہ یو اثر اکسیر کا  
چاٹ کر خون کاٹ ونا ہو گیا شمشیر کا  
چشم حیران بگیا جو ہر اکشیر کا  
محضر خون ہی مرا جو ہر تری شمشیر کا  
سرو سی عاشق کو حاصل چل شمشیر کا  
واسطی انسان کی جھکنا قہر ہی شمشیر کا  
ہی مگر محراب کعبہ خمر تری شمشیر کا  
کیا سبب ترک ہی اب قتل ترین شمشیر کا  
تھاپی پانچ ہماری شوق کی تحریر کا

واوہی عجائبِ حسن ایسی نفس  
 نام نہ نہیں بدین سرا جولی ہوا ہی قتل  
 سب گریہ پناہی جو ابرو منہ چشم زخم  
 خونِ کبریا دل چشم سیلابی دل  
 جسم میں سوتیلے پانی خدنگ ناز چشم  
 کاشنِ خمر عیاشی پہنی جوش بہا  
 اندر سی تیری ہوا روئی میں محسوسِ خ  
 جو کہ ہی مشوقِ عاشق کش نہ پاتا ہی را  
 بے آواز اگر خیر صیاد عرصہ تنگ ہے  
 جیہ سیانی کی بہت لیکن اوہ بیت کرم  
 پھر کوئی دیوانہ مجنون کا ہوا قائم مقام  
 کلوئل ملوئل گریبان کر رہا ہی صفت میں  
 زلف چھوٹی سی قلم کر ہاتھ بایک کراٹے

ہر وہاں زخم سی اک شوہر ہی تکبیر کا  
 خوب شہری واہ اپنی آہ کی تاش کا  
 خون اب صدقہ اوتارو عاشق و لیکر کا  
 ہی تسلی کی لپی سینی میں پکیان تیر کا  
 ہی گمان بہر استخوان پتر کش پتر کا  
 گل جو ہی سو فار تو غنچہ ہی پکان تیر کا  
 پایا ہر دوزی فی رتبہ محسوسِ تنویر کا  
 خلق پر روشن ہی قصہ شمع او گلا کر کا  
 مضطرب ہی لب پدم حان بانجھ کا  
 مٹ نہیں سکتا مٹانی ہی لکھا تقدیر کا  
 شور بر پاروز و شبے دشت میں زنجیر کا  
 دُور وہاں بانوں کو حلقہ بنا زنجیر کا  
 ہون ترا مجرمِ خطا پر حکم دتی تقدیر کا



بگنایا نقش و رسمش ایلموس تسخیر	نارنج دارونکی حاجی هرن پرورش و زکر
بوی پر این عهد کجاست پیش روی تو	بیکسوس کو سپر کھلتی ایندی ہونکی
مصنعت ذری منہم محتاج تھا تفسیر کا	خط کی آفری ہی بڑھی جس کتابی نسخ کی
مصنعت مطلق بعدا ممکن کیا تفسیر کا	خط کی کچھ روی کتابی کو تیری حاجت نہیں

ای سحر پیش کلام نسخہ منجھ پان  
ہو گیا نسخہ دیوان یہ زاور سکر

سخت ہونے لگاں ہوتا ہی پتیر	دیتا ہی طاقت جوانی زور امی پر کا
یہ کمان امی تر کمان کجی رگرتی یہ	قتل کرتا ہی اشاد و ابی بی پر کا
خود یہ سوار لگی ہی جو یہ <del>نہ</del> جیہ	دل ہی یہ پابند شوق کا کل فی بیہ کا
بر نہیں پوشیدہ آغوش کمان سے تیرا	کیون نہ پیر و نکی صورت بولگو گویہ
نماز شب یہیں جلاور نہیں تاشیر	صحیح ہو طرح سی یارب شب یاروق
لنک سنی کمانا کی ہی تنی تکرار	رنگ ہستی عارضی ہی خاکسار تیرا
یابی کمانا میں یہی ہی ہی ہی	پر تو محرابین لہی کاشیتہ میں

بخشی دیکھا روی نورانی مسخر ہو گیا  
 کہتی ہیں ہم ہر خطابت دگی باہر  
 جس قے میں تیری وہی نورانی  
 چرخ سیانی بوانگی عاشق پر گشت  
 کیا جھڑی بارت کی ہر تھان پیش آبرا  
 سخت لالہ اس کے چھوٹی چھٹی  
 وحشت لالہ کالی بانوں آتی ہی  
 مازلف یا کا کا کہی بچیا نہیں  
 اسی فسوگر تیری انو نہیں ہیر و بی  
 جلوہ گر گشت دل سوزان ہی خلک کی طرح  
 صورت ریزی بان ہر دم ہی گشت نگہ  
 صورت تصویر اور آل مینہ وکی بزم  
 اسی جنون منت کش طوق سلاسل کر پا

تیری ماتحتی کی لکیر نقش ہی تسخیر  
 چین پیشانی ہی طہر خط انصاف کا  
 ہوید برضیاسی وشن ہر ورق تصویر کا  
 ابرسی قوس شرج برسانی باران تیر کا  
 ہی یقین ویدہ ہو دانہ ملک شجر کا  
 دانہ رویدہ کبھی دیکھا نہیں شجر کا  
 غل ہو اسحر این برپا مالہ زنجیر کا  
 دل مقرر پاک وشنو کی نہیں تاثیر کا  
 بیچ میں دو ساپون کے رکھا ہی کاشمیر کا  
 ہر ملک پر اب ہی عالم نوک آشکیر کا  
 ملک گو ہر سلسلہ ہی بلبل کی تقریر کا  
 سکتہ و حیرت میں جن باریا نہیں تقریر کا  
 بار اوٹھا یا تھا ومنت کی کہی شجر کا

لشاکری دشمنیون عشاق باسوز و گداز

آئی کب شکوه زبان شمع پر گلایه کا

جان می راہ خدا میں بجیت فاسق بنی

ای سحر کیا حوصلہ تھا حضرت پیشتر کا

ناز نازہ مری دلدارنی ایسا بویا

چسکا دل ہاتھ میں آیا دینی باد کیا

بھرتسکین بھی بان شی کچھ ارشاد کیا

جھوٹی دھتورہ بھی صاحب بدشاہ کیا

بانع میں یاد جو تیرا امتداد کیا

سہ و کوئی نہی لڑی راہ میں آدھ کیا

لب جو ہمیں جو وصف قدا کیا

بندہ قمری کو کیا سہ و کوئی کیا

فاتحہ میں بھی بھول سی کبھی یاد کیا

ایک دن روح کا عاشق کی دشا کیا

ہمنی گلشن میں جو لڑا رہ شمشاد کیا

آپ کے قامت مایوں کی بہت یاد کیا

طوق قمری سی ہی ہر سر جو چہن جلقہ پور

آپ نے بند غلامی سی کب یاد کیا

تو سن ناز سہر قبر کیا کر غمستان

مذنی پر خدا کی سی خاک کی یاد کیا

تو ملا جسکو زمانے سے ہوا بیکار

خود فراموش ہوا جنتی تجھی یاد کیا

واہ مری تیری بریں نام نہ رکھی کا لیا

سرخ رو تو نے جہن خنجر جدا بویا

<p>دماغ لالہ کی جبین پہی غلامی کا تر</p> <p>ہو نہیں سیکہ خود انصیبست میں بھنپا</p> <p>دشت جو قدیس کے مرنے پر اتجنا سنسا</p> <p>جب لکھا کا تقدیر فی تقبہ ترا</p> <p>یہ وہ زبان میں تابیوت بہت سکینست</p> <p>بہت بار یہ بیکری و زنازل تو سنسا</p>	<p>سرواں بندہ ہی اسی گل تر آزار کیا</p> <p>کبھی آزر وہ نہ بیستہ دل صیا کیا</p> <p>پھر مری نالہ و فریاد فی آباد کیا</p> <p>انگھون سی مطلع ابروت پر صی صا کیا</p> <p>سو نہ یوسف سہو اسطی ہی یاد کیا</p> <p>مسکندہ دیوانہ کیا تج کو پر نیا کیا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پرہیز اے اوٹھایا رخ جانان ہی سحر

آج مشاطہ فی کیا ہی مرا جی شاد کیا

<p>سنہ چھپاؤ کی تو سامانِ قضا ہو جا گیا</p> <p>جلوہ گر گر یوسف شیرین ادا ہو جا گیا</p> <p>تو آئیگا تو ویران سیکدا ہو جا گیا</p> <p>شوخی ز قمار منی دی جلاتا ہی نہ</p> <p>گر پڑا عکس و زندان گلی کی باز پر</p>	<p>اس اوامین کام عاشق کا ادا ہو جا گیا</p> <p>موت کی تمنی میں مصری کا مزا ہو جا گیا</p> <p>ساقیا دست بہود دست عا ہو جا گیا</p> <p>رفقہ ز غمہ ز غمہ میں اپنی خدا ہو جا گیا</p> <p>یاسمن کا پھول ہر اک موتیا ہو جا گیا</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

آئینہ تو مجھ سے چو اینکا جو ای پر وہ  
 دست نگین پر اگر تیغ نگہ پر جانگی  
 یار کی دھک اپنی بھی کبھی ہو چنگی  
 جاتی ہر اک خلق عاشق جنازی کو  
 قتل کیون کرتا ہی مجھ کو قاتل پر وہ  
 درو فرقت میں ہاتھ آئینکا گریاق  
 ہجر میں بیکار ہی تشخیص تیری طبع  
 اک نظر ہم دیکھنی آئی تھی آئینہ  
 دیکھ اسی مشاطہ او سن کا فر کی جو کچھ  
 نقل کی جا بوسہ لب بہ لذت  
 طائر زنگ چمن پرواز پر طیار ہے  
 رخ کسی پر وہ اوٹھائے گا وہ شمع بزم  
 نزع میں جب یاد آئینگی لب بخش

دیکھ میرا از الفت بر ملا ہو جا گیا  
 مرغ بسمل طائر زنگ خیا ہو جا گیا  
 گر سانی پر یہ سخت بار سا ہو جا گیا  
 دو قدم ساتھ فکی تم بھی تو کیا ہو جا گیا  
 خون ناحق گر کیا رسوا سو ہو جا گیا  
 زہر کھالینا لہری حق میں ہو جا گیا  
 درو سر این نام صندل سی ہو جا گیا  
 یہ بیجھی تھی کہ دل یون مبتلا ہو جا گیا  
 بالو کھا کھنا مری حق میں ملا ہو جا گیا  
 یہ بیجھی تھی کہ ساقی بد مزہ ہو جا گیا  
 تہ جو آ یا سو ہی گلشن یہ ہوا ہو جا گیا  
 مثل پروانہ دل عاشق خدا ہو جا گیا  
 زہر تلخی فنا آب بخت ہو جا گیا

<p>             ٹوٹ کر دم بن تری می فنا ہو جا گیا              تم فضا ہو گی تو ابی جان من فضا ہو جا گیا              قصہ عشرت ایک دن تم سر ہو جا گیا              اب بخوان ہر ایک لیکر سر مہ سا ہو جا گیا              فتح کی دم دل کا حاصل عا ہو جا گیا              تجھ سی جو اکبار صورت آشنا ہو جا گیا              دیکھ لینا ایک دم میں کیا سی کیا ہو جا گیا              شیر کا پنجہ مرادست دعا ہو جا گیا           </p>	<p>             تا اٹلا رہی تھی پیر ہی پہاڑ              دم ہی اتنا ایک دم کل ہو چلا پٹھ              سالت پتی عیبت ان با جا رونا              بار غم اور کشت ششم منم ہی چر              سینہ پر انو دہ کیا کینہ کینہ              نہ ہی آئینہ ہو گا پتہ نیت میں غم              جھوٹا ننگی لکیر جسکیان جاسی              جب نہ پریشانی قدرت سی چاہو گا           </p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>             خال پاکوان سی بہارنگی بخت کی امی صحر              راہبر گر لعلن شاہ لا قما ہو جا گیا           </p>	<p>             میرا چاہ کا دل ابوٹھانے لگا              عوض اشک کی ابوٹھانے لگا              مری دیدہ ترسی آنے لگا              فلک خون جو منجور و لاسے لگا           </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

خانی جو یاد آئی اور گل کی تھپ	لمو چشم تر سی بہانے لگا
ہین جس تکرہ پر وبال ہا	وہ بت چست کیون پر اورانی لگا
شب ہجر جانا کہین ماننا شمع	محب سوز فرقت جلدانی لگا
مکدر ہو اپس وہ آئینہ بد	ہین خاک میں چست بدانی لگا
ولی حسرت آگین دیدار کا	خیال مسعودان بتانی لگا
تصور جو ساقی کا آیامح	تھی جامہ آنکھیں نکلی لگا
جھپکنی لگی چشم خرم فلک	وہ شب جو آنکھیں لڑائی لگا
تھی چاہی خون سی نگاہی کا	خدا با حق میں کیوں لگا لگا

سحر اب مرا سینہ داغ

نکستہ ان کا عالم ہو کھانی لگا

طوفان گرد و غبار کی آواز

جو تری وصل کا امنی شمع

صاف و آتش کی مجلس کو بہ شمع

ناتوان یہ ہے کہ میں یہ تن زار ہوا

کیا ہی سوا ہے کہ یہ وہ زار ہوا

صل کر لب سی تری غفلت ہی مایہ



وای قوت کی بدنی بی کشید خسیب	دوست پناهی سمجی مہ دل زار ہوا
خون کچھ آنسو لگی ہر چشم پر دست روئی	خندہ زبان خم پر چہ دم لب فار ہوا
وگدایا ہ کی رانہاں کجا تصور آیا	روز روشن مری آنکھیں خشک ہوا
وگدایا آنسو کی تاب کی دکھلائی با	نہ اسد کہ سینہ مرا گلزار ہوا
سہ کی جان کچھ نہیں غم چینی ہی جان جہاں	سہو چہ جانی قری آہ میں سہوا ہوا
خوش تعلق شہادت کا ہو ہر دم میں چو	لیے تلوار جو وہ شمع منووا ہوا
یکدی لکھ کیسی بھی کہی دلاری	ہاں کو نام ترا خلاق میں دلدار ہوا
بچ چہ جب مری نظام و تن جانم ق	کیا عجب بات تھہ پر گرزگ حنا بار ہوا

تیر شکران بگر خستہ سی نکلا جو تھر
روزان سینہ ہر اک دیدہ نہ تبار ہوا

نکھر مرا شکستہ دروختہ زندہ این قو	نکھر بوش کلانہ اشراق میں جو مان تو
اصل تھنہ کی جگہ سی ہی نما ان سچا	داغ دل سینہ میں ہرگز نہیں نہا تو
دہن برگ میں گل شرم میں نہا تو	اندھ یا اگر یہی کماستان ہوا

صبح بی پروه جوامه رخ جانان هوتا  
 رولوق باشخو شمشاد خرامان هوتا  
 یار کا دست ستمگر جو نمایان هوتا  
 صبح بی پروه جو یوه یار خرامان هوتا  
 دسترس هوتا جو دیوانه قد کا تیر  
 سوزش شک سی بلن سی ہی جاتا  
 ہوتی مدد قی مہ سار پہ ذات نجوم  
 ہمو اکرا یا جو طلب یوم آیش  
 آئینہ دیدہ حیران سنی کھاتی او کو  
 شعلہ رو تجو سی اگر لوند کھاتی ہوتی  
 کفر و اسلام نہ کھاتا جو وہ افکند  
 ملتی عاشق کو تیری مثل نہ عذاب  
 بار سہی جو سبکھا مہی کر دیتا

صبح نہ بدگمان چاک لریبان ہوتا  
 دار قمہ سی کوہ اک سر و نکستان ہوتا  
 غریب خواب چہ خوشید نشان ہوتا  
 مصیبت پانہ شمع رخ جانان ہوتا  
 سحر شہ کا چاک لریبان ہوتا  
 شمع رو میں جو تیری تہہ سی چہان ہوتا  
 شب بیدار چہی اگر لوند نشان ہوتا  
 دوسرے ہی کا نہ گذر چہ کسی عنوان ہوتا  
 شانہ را خون کا نہ چہ شہ شہان ہوتا  
 بان سہر چہ عیان شمع کی عملوان ہوتا  
 بندہ عشق جاک کہ مہ سلمان ہوتا  
 گر لیسب سب و مہ خیر بیان ہوتا  
 مچو پامی خنجر تامل ترا اسماقی

<p>         آہو دشت کی آنکھوں کی چراغان ہوتا          دستِ تقدیر سی لعلِ سحر سامان ہوتا          سنتی ہیں خلدِ بدینِ دلِ شہنشاہین ہوتا          مہر و مہر سی جو ہر اک پتہ میزان ہوتا          خانہ زنجیر و سلاسل کا نہ ویران ہوتا          ہمے آباد نہ گریوہ و بیابان ہوتا          زہر و تریاق نہ کیونکر بھینسے کسان ہوتا          گریہ دل شیفۂ زلف پریشان ہوتا       </p>	<p>         ہون نہ دشت کی مری قبر پر زیبا ہی اگر          سوختی بجو اگر ہی کوئی تدبیرِ صل          حور و شاد روی غیر کہ تو محفلِ مہین          یا کی تلمیذ کی لائق وہ ترازو و پتی          ناتوانی نہ اگر سلسلہ پا ہوتی          نہ سکان کو کین قوس نہ ہوا تخابا          خطِ سحر و لبِ جانش فی مارا ہکو          بجا سوراخی دشت ہو دین شیفۂ مزاج       </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سحرِ اکسیر ہی خاک درِ جانان ل کہ  
 ہر آئینہ ہی اس خاک سی تابان ہوتا

<p>         مطاوشِ مہر کھا کی چمن بھی گل گیا          اک خنجرِ مہر می گردن چل گیا          لیکن نہ اب تلکات ہی گیسو کا بل گیا       </p>	<p>         میں گلبدن چاکلے جنت کر چل گیا          وہ ترک سامنی جو اگر کر کل گیا          ہر چنر دل ہوا صفتِ شانہ چاک گیا       </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کی شب جو او کی ساعید میں سی مہری  
وہن پہ چشم سہمی یان بندہ یی بان  
اللہ رحمتی بلی رحمت آتشین  
تھاتیری چشم سست کا عاشق ای بچہ  
ایہ صغیر گیلستان میں لطف گیا  
وہ تو کی تیری آج جہاں جو کھائی  
دیوانہ ہرزہ گرد جو رکھا ہی نہ نام  
جب بی نقاب آیا نظر حسن شمع و  
ای حجر حسن آج گریبان ضبط  
زلفوں کا عشق ہی دل پر داغ میں بھرا  
برق صفائی گوہر ہندان وقت غیل  
موتی انجین سمجھ کہ ہیں آبی تمام  
مژدہ شہید ناز کہ سقا کی سوئی

شمع زبان دراز کا اندام کل کی  
آبی لب لبان ہی میان یق حل گیا  
سنگ مزار طور کی مانند حل گیا  
دیوانہ جو کی جانب صفا کل گیا  
آنی خزان چمن کا وہ نقشہ بدل گیا  
مثل تگرگ سیپ میں موتی کچل گیا  
کس وز گھر میں آ کی مینو حل گیا  
مرغ نگاہ صورت پروانہ حل گیا  
کوچی بینق تیری سیل صفت کے حل گیا  
طاووس کی کہ ماریہ کو کھل گیا  
دل بہ صدق کا قعر میں باکی حل گیا  
کھایا یہ نہ شک کہ اندام حل گیا  
لیکریہ کی پھول سر پہ کی چل گیا

صحیح و صاف آن بیکان بن بنی کل گئی

رخصت کا جرون او کی جو منہ ہی کل گیا

یہ آب تلب ہی تری مرغ پر کہ بار بار

پای نگاہ جوش صفاسی پھسل گیا

آہ سحر جو ہوگی شرابیش برق

ہن لپیو گنگند افلاک جل گیا

ننگ بین گل سی ہنی لڑک بن سرخ ترا

غنیچہ لالہ ہی گویا دہن سرخ ترا

سستی غنی ہی وادہٹ ہی لب طلیق

بنگیا غنیچہ سو سن دہن سرخ ترا

مشتی دہن کی ہی تو زونزار ای کلفام

بز عفران ارہو اکیون چمن سرخ ترا

وود میں شعلہ ہی یا ابرسیہ بن بحلے

او دی جوڑی ہی عیاں بدن سرخ ترا

انصاف شب چھو شفق چرخ پڑھی جا

ہوا عریان جو دم خواب تن سرخ ترا

پت پت کی تری پیچ میں لاتی ہیں محم

خون کرتا ہی مرا پیر ہن سرخ ترا

فرش نخل چوسا تو چھپی کاٹی سے

نرم و نازک ہی ایسی گل بن سرخ ترا

بزرگ گل سی لب طلیق ہی لب طلیق نازک

تنگ و رنگین ہی کلی مٹی ہن سرخ ترا

غرق خواب لالہ صفت خاک سی وٹھی کا سحر

## سرخ و تجمو که گویا کفن سبزه ترا

دل ز سندان چو چو باز این چنانین  
 مرغی لیکن بچسباده عشق فغانین  
 اهل دنیا کو نهین بر گز او برین دین  
 هو می کتب رفو بس تو ای ست جزو  
 یا دگر گان از یار کی غمزی جو تھے  
 لادگان کت عشق کامل فی مہین چو نچا  
 سنگباران کوینہ کی تیاری چرخ اب چن  
 وقف عالم کردیا توئی می گلزار کو  
 خاک ہو کر جی پایا چین جب باتین  
 جزو لایفکائی جدیت کی کشش  
 پھول جھڑتی تھی تیغ می فترت دین  
 تنج با پکستایفقت کی ورنہ بیاب

مثل یوسف چاہی بھلا تو بزدانین  
 خاک ہو کر جسم حیان کو جی بانین  
 اک بھلا پر بھلا اور اقی توانین  
 آتک باقی دینی جیت با تین  
 غارتو کیا کیا بخشش از ان بانین  
 کو دین فریاد اور مجبوریت بانین  
 کہانی تھیں گویا بانین بھلا انین  
 ساقی مین شش لب شمع بانین  
 کو دیا آساید بچ کشتہ بد بانین  
 جانی پکیان جی دیر بھلا بانین  
 میان تماش چپہ بھلا بانین  
 مہر کو کیا میان شمل بانین

جوش آب ننگی چاه سخندان بین	سکین جوش بین جایشیم
جب غبار اپنا اوٹھا چشم سینا بین	ناکسای بین ملا مجہد یسوز عشق
پنچہ مرجان کا عالم سرخ شرکا نہیں	نون ال ویا تصویر چنانی باتھ

محبوبش غمہ ورن ہی بنوایا کیا زلفین سحر	—
وہم اب ہوتا ہیں شب ریک جہا نہیں	—

باوہ کہینچا چاہی فرس کی انگور کا	سین منسل ہی قاتی خشک حور کا
جلوہ ہو میری قلم پشاخ نخل طور کا	ہوں اگر سر گرم صفت اور چہ پور کا
نخل ماتم پر مری جلوہ ہی نخل طور کا	کشتہ ہون تیغ تجلی رخ پر نور کا
ہو مر کب سہیں گردودہ چراغ طور کا	شیشائی سی لکھن صفت اس رخ نور کا
گل ہر کب عقد پر و نیم شہ ہی انگور کا	میر عارض باغ میں چکا ہی کس محمود کا
بنہ میں ہی حاجی بان شعلہ چراغ طور کا	وہ صفت ہی لب لہر جی عارض رخ نور کا
ہی دل جانا باز پروانہ چراغ طور کا	دل ہی میں شوق ہون اک محسوس انور کا
ہی دل پر آبلہ ایندیش ہی انگور کا	سہ صفت بخود ہوں نگاہ ساتی محمود کا



چو کجی اچھی اچھی سی خفگیان خال کج  
 ویکھر ز قمار شیر کجی ان میں نالی کج  
 تلخی جان کنڈن آسان اتش گونی سی  
 خستہ جان جگر کی لی نزع میں لکھیر  
 شکر عیش میں مین مرغ تن شوشان  
 ہی پی حفظ صفا خال آب آتش سپند  
 زخم دل جگر تابی و سکا جلوہ حسن  
 مانگ میں شک مھر و ماہ مونی  
 خال چھا ہو ترا مجروح شمشیر فراق  
 وصل میں تابی نگاہ نامثال صبح  
 فاتحہ پڑھنی کو آیا قبر عاشق کی طرف  
 کیا عجب گستاخ آہ سے آتش کا ہو  
 ہونٹیں ثابت تو نہ ہونما یہ جان

نالہ پر شور تھا میرا  
 چھوٹنا لازم ہی بنکا قیامت ہو  
 جان شیریں ہی ہی جی کشتاری بخور کا  
 دم بتنگ یا جی جانی سی تری جھوٹا  
 ہی یقین جلیجی پھا ہر دم  
 وایہ غافل گنہگار جسطح  
 فائدہ بخشا نہ مہم کا فو کا  
 کھکشان میں ہی یہ جلوہ انجم پور کا  
 شک کا عالم ہی قوت میں شب بیکو کا  
 حبضیال تابی قوت کی شب بیکو کا  
 شکر ازیہ کفر و کفر و کفر و کفر  
 ابر مردہ ہو جو پند و اندیش کی ناسور کا  
 ویکھا تابی کو تین منہ یکہ

کزین بختی بختی بختی بختی  
 قمرین لب خاک که چرخ کجا چرخد  
 نوک ترکان پر چرخه ای بخت بخت  
 کوی کوی کفر کفر کفر کفر  
 پرتو شمع کجاست ساری مانده کجاست  
 پرتو سحر بی شکلتان اینها بخت  
 ان جو انگرانی کفری بود که تو پیدا  
 بختی بختی بختی بختی بختی  
 مانع کجاست بوسه لب شیرین کجاست  
 گل اگر رضا تابان بین تو غنچه ای  
 و بختی بختی بختی بختی بختی  
 کیون دل از این بختی دید که بخت  
 بختی بختی بختی بختی بختی

بختی بختی بختی بختی بختی  
 هم بود کمال کبی لول چرخ بختی  
 و بختی بختی بختی بختی بختی  
 تباه کینه دار بازی کام تها منصوب  
 عکس بی خورشید تیری چرخه پرتو  
 چاندنی جلوه بی گویا اوس رخ پرتو  
 گرد او کی چاندنی کفری کمال نور  
 بختی بختی بختی بختی بختی  
 شد با تها آیا بختی بختی بختی  
 یار کاسین قن میوه بی نخل طور  
 بود کجاست شوار موسی کون نظاره نور  
 شام کی جانب بختی بختی بختی  
 شربت دیدار فرمان تھی بی بختی

جب کیا اور سرش فی خند وند  
 یک چشم یارین برین زمان چشم  
 ہی تصور لگو چشم مست ساقی کا دم  
 لی خبر جلدی کہ عرصہ تنگ ہی نفس  
 کھر کو تیری کوین عاشق حبت لکھا  
 تیری رخ کی آگی ہی شام تہ کو کھلا

برق سی چلی بواہر سر  
 آنسو نہ بیاں اثر ہی باوٹا لکھو  
 دیدہ پر خون ہی ساغر بادو انگور کا  
 دم لہوین پر آ رہا ہی تبت ہی سجور کا  
 روزن بواہر عالم ہی چشم کھر کا  
 دھوئی نیاں کوثر و تسنیم شکر کا

آنت مٹی شان حیدرین پیہر فی کما  
 اسی سحر اس بات پر اجماع ہی جمہور کا

عالم ہی کشتہ ناوک مکران یار کا  
 دل ہی مریض نرگس ہمار یار کا  
 کشتہ ہون تیر غمزہ چشمان یار کا  
 آشفٹہ سر ہون لب پریشان یار کا  
 چکا جوا شک عاشق دندان یار کا

ابر وہین ہی اثر بر شرف الفقار کا  
 زیبا عصا ہی سہرند و نبالہ واکا  
 اک صید ہماں چشمی مرد مکر کا  
 ہر داغ سینہ نافہ ہی مشتاکار کا  
 منہ زرد و ہو گیا گہر آبدار کا

رخ چون نعلی جلوه خطا شکبار کا  
 مر و تیر پہ ہو گئے رجومری شہسوار کا  
 عالم لکھون گلشن خسار یا کا  
 رستہ چون مین بوسہ لیا زینت یار کا  
 ہی تھو سچ پہ جلوہ خطا شکبار کا  
 پہن گئے گل بہارین کھانسی ہین خمر تن  
 تیر شہ کی زخمیوان جاری ہی جو خون  
 کو چہ چین ہی دان تن ہین گل  
 سمجھو نہ گرو باد جو اوستا ہی تین  
 بقدر کی خیال نہی تی پین تلوی بال  
 صحیحہ یا تیران کہ کہ چہ سو اپنی نہ دور کر  
 اسی چرخ پایاں نوازش نہ کر مجھے  
 باز کہ کمر کی عشق فی معدوم یہ کیا

مسکن ہی روم ہر پہ پہ زنگبار کا  
 پہنچ دماغ عرش پہ میری غبار کا  
 کوا تھ پہ شک ہو جلوہ سبج بہار کا  
 ہمو حطب مین باج ملا زنگبار کا  
 لشکر محیطار روم پہ ہی زنگبار کا  
 پانی ہی تیری تیغ مین کیا آبشار کا  
 سینہ ہمارا سنگ بنا آبشار کا  
 عالم ہی آنسوون مین ہی آبشار کا  
 گزشتہ ہی غبار کسی بہتہ ار کا  
 محتاج پایاں زمین ہی نگار کا  
 بیون خار تیری باغ ہمیشہ بہار کا  
 پیسا ہوا ہون گردش چشم نگار کا  
 ملتا نہیں نشان فری جہم نزار کا

کسی خانی ادا تھے پی فاختہ دھرا  
 کراہی فاختہ کو جو وہ نسل لارو  
 کراہی تیری لفت معبرسی ہنسی  
 رہتی ہی لکھ شام سنی صبح سوئی  
 وہ گل نہ تو سیر گلستان ہی جانگزا  
 ہر شاخ گل ہی پاپ تو پتی بان  
 آتا ہی کو ہی جو دین تو ہی قیسم  
 گل نقش پاسی غنچہ قالین پی تیار  
 بن تیری سیر بان عقبت ہی کم  
 پانی مین طرفہ آگ لکانی شریں  
 نگہ جباب شمعانیہ آستہ بنو

یا قوت ناب شک اپنا بھری  
 گلہ زین ہی پانی نغ ہنسی مزار کا  
 کیونکہ نہ منہ سیاہ ہو مشات تار کا  
 اللہ ہی دفور تری تہلکاز کا  
 دندان مار داندہ سب سے کھار کا  
 شہید مری کھا دین پیا لہی کھار کا  
 کیونکہ وہاں شہید ہی پیر ہار کا  
 تقدیر باقی رہی سیر ہار کا  
 ہر سہ و پر گمان ہی تہی نسل کا  
 سیر پاجو پیر پیر نسل کا  
 تیرے چہرے میں کھائی ہوئی شہید کا

تاج جوان جو چید نہ ہوا ہی تیرے

ہی خامہ ویرہی اثر دوزا الفقار کا



لو کھا کر زلف قد سنبل سیو بجھا دسری  
 نظر میں ہری جو کان جس کے سسک و دنا  
 اسی جلی سی و کون بعد مدت لرا آیا  
 تجھی کیا آئینہ کی ہی بھلا اسی جبین  
 تیری وانو کی الفت میں جس چھپ کی دنا  
 تلو وہ مہراج حسن تو بچشاشت ایسا  
 سر مرگان ہی ہر دم خون کے قطری نکلی  
 نہ وی تو خال سر کا تہ ابرو بت بید  
 ہر اک مصرعہ ہونچر و لکواو تیرے نشتر  
 تلذ کی ہی کیا حاجت بازا انا الفت  
 مہینا بھر اسی سپ پر متاب گھٹا ہی

ملائی آنکھ ز کس سی ہل غنچہ پر چھو کا  
 ویشاں لبر مرگان ہی بندھا ہی زنگو کا  
 سحاب چشم نمی کہ دیون توئی آئینہ کا  
 کہ فو و صورت نما ہر آپہ ہی تیری انوکا  
 در کنون ہی لای پندہ شیشی بہ نظر آ کا  
 کہ رشک بادہ کامل بنایا آپہ ترازو کا  
 کھٹکا ہی جگر میں نار بھر ستر گلر کا  
 قیامت ہی اگر سکس ہو اکعبہ تیر کا  
 بند جی جس میں تیرے تیرے دکان پر  
 سبق پر حتی نہیں ہی کوئی بھیتیں کو کو کا  
 کہ شاید اکیت دن ہو شا تیری بر کا

نہ کی انجام پر آغاز الفت میں نظر مطلق

کیا دل ہاتھ سی آخر سحر ہیانت میں ہو چکا

سجد و سجده شریف و دعا و توبه و استغفار  
چشم و خیال غریب و بی حیا و بی پروا  
چشمک است از جدایی کل منبلی گیسو  
ای قیامت چه چشمت قامت کی  
دیگر آن برده مرض چشم که کاهو جان  
او چو باد اونی اعت شکو این طریقت الله  
عین امت این جوایز و بی تشنایان  
عطش کل همی کم نمین خسار ندین کای  
هر چیز این بس می شست اینجا نه مرا  
چمن گیسو دام محبت دین از شمشیر  
چشم حکیم از غمش می چشمت جان حکیم  
هو کیا ازل صباست که چرخ عقل کل  
نور عارض نی بنای کان که با لون چو

بر زمین هندوی خال بایر کا هندو  
نافه آهوی چین چشمت گیسو  
گو شواره کان کاسکر کل شتو  
مطلع خورشید محشر مطلع کیه  
بطل عجز از لب پنجش سی حادو  
آه شبار کاشب هشت چگونو  
بنگیا انگر صبا جو آنکھ سی آنسو  
کان کاتیا رنگ برگ گل خوشبو  
روزن دیوار رشک دیده آهوی  
حلقه گیسو کس گردن آهوی  
آه هدم اشک منوس و هم پلو  
یزیم من شب جلوه گر حیات پیکر تو  
صبح کتا را گلی من بایر کی جگنو



<p>شسته جان زین لایه می که بر موی عین خوبی بی لایه و شیف می بود</p>	<p>ما نطایه می این بسته می نفس کیون افزون حسن و انگریزی می</p>
<p>قوت بازو و دلا کا بازو بود</p>	<p>شکرسته پا کا می فتادگی بین دستگیر</p>
<p>جب سینه می غار بود که بر آید چو بر بود</p>	<p>بر ایستادن سر آزار و عشق انجام کام</p>
<p>بی سجاد و کوبه خوشی که کلان بود</p>	<p>بر سپاهی می گمنام تیغ می کشتا می</p>

ای سحر شوق نجف می حب اگر این می

جسم لایع بود بود و بر نجف آن بود

<p>غمتها این شایه می می این می</p>	<p>عشق و این تنگ منم دل نشین بود</p>
<p>صحنه یک این این نمک طین بود</p>	<p>مکان بهاری گهر جو به مهر بین بود</p>
<p>حلقه و او چشم که مهر بین بود</p>	<p>آنگه کن نو بخش جو بروی حسین بود</p>
<p>آینه لب نور سی ماه بین بود</p>	<p>پرتو فلک جو محب جمال حسین بود</p>
<p>محمود و چرخ جلو که روی بین بود</p>	<p>رونق فرا جیام چه به به بین بود</p>
<p>خانه برنگ شایه تریا می</p>	<p>مرقوم بک و صفت قدنا زین بود</p>

[illegible]

مانند مدح عاشقین محسن حسین  
وانامی روم عشق هوا نکته چین هوا  
مائل جو خود فروشی به وه حسین هوا  
دل کو خیال زلف جو زین هوا  
همان جو وه سیح دم و اسپن هوا  
همراه باغ میں جو نه وه نازنین هوا  
هر سنگریزه غیرت در شین هوا  
نه غم نه شک برگ گل یاسین هوا  
کوسه سیه بازی لبت کو سو دین هوا  
کعبه شجواب بام به زهره حسین هوا  
عشق صنم سی کامل ایمان دین هوا  
مید فیض قربت بخدی اکی فرین هوا  
خال سایه ایست گل کین هوا

ابو مر اسجن تجھے عین القدر ہوا	کچھ تو فدا و محربانِ جہان دلا
زناغ کمان چو خنجر گلی نشین ہوا	کسے عتابِ چشم کو غمِ شرکاز ہی

تسخیرِ شہرِ شہر بھی لازم ہی اسی تھے	ملکِ مینِ نظمِ نظم تو زیرِ نگین ہوا
-------------------------------------	-------------------------------------

کیا گوئی گریبان کی ستارچ صاف و کلا	کھڑکی اک بایں نعر اور خوش شیدِ ناطق کا
جیسے نوکر کیا بقراط و جالینوس کا	سیسٹا نہیں ممکن او اور دِ عاشق کا
نکیوں چاک گریبان میں چو صبا و ق کا	منہج و شش کا داغِ الفتِ نو نشانِ بی
خوش آئی خاکِ نظارہ یا حیدر شہزاد کا	نظم و نثر کے سوا کچھ تو داغ و داغ کا
اثرِ چرخِ نگارِ گرمِ مین پایا صواعق کا	جیلا یا مار و لا برقِ شش کی جھلک کا
گمانِ گروہِ سوارِ پرتی نو صبا و ق کا	ہر اک فترہ بنا کو کرب و غمِ معارض کا
نتیجہ یوں نکامی ہی یں امیدِ شوق کا	نیا یا برگِ عیش و بارِ حیرتِ باغِ عالم کا
جہان مین سر و ہو باز مر مہرِ بایں ق کا	زلیخا نامِ یوسفِ پشتری کی کچی اگر آؤ
ترکی لیلی سی مکنون ولی صبرِ عذرا کا	ہو شہدِ نازِ شیریں کے جی فرادو کا کشتا

تصویر میرا میری خیال و خط تریمی و کتابی کی	ہوای خط نسخہ اندون کنز الدقائق کا
خیال آفت نذرین ام شکل و زو	و کھا کر ای جی شکست و جو تیری عاشق کا
خدا تلخ دل ہی ساشی کے شکست	نہ نہ خیم جگر پر ہی سپید صبح صادق کا
الہی خرقہ سب کوس زار پازہ پازہ ہو	کہ اس پر دین قہقہہ تیرے خوب خوار کا
سندھی ہی گنجی خجوانی دسی ہی ہیر	گل رنگس میں عالم ہی معینہ چشم عاشق کا
سکا لایا نام مشوقان سالک و نئی فتر	ٹھایا نام میں اسی جو عشاق سابق کا

سحر سی ہم تخلص سکا پہلی ہو یہ کیا چکے  
عیان ہی فرق روشن صبح کا ذوق صادق کا

جب بی نقاب چاند سار خسار ہو گیا	تار اہر ایک روزن دیوار ہو گیا
جب بہر سیر است قریا ہو گیا	ہر فاختہ کو سر و چین ار ہو گیا
روشن بیان بسوہ خسار ہو گیا	مطلع غزل کا مطلع انوار ہو گیا
جب خط سبز رخ پہنودار ہو گیا	سر سبز اور حسن کا گلزار ہو گیا
وہ غنچ لب جو مال غیب ہو گیا	مجرع خار رشک گلزار ہو گیا

سلاخی بغیر بادو کشتی خواب بوی  
 شب سکویا کی خواب میں پوچھو پوچھو  
 شیریں ہن کے ہجر میں ہی تلخ کام چلا  
 اکراہ ہو یا بھی بہت سبب تک بند  
 وحشت میں لگئی جوج خوش کیا  
 اندری ہجوم صبیحان ترک چشم  
 منتقار کبک ہین سر مگر کانخ نشان  
 باران ہی جوش اشک گھٹا دو واہ گم  
 جوش کجاسی پروہ ہر اک میری آنکھ کا  
 دو صورتیں شفا کی ہین ہو وصل یا وصل  
 عیسیٰ کس عشق میں لہو میں تلخ بکا  
 گل کھانی سا جسم پارس گل ہی چھو  
 اس قید سی ہی چھانی تو چھوئی لب

سنو کوس نیم سے خاتمہ خواہ بویا  
 سویا ہوا بخت و بخت و بخت و بخت  
 دل رفتہ رفتہ زیت سی پیر  
 کافر اگر کچھ عشق بیت را بویا  
 گلزار حسن بلد و او کی پر خا بویا  
 اب بند رشک خلیا و زونیا بویا  
 رنگہ ہر ایک عتہ ان را بویا  
 نامہ بہ ایک برق شہا بویا  
 بارش میں شکاں بر گھو بویا  
 مہلک غم فراق کا آزار بویا  
 دل میرا تو زیت سی پیر بویا  
 گلہ ستہ دا غموت سی بدیا بویا  
 زنجیر و طلاق زلف کا ہر بویا

جوش حلیان میں سر کو جو پکائی جا گیا  
 سینہ لیا ہی ز شمشیر آبرونی چاک چاک  
 ز ریشہ کاه ربارنگ رخ مرا  
 از بس طاعتی خاک مرغ عشاق کا اہو  
 تاج ملک فل کو چو ایہ قشون تشق  
 بیا چشم یار کا اندری تر و ضعیف  
 ہنسار سوال چل پر کی شب نہیں  
 آغوش سی جو و دبت گل و جدا ہوا  
 مناسب جھوٹی وعدہ کی آغا خوں  
 وین تھسی میں سلسلہ عشق کس طرح  
 بس چشم اشکبار کی تاثیر کھیل لی  
 سینہ میں آگ سوز محبت فی دی لگا

اب لالہ زار و امن کسار ہو گیا  
 شرکان کا تیر دل ہی صریح پار ہو گیا  
 کاہیدہ مثل کاهہ تن زار ہو گیا  
 جگلوں غبار کو چہ دلہ بے ہو گیا  
 دم میں لوامی عقل نگو نسا ہو گیا  
 اب آنکھ کھولنا سب سے شواہد ہو گیا  
 انکار میں کتنا یہ امتار ہو گیا  
 پتہ حیح کا رسم حلقہ زمار ہو گیا  
 یہ اتفاق تو ہمیں سو بار ہو گیا  
 دل بہ تملای طرہ طرار ہو گیا  
 رونا غبار خاطر و لدا رہو گیا  
 اب شعلہ ریز ویدہ خونبار ہو گیا

میں بھی سحر جہان میں کسی برق طوقا

موسیٰ کی طرح طالب وید از موی گیا

دو دو جانور جنم شب بچران ہی گھٹا

بھیکے بال و سنی چڑی مچھی کھلا

طشت اڑوکی ہی جہانگیر آگیا چو پت

شعلہ رو بہن سی سیرت جلاقی ہی

پاں لاکھی فی کجشی ہی سی کوثریت

بہر جان میں سپہ پوشی ان یو تانا ہو

او میں میل مینی ش فی نقاب اولی ہی

کس نہیست کا دیکھا مسی کو وہ ہون

سلک اندان کا ترعی سے برق تابا

برق نکشت تیر ہی حضور دندان

چشم گرین ہی حجاب نکھہ کنو رہی گان

لکے بالون کا پڑا محاس جو نہایت

برق سان جان ہی تھا طرستان ہی

آزہ تر ہی تیا شا کہ دیشان ہی

کتر از مریدان مہ کہ بیان ہی

ہی شرع برق طیان مہ پشیاں ہی

شفق شام ہی کیا ویشٹ پان ہی

بجلی ہی آدمی گوشہ ایمان ہی

کیا عجب جو شگر کیا جو طافان ہی

غرق بحر ق شرم ہی گریان ہی

مہ ویش سار گیا سہی پشیاں ہی

دیر و یخت کیا کن ویشیاں ہی

شرع نکشت شان کن تو دمان ہی

آج کوشت کج نیت کا کل حیاں ہی

برق بیتاب ہر زمان ہی گریزان ہی گھٹا	سینہ افراط و تفریط کی گریبھی ہی بھلی کی کپکپ
اور در یوزہ گریبے شرکان ہی گھٹا	بحران کا سہ گیت دیدہ گریان کے حضور
چمن آرای جہان شکستہ مارن ہی گھٹا	نہایت عیاری ہی ملک و مہر مستیوں کا
کلفت اگین صفت شام غریبان ہی گھٹا	خندہ برق ہی نظر و خندیں ہی صبح و
آب حیوان کو چھپاتی تہ دامان ہی گھٹا	آب بخش صنم پینیں مہی کی حریر
گردن بادہ کشان پتراہسان ہی گھٹا	ہمال کی نشوونما کی تجھی ہتی ہی تاک
شک ظلمات مرا کلبہ احوال ہی گھٹا	تہ فی سختی شبقت کی سیاہی کو

سحر اکثر ہی سیکارون کی بہت عالی  
سبز ہی کشت جہان منبع احسان ہی گھٹا

صنم اوں ماہ فی منہ سی جو و پناہ لیا	مہر شرما کی سو شوق پھر ایا الہ لیا
دیر کعبہ ہوا ز اہ فی مصلہ اول لیا	چشم و خسار صنم ریزن ایمان جو ہو
ول ہو اسینہ مہر متیاب کلیجا اول لیا	جان جان جبکہ مری پہا پیسی تم اوجھالی
ق مکل نسیم سحری فی یہ کھلایا اول لیا	سو گیا صحن چمن بین جو وہ سر و گل و



زرد هر گل هو از کس کی جوئی انگه  
 آچس هو تا نهین بهار تری آنکھوں کا  
 الفت پر زشتین ہی جو چھپانی <sup>منظور</sup>  
 بلکت قیس مین کچھ جذب کا ہو جو اثر  
 ایکشی فرقت ساقی مدین فی مجہد  
 سیدھی باتوں کا جو طیر ہا مین قی ہو خوا  
 سخت برگشتہ فی اک طرفہ اثر و کھلیا  
 کیا پشت و شکم او سکا ہشی شقا و لطیف  
 غیر کرتی ہر خطا ہوتی ہو اپنوں ہی خفا  
 راہ گھر کی مری کتر کی شکل ساتی ہین  
 آپ بی مہر مہ ماہ مگر مجھ ہی دمام  
 جسطرح ملگن ابرو ہوئی اک خلق شہید  
 کیون نہوا بل و دل کوئی زفا مہ شوق

پھول ہی منہ ہی جوشنم کا ہو پنا اوں  
 یہ وہ جاوہر ہی کسی ہی شمع جا اوں  
 آگ کی لب تابی ہی پختا ہی لا پنا  
 ناتو لیلی کا سوچب پچر آنا اوں  
 شیشہ سا غریبی پورا دیہی سیدھا  
 کچھ مادی ہی ہی دست و تھانا اوں  
 گھر تلک جا کی مری یا پچر آنا اوں  
 وردہ صاف آئینہ و کیانہ سیدھا  
 یہ کالای بیابا پنے غصا اوں  
 پھیر کھاتی ہین مگر حلی ہی سا اوں  
 بیوفانی کا لکھا تا ہی مچکا اوں  
 نہ مچے کات ہین کیان ہی سیدھا  
 زر کو دیکھو تو نظر تابی زر کا اوں

شاعری کا نہیں دعویٰ ہی سحر کو لکین

نظم کر لیتا ہی مضمون کوئی سیدھا لٹا

کیا تذکرہ دوا کا دیکھا اثر دھا کا  
دل ہی شہید ابرو بہتی ہر آن آئینہ  
تہ آگاہ ابرو و لہلہ سطر گیسو  
سینہ پہ فراعنملی ہر تیان ہر چکے  
ہی دخت ز کوئی حرمت آب بکھلے  
زیبا ہی ماہ پیکر تار ی ہون جامی ہر  
سر بر غنچہ یار و کیا پیش سیہر  
دلکش ہی سطر گیسو موزون ہر بیت  
کبر و غرور عابد ہی بی ثبات مزانہ  
زاہد نہ بول چیتا تیرا نہیں بے سارا  
قامت ہی نہ قیامت نور شید خشر صورت

غم ہجر و لیر پا کا پیغام ہی قضا کا  
کیا دیکھا خون بہا تو اس لعل بی بہا کا  
مقصد ہی گردن و لشم و الضحا کا  
ممنون نہیں جنم کی جہان ہی خدا کا  
بچتا ہی کب سے ساقی اندون نے جگہ کا  
بنو امین آپ یوز خورشید کی ظلم کا  
اک مشت زہر پہ اس کو دعویٰ ہی کمی کا  
ایمان ہی مصحف و اوس مارہ لقا کا  
زہد و ریای زاہد ہی نقش لوریا کا  
بت کو کیا جو سچیدہ مجرم نہیں خدا کا  
فتنہ ہی پیش خدمت قمار خشر زاکا

دل لاف سی گنگا کا لی کا ہی کھلانا	ہی موت کا بہانا اور سلاسل کا
یا قوت لعل خندان سلک گہرین دیا	پنجہ ہی بشک مرجان محتاج کیا خاک
شب لاف تار فی شان ابرو لال خشتان	آئینہ ماہ تابان رخسار پرنیا کا
دیکھا جوا نکھ بھر کی پھل قدم نظر کے	چہرہ سپیمبر کی کیا جوش پٹی خدا کا
شمشاد قد ہی رخ گل لب غنچہ لاف نسل	پروین ہی بی تاملن ستہ تری قبا کا
زیبا ہی بدر سیما گرماہ نو پو کنشیا	ہی غیرت شریا ستہ تری قبا کا
عنبر ہی سارا بد بو اور مشک نعل آبر	گر لاف ہی بوی گیسو حسان ہنسیا کا
حیرت آئی شنایون تصویر نگیا ہون	مستقل بی صدا ہون کشتہ سیا کا
دل مین ہی تو سہا آ نکھون میں چا	اللہ مت فی کیا گھیرا ہی گھہر کا

ہونٹوں پہ دم ہی سیرا ہنسا نہیہ سنج بیا

ایمان محو ہی بریا یہ وقت ہی دعا کا

کشتہ ہی عالم کیمان ابرو کی تیرنا کا	چرخ ملک شہرہ ہی چرخ کیر لہر کا
شہرہ بازاہل سہی پر خند نگ ہار کا	منع جان ہی صید یہ ترک لہر کا

بدی تهرش پا اوس مهر چرخ ناز کا  
 محس بھی جانسوزی اوس شمع بزم کا  
 کب ہی یہ ہنگام امی شکست سیجا کا  
 کسنی کی سیر چمن جواؤ گیمی منیل کی  
 قتل کرتا ہی نگہ سی باز زندہ بات  
 دفع جاری آنکھوں کی مونی جہت  
 سنج غارت سی ضعیف نہ سبک ہی پناہ  
 چھپاتی تارک جان بھی مشرب انہا  
 خون عاشق گردن عاشق پہی شمع  
 پایمال قصہ زبان ہون شہید باز ہون  
 نامہ بر پہونچای کیا نامہ بر محبوب  
 باندہ ورن بال کہو پیرین اگر کتب شوق  
 ہی کو کا شمع ہی تر لا غریبی پتلا صفا

چاندنی بھی نام ہی اک فرش پا انداز کا  
 روکش پروانہ ہی دل عاشق جانبا کا  
 دم لبون پر آ رہا ہی عاشق جانبا کا  
 برگ گلبن پر گمان ہی شہر شہباز کا  
 ہی کبھی جادو کا دعویٰ اور کبھی اعجاز کا  
 عیسیٰ کو عبث دعویٰ ہی کس عجز کا  
 طبع ہونا سازا اگر لی نام کوئی ساز کا  
 دل کھا دیتا ہی کھٹکا میر کی آواز کا  
 خونہا واجب نہیں پروانہ جانبا کا  
 و بجلا ہون شمع و کی شعلہ آواز کا  
 سخت برگشتہ ہی شمع عاشق جانبا کا  
 قطع ہو بازوسی شتہ قوت پرواز کا  
 دل یہ جادو چل گیا کس شمع ہون کا

ای زبان تنگ غنچه اف سبیل گل  
 شعله پرواز صورت ساز می خوش خیال  
 معرعه بر جسته قدر و دی کیا او سگ  
 پستیا چلتا ہی لہ کام پر پر قدم  
 نقش پای یاری میا ہی تعویذ مژا  
 کچھ بھی ہو تاثیر اگر ای دودہ و دہ  
 عشق تازہ لعل سی پستیا پارس  
 ولین پیو بہین تیر ناز کی پر کریں  
 چمکین پر می وراتی فنڈی شستیا  
 تم بتاتی ہو ہو اجسا ہی انشت نگار  
 چمکیان لیتی ہین لبتیہ پتھر رنگار  
 حق بجانب تجھی ہو پری دھندلے  
 اہ تار کشیدہ ہو کہ مرید پستیا

نماز پستیا ہی اوس سر و سر پستیا کا  
 پروہ دل بکسیا ہی پیدہ پستیا کا  
 سایا اک موہون ہی نکل میری دہ  
 حشہ اک باہی پیا عالم حشہ انہ  
 اپیاں نامہ باق قبا کی اندر کا  
 کردی منہ کا لہ پستیا قہ اندر کا  
 نماز پند کہ بارانہ پند پرواز کا  
 مرغ جان کوان پروان پستیا پرواز کا  
 پستیا ہی لکھی عالم حشہ انہ  
 طائر نک منا ہون دخل کیا پرواز کا  
 پستیا ہی لکھی حشہ پستیا ہی لکھی  
 پستیا ہی لکھی حشہ پستیا ہی لکھی  
 پستیا ہی لکھی حشہ پستیا ہی لکھی

دشتِ حُشْتِ مینِ بَسِندِ قدِ نو ز کجایا	بید مجنون پر کجایان دوتا ہی سرِ ناز کا
عیشِ یارِ خوشِ گلِ مینِ فیِ نو فیِ نالی	کمانِ کارِ پرده ہر اک پرده ہی گویا ساز کا
خطِ کالایا فیِ سرِ سبزِ کشتِ حسن	زہرِ عی شاق کو پہنجام اس آغاز کا
سہِ بندِ قدِ تھا قیامتِ بیتِ درِ نو	حاشیہ خطِ فیِ لکھا تازہ کتابِ ناز کا
تیرِ بیِ یوانیِ کالِ کو کونِ تیرِ مینِ شکلِ کاش	راہِ بیریِ سلسلہ زنجیر کی آواز کا
کیونِ چونِ سبِ الفِ لُغْمِ سبِ کر کے	مرغِ آتشخوارِ بھون مینِ شعلہ آواز کا
پروہِ الفتِ مہرِ کینِ بزمِ عشاق	اسی دِلِ دِلِ عبتِ عویِ عویِ لعلِ سلسلہ کا

بکے پر دانا فدائو شمعِ رو پر ہو گیا  
 جو سلسلہ دیکھا سحرِ تیری دلِ جانِ باز کا

عشقِ اربو مینِ ہی دلِ خمی شمشیرِ جدا	یادِ مَرگان مینِ جگرِ ہی بدِ تیرِ جدا
قتلِ کریمِ کوئی اور کوئی شمشیرِ جدا	جرمِ الفت کی نمانہ سی ہی تغیرِ جدا
کسی تنِ سی بہت ہی بتِ بی پر جدا	خاتلِ اب ہاتھ سی کر قبضہ شمشیرِ جدا
بستِ بیتِ بیِ نظارہ حسنِ جاس	آنکھوں سے ہوتی ہی کبار کی تصویرِ جدا

کالیان دی کی بھی دیکھ جلا دیتا ہے

قی

تیری بیاز کی ہی عسی گردون کو فکر

کاسہ مضرین ہی شربت تیار بھرا

سینہ می شش سخن خط میں ہی لکھنا و ناک

شک پر تیری گڑھی میانیاں کھانا

یہ ہی یوانی فی زندانیہ مجانی ہی

طرفہ العین میں ان تلی میں گلاب نکلا

وہل کی فکر میں چہ ہی اوں شکوہ

ملوک مت نہیں گردن ہی بڑھایا اور

شدت صفت فی اس چہ جھکا مجھ کو

یہ ہی وکالتی شاق جرات ان

بجرویش ہی میں جان ہی ہو

بہر حال پیر شمع ہی شاق جمال

ہی سیماسی لب یار کی تھک سچا

ہر سحرش نظر بہتی ہی تیر ہر جدا

کاغذ سحر شفق میں ہی طباشیر جدا

سب تقریر جدا ہے ہی تحریر جدا

کہ ہوا لوح چین سی خط تقریر جدا

شور ہی غل کا جدا مانا بھری جدا

گر چہ زوہی بھی ہوتی نہیں یہ تیرے

اپنی تیرے ہی خواہش تقریر جدا

اپنی گردن ہی ہو کیا ملوک کھو گیا

ملوک گردن ہی نہیں حلقہ پٹو جدا

خلق ہی شند آب و شمشیر جدا

جسم ہی میں کو آب کرتی ہی تیرے

اکیڈم اور نوا ملے گئے سیر جدا

<p>مطمان خون خدا بکوبن من مفضل مزاج  زخم دلپری هر روز نکاپش می چوب  آفتاب است سدا کسب ضیا کرتی</p>	<p>کرد یا یار جوان ای فلک سپهر جدا  مشک افشان بی جدائی کی شرب تیر جدا  مهری چهره روشن کی بی تنویر جدا</p>
<p>آرزوی که بدین لازم و ملزوم درام  بدری سحر سی هوا کنی کجی تنویر جدا</p>	<p>ب</p>
<p>یکدم بیکام نسیم چیز یار سونی کا  طلائی پر تو رخ سی بی نگ لفت سیاه  پنک فیس بی عکس کفت نگارین ست  خیال کو خول سی باغ حسن میں ای سڑ  خیال مہاشی یاد وہ خواب میں آجی  پانگ محکو پنک درندہ بنجائے  زین منج کشنگ طلائی جانان  نہا کی تو فی نہایا بی چشمہ خورشید</p>	<p>عبث خیال ہی اسی چشمہ زار سونی کا  ہر ایک بال ہی گویا کہ تار سونی کا  کہ خاک زیر قدم ہی غبار سونی کا  شتاب کان سی پٹا اوتار سونی کا  یہی سبب محو ہوا سونی کا  چو ہو خیال شہید ہو سونی کا  اوٹھیکا خاک سی میری غبار سونی کا  ہی آج حض کہ پانی ہی پیر سونی کا</p>



نہ لیسو روٹھ کی لو اب دین چھڑے نہ کین	سکا لو تجھ پنے دل سی غبار سونی کا
عزیز و جاگ لو جبکہ کہہ دین کھلی جھین	کہتا ہر شہر نہ تو سنے گاتا سونی کا
کلیسیدن اگلی ہندین تو منہ پہ منہ کھدی	منہ ہو تب شبت ساتھ یا سونی کا
میں جاگتا ہوں بھلا یہ کوئی مہربانی	ارادہ کرتی ہو تم بار بار سونی کا
بنالین اہل امارت عمارت زر و سیم	مگر بنے گا نہ ہر گز فرار سونی کا
یہ تیر ہی چنپی رنگت فی شر سار کیا	کو منہ سفید ہوا ایک بار سونی کا
کرن و پٹی کی تیر ہی ام رہتی ہی ہا	ہارنی ل میں کھسکا بنی سونی کا
کہو نہ تم کہ نہیں سونو ہم بھی شبت بچا	بھرا ہی نکھو نہیں ایتنا سونی کا

نہیندائیگی ہر صبح امی شہر شہر  
خیال شام سی کیجے پڑا سونی کا

دیکھنا قسمت میں اپنی شبت خوش نہ کھلا	وقت بخت نہ کھلا تو جھلا اپنا تھا
مائل صید فگنی بیت بت سفک تھا	منہ پانچ شبتاں بے ستہ تر اک تھا
بچہ بچہ لکھو قوار امی احت جان خاک تھا	جوشن وقت تھا کہ یہاں بڑھن جان تھا

دخت ز پر بسکد مدت کمالی تاک تھا  
 ورنہ عیسیٰ تھی وہ لب خال سیہ یال تھا  
 دلکو کچھ ہرگز نہ خوبت گردش افلاک تھا  
 سب قیام تیری لطف یکساںی تاک تھا  
 گرچہ شبنم کی وہ گل پہنی ہوئی شاک تھا  
 میں کتان کی شبکو کیا پہنی ہوئی شاک تھا  
 تاکتا بعد از فنا بھی میں سوئی ملک تھا  
 جوش بلوفان امر ہریدہ مناک تھا

پروہ میناسی باہر آتی ہی مین لایا  
 صحت سموم الفت تھی منظور آکھیا  
 یاد ایامی کہ جب یہ سی تھی جھنار  
 آب نش نگہ سی لعلکی تپو تھا کباب  
 کیا نراکت تھی آئی زلت بھر مری تھی  
 کیرن چائی دیکھا اوسل ہر کو بجا  
 کیون خبر یہ سد کی مرقد میں مری کھنڈ  
 جیچر حسن سی پانی ہوا خون جگر

کیون سحر دیکھی نبالغہ خلد میں صبح بہا  
 جیتی جی وہ جان نثار صاحب لولک تھا

پانچ کعبہ سی مین سمجھا کہ مسیحا اوترا  
 دوش سی راجو منزل پین پہنچا اوترا  
 مثل شمع سحر جی بد رکھ کا چلا اوترا

اپنی کوٹھی سی جو وہ دلیر عزا اوترا  
 تن سی سر پائی کوئی مین ہارا اوترا  
 شب کو مخرج جہان نقاب کھی ب

آج کسنی رخ پر نویں ولایتی غیب  
 رخ پر اوس شکر کی جو پری سنج گاہ  
 وادہ می جو شمع اک کدو شمعیت زلف  
 تن لاغر کو مری چاہی بابا کی شہ  
 چشمہ حسن پر ای یاسین خط سپاہ  
 گوئیو سب تیری کٹواؤ گا کھائی نقاب  
 حیرت حسن پر دی سی پری لکھوائی  
 بگنی ضحک ہم نقش قدم کی صورت  
 خون کو چینی مین می کایت مانک ہوا  
 گو بہت عشق ز سندان گوئیں جھنگل  
 سرگشتن می تو بیڑا ہوا عاشق کا پا  
 ہجر سانی مین ہوئی بادہ کشی خواہی  
 کھانا لاکت ہی چو پنی کھی پھونکے ہا

ماہ کا منہ طبت آتا ہی جوا تو را اوترا  
 تن خوشیدہ می تاشام نہ لڑا اوترا  
 بوجہ بی شادی کی اوس کا شام اوترا  
 محلو دی ذال کوئی ہو جو و پٹا اوترا  
 اشک بند بنی الیب ذریا اوترا  
 نہ قلم سی تری و سح کا جو قضا اوترا  
 بیجا بی مین ندان سی جو و پٹا اوترا  
 قافلہ منہ ان قصہ کو پہونچا اوترا  
 سرخ جو زبانی ترا ای کج غلام  
 مری لکین تری پاہ کا سودا اوترا  
 تیغ کی گھات سی مد عشق کا دیار  
 حلقہ پہن کجو بنام شیشا اوترا  
 کھائی سوبل کمرانی شام اوترا

<p>آج ہاں نظر آتا نہیں تباہ کے گرد نقل کی جا لب شیریں کج محبی بوسہ طرزِ عنائی اور اسکتا ہی بوس کوئی</p>	<p>مھر و شکران ہی شاید تری بالا اور ساقیا منہ کا مزا ہی مزی اور ترا و ترا کبک سی کہتے ہی زقار کا چھاپا اور</p>
<p>نیک بدین بہین پیری فی سحر می نیر شبب بوسہ ہو گئی تب نشہ ہمارا اور</p>	<p></p>
<p>تجہ سی نہ اور نہ ہی کبھی بیوی کا سنا شرح عتاب یار نہ تو قاصد اسنا کہتی ہو تجہ سا آدمی کیخانہ تھنا تقریب ہر خشک سین اہ اسنا سودا ہی اک کریم سی بازارِ حشرین ہی جان بلب مریض تمنای گشتگو جاتا ہوں چوٹی بوغی بت بجالار پایا سوال بوسہ لب پر جواب تلخ</p>	<p>تقریب غیر کی سنی اپنا کلا سنا بیار ہجر کو نہ پیام قضا سنا کیا تمنی میری جان ابھی دکھائی گیا رکھتا ہی بوری کی ترا بوری اسنا واعظانہ بھوکہ قصہ روزِ جزا سنا دوہا تین جاکی اسی بتنا آشنا سنا اہل وطن معاف ہو میرا کسا سنا کیا میں بڑے ہاں کا توئی گیا سنا</p>

غیرت سی ڈر گیارخ لعل مرین گنگ	سیری لبون کا وصفت جو اسی سے لکھا
سننے ہو سہ جیاج کے قصہ کہانیا	لیکن شیرو درود دل کامری جبرائیل
بی رسم تھا مگر نہ با ضبط یار کو	رونی لکھا جو حال مری موت کا
بین فی کہا جو قصہ در شوق فراق	بولی کہ یہ فسانہ تو ہی بار بار
رکھی ہرین عورت سگ جانان کیوا	کھانا نہ بدلیون کو مری اتنی ہا
کہنی لگا میں جال دل زارت کو	سر سچہ گریا نموش ہو بس بس
تم ہی سبب جو باتیں سناتی ہو بار	کچھ سیری بھی بان سیرایا بھلا
انصاف کر کرو تو یہ کچھ ظلم کم نہیں	کرتی ہو باتیں غیر سی محکوسہ

اتنی نہیں مجال سحر کی جودی جوا

ہاں ہاں حضور کاپ ٹی جو کچھ لکھا

باغ میں جام بکفت ہر گل خند آریا	شرودہ اسی بابوہ کشان و سہم بابان آیا
وہ سہی قد جو پی سیر گلستان آیا	غل ہوا قمر یون میں دروغ زمان آیا
جانفرا لالہ لب پر خطا ریحان آیا	خضر فرحان طوط چہرہ حیوان آیا

ایک حالت پہ نظر سحر و بیابان آگیا  
 شام کو جب مری گھڑہ تیاران آگیا  
 قصد بدش پہ جو ہی تاثر بہار ان آگیا  
 ہوگا اب گلشنِ خمی میں نیا رنگ بہا  
 اتنا خط قاتل بہین یہ محویت ہے  
 سنگدل اہی پاؤں اس خونِ اہست  
 ورنہ دیکھ تا سفت سی مقتول ہے  
 دایہ چپک کی نہیں صحت عارض ہے  
 جی دم جان شکنی و بعدہ خلا فی تاکی  
 قطع کر ڈال کہیں شیتہ امید صلا  
 اک جہان لکی چلا نقد دل جان غنہ  
 ناخدا تر نہت سنگدل ترسانی  
 ایکسی پر مری سب اپنی پرانی رو

اس برس لبر لپی جیب میں طوفان آگیا  
 صبح کا صانِ نظر چاک کریمان آگیا  
 نہیں دیکھا ہی مری شک کا طوفان آگیا  
 بہر وقت کی گل رخ پر خطا ریمان آگیا  
 تیرا آیتو کہا قاصدِ جہان آگیا  
 آیا جو طفلِ صبری سنگ سی امان آگیا  
 زخمِ پکیان سی ہی انگشتِ بد زبان آگیا  
 ختم آیت کی نشانی ہی نمایان آگیا  
 دم لبون پر مرا امی سی دوران آگیا  
 تنگ جینی سی ترغماشِ ہجران آگیا  
 خود فروشی پہ جو وہ یوسفِ دران آگیا  
 رحم عاشق پہ نہ تھکا کسی عنوان آگیا  
 ہاتھ ملتا ہوا جگرِ مسلمان آگیا

<p>وان غور شد قیامت هر لحافانی هم تیر باران بنی محبی قوت میں چہ پتر بارش ہی یہ تقریر و یا سحر ہی یا ہی عجز :</p>	<p>محقق ہوا ویدی مشرک کا سامان آیا بلو کیا کام اگر موبسم با زبان آیا جو گیا ہو کی ترابندہ احسان آیا</p>
	<p>رتبہ حیدر گزبار کی منکر ہین جو لوگ اسی سحر کیا وہ نہیں قائل قرآن آیا</p>
<p>ہجر کی شب گزشت نشان ہو چکا بقیہ شش کا رخ جو پرستی عریان ہو چکا طوطی خط کا ابنت جبکان ہو چکا وصف بر و جب دیا وقت بیان ہو چکا دراز شمع جو رہ سمر و پیمان ہو چکا وہ منبر مانعین ہو گا اگر کہ ملکہ آیا شمر سی پڑھو ہو گا غنچی ہو چکا ہمسہ چکی گز قیاس ہو لہو کس ہی آیا</p>	<p>تا ہی لکھی تو مجھ آسمان ہو چکا معدہ و اماں قیادت میں بیان ہو چکا خط نمبر و طلب بہرہ و نشان ہو چکا آتش کا را جو بر تیغ زبان ہو چکا سہ و شل سایہ سبزی میں بیان ہو چکا سہ و بانار بہار و بوستان ہو چکا نمایا ہو چکا نہایت شہادت ہو چکا شکوہ قائل سلامت امتحان ہو چکا</p>

گلشن مین هو جانگی ناک آسمان هو جانگی	اشک آه تیشین کھلائی جوش اثر
کشتی عمر روان کو با زبان هو جانگی	ناله پو پنا یی کھ سحر زندگی سی جلدیا
موج پر غلطان جباب آسمان هو جانگی	چشم طوفان اوج کھلائی اوج جوش
جس طرغ رخ پھر گما دیار روان هو جانگی	وسیدم آنکھ میں اک جوش طوفان جوشک
غم نہیں کا ہیدہ جہم نا توان هو جانگی	بس بکرو جی ہوئی حاصل ملی معراج عشق
بھرا اوج بام جانان نردبان هو جانگی	شل برگ کاہ مجکو ہر خط موج ہوا
نرخ کا لای محبت اب گران هو جانگی	خود فروشی پر ہی مال سیف ہر غنہ

ابتدای اور سحر مشہور ہی جادو طراز	
رفتہ رفتہ شاعر معجز بیان هو جانگی	

شیطان کو چرخ پر نہیں بار صمود کا	داخل پنی نظم بین نہیں ممکن جسود کا
بطر ہی گرد شعلہ کی ہالہ ہی دود کا	دیکھو شگوفہ سبزہ خط کی نمود کا
نیزنگ ہی دورنگی پسرخ کبود کا	موسم ہی حوی ہا یہ خط کی نمود کا
بندہ مقرر ہی کعبہ کی جانب سجد کا	کفر انحراف ہی جسم ابروی یاد کا



کاوس کی طیر حسی وہ گرتا ہی کی جبل  
 غرہ عجبست ہی رستی ناپایدار پر  
 اعلیٰ کو نفع دست فرومایہ نہیں  
 طینت جو پاک ہو تو نہیں عجیب جو پاک  
 سوداخی اف سرین جب ہی تم  
 ساقی مدام شیشہ می کی ہی پیری  
 کاہل بنا ہی ویدہ حوران جسد کا  
 تیر ہی رخ صبیح پہ خط بسوگر نہیں  
 عالی مہم کو منفعت ایسی نہیں پسند  
 رخ سی نہیں مٹاتا ہی لغو کو شمر  
 آروی اشارہ ماخرن ابرو سی عنایت

گرو ہی جو بخت پانہ اور حسیو کا  
 آخر مال ایک ہی نابود ہوو کا  
 پہونچی لب قتاب کو پانی ہنود کا  
 مریم پانہ چسکا کچھ ہوو کا  
 عاشق کو کید خیال یان و سوب کا  
 مستی مدین مشغلی ہی کو و بچو کا  
 رتبہ تو دیکھتا مری آہوان کی دود کا  
 مسکن ہوا رنگ حبش کی جہنم کا  
 نقصان غیر ہو جو سبب پانی سو کا  
 شعلہ سی قطع سلسلہ تو باہمی دود کا  
 ہونہامی طور عقدہ دل کی کشور کا

دشمن اگر چہ جان ہو تو کب ہی سحر کو با  
 کافی فقط ہی فتنہ سل خدای و دود کا

بهر چو کنگان مو ترا میوه نین سکتا  
 چاهو جسی مارو جسی خجی چاهی جلا  
 در جان کیطرح لال بھوکا بنی سکتا  
 سیرت بھی ترا حسن ہا صوٹ بی کو کیا  
 کہ تیا زبان دوست کی آتی ہی سکتا  
 نیکو مین ملک ہی تو بدی مین ہی ایلیس  
 رخ طائر دل کا طرف گوی عنتم ہی  
 دل عشق خط بن مین افسرہ ہی خضر  
 تبیز ہی رد موند کی کلفت تقدیر  
 ہر عاشق و معشوق بھم لازم ملزوم  
 اسی عیسی بخش ترا تشنہ دیدا  
 جان بخش کتاب بہن یار ہی خضر  
 گر ہاتھ لگانی نہیں دیتی ہو میر جان

ہم پہلو خوشید سما ہو نہیں سکتا  
 کیا تم ہی ہونا ہم خدا ہو نہیں سکتا  
 سر سبز بھی رنگِ خا ہو نہیں سکتا  
 تصویر سی ہونا راد ا ہو نہیں سکتا  
 ہم سی کھی دشمن کا گلا ہو نہیں سکتا  
 کیا حضرت انسان سی بھلا ہو نہیں سکتا  
 کعبہ سی پھری قبلہ نا ہو نہیں سکتا  
 یہ مزرع پتر مردہ ہر ا ہو نہیں سکتا  
 حیلہ سپر تیغ قضا ہو نہیں سکتا  
 جو ہر یہ عرض سی ہو جدا ہو نہیں سکتا  
 موکھی طرف آب بقا ہو نہیں سکتا  
 سحر تر آب بقا ہو نہیں سکتا  
 کیا دور سی بوسہ بھی عطا ہو نہیں سکتا

بچہ نہیں تکا جتنی قتل کی گزنی	یہ تیر شاہی سی خطا ہو نہیں سکتا
وہ دشمن جانی ہی محبت کا برا ہو	ظاہر میں بھی بدین دوست خا ہو نہیں سکتا
جنجال ہوا دام ترشی لک کاھیاد	ایسا ہی چھنسا دل کا ہو نہیں سکتا
دل غنچہ تقدیر بنا عشق و زمین	یہ عقدہ ابدی بھی کا ہو نہیں سکتا
لب بندستی ہیں اندری سو کلا	ہو مٹوں سی ہر ہو نہ ہو نہیں سکتا
کیا اس ہی مجھ کو مرض عشق تباں	خالق ہی ظالم کا شفا ہو نہیں سکتا
کیا نام کیا عشق کا بدنام لہجہ	محبوب آواز جفا ہو نہیں سکتا
گویرم می و لطف شہد ہی ساقی	پرہیز گزک پوسہ مرا ہو نہیں سکتا

اپنا یہ عقیدہ ہی سحر غیب رہتا

بندہ کا کوئی عقدہ کشا ہو نہیں سکتا

دل شوق شعلہ خسار دلبر اور گیا	شع پر ہوئی کو پروا نہ سہند اور گیا
جس پر ہوا سی پردہ خسار دلبر اور گیا	شہم سی رنگ رخ خورشید انور اور گیا
سیدہ بیخبر از سوز دلش فرقت ہی لہ	قصر سیاب تھا بیتاب ہو کر اور گیا

طبع غلامین مخمری کجی بایند تیغ  
 پیرنی خون گرمی شکله بنی حبیب تیغ  
 سینهی خون فی طائر زنگش کو پرید  
 تا در گشتن اپی کلکشت یا جب گل  
 جب لکھا پیا فی ل کو تو فرط شوق  
 جستجوی محروم یعنی کہ میر خاں کا  
 زنگ خ کو پر ملی ہیں اس پری کی بھر  
 و تملک آید وہ آئینہ رو پر وہ نشین  
 آنکھیں بدلتا صبح جنت تک تیر فغان اٹھا  
 سحر سی تیر فغان کی مرثیہ زین فلک  
 وی را بر رخ زنگش کہ کہ محروم پتیل  
 ہونہ میخ فغان تو تو حبیب پیا فی ل  
 اسی پری کی بھر پیا فی ل پیا کی بھر

بہت بازی کا مگر دنیا سی جو ہر فریاد  
 صورت پسند ہر جو ہر شک کر او گیا  
 منع بریان جای حیرت کہ کنوٹر او گیا  
 طائر زنگش خا بس کی شش او گیا  
 خود بخود نامہ مرا بنکر کہو ترا او گیا  
 ذرہ ذرہ کہ یک شتاب بنکر او گیا  
 جب ہوا کچھ دل چھدم منہ سکی فدا او گیا  
 شہرہ چرسن ملاححت اکا گھر او گیا  
 نسر طائر ہو کی بیتاب آسمان او گیا  
 بال و پر خط شعاعی سی لگا کر او گیا  
 کیا برش کا خنجر قاتل سی جو ہر فریاد  
 جان کا آرام اسی منہ صبور او گیا  
 چڑھ گیا دم نہر سی ہوش اور صبر او گیا

دیکھ کر کوچہ میں مجھ کو ناز سی اور سی کہا  
قید الفت میں تیرے مثل طائر شہتہ پیا  
تھا ہوا می شعلہ رخسار میں گرم پیش  
جلوہ رنگ صبح مہر و شمع کچا جوتا  
شب جوار ہوئی شکین مہر نصرت

کیون پڑا رہتا ہی تو بایں کیستہ لگا دیا  
گر پڑا فوراً او مجھ کو دو قدم کر لیا  
آہ کی ہمارا دل مانندہ گنگر لگا دیا  
چہرہ سی نور فر کا نور کج لگا دیا  
غیر ساری شب کا نور کج لگا دیا

ناتوانی فی یہ کامیدہ کیا مجھ کو سمجھ  
جب ہوا آئی تو میں ہمراہ بستر اوٹ گیا

بگڑا ہی کچھ ایسا وہ ستکار نہیں ملتا  
چہرہ سی کبھی ماہ منور نہیں ملتا  
تدبیر کروا کر گیارہ نہیں ملتا  
ہوئے جان ملتے وہ باقی کی تھکت  
بے چین کہے قاصد کی سیانی نہیں ملتا  
نسبت جو تیری کا کل شکین سی نہیں

میں او سکھو جو ملتا ہوں تو بے چین نہیں ملتا  
ایک وکی بڑا گوشہ سیانی نہیں ملتا  
کھاوش سی بجز روق و قد نہیں ملتا  
بقی چھوٹ گیا ہی جو بول نہیں ملتا  
وہ نہیں ملتا ہی کیوں نہیں ملتا  
اب تیوں کے مولوں ہی نہیں ملتا

اگر کوئی بھی سنگ چشت میں گلی  
 چشت میں سیاقی میں چاکا ہوا  
 ہر جانی ہو اس کے تہ خانہ بر اندا  
 اسی آہ شہ باروہ بہ ہاتھ نہ آیا  
 کہ جس کے لب بندہ وازہ حسن  
 نہ بہت دیر تن اگر ہو اسو کہ کی گنا  
 بیتاب بین جی چھوٹ گیا یار سی  
 جب حیرت کی خوش ہو وہ طجانی ہی  
 بکلی عشق ہو جانی کہ ہمارے  
 صورت نہ دکھانا بھی ہو چہ نہیں  
 بہت تہ رفت آید و احوال نہ  
 نہ ہو کہ نہ الٹا نہ ہی گوی شیخ  
 ساقی کو کہ جو دیا نہیں مگر

اب نام کو بھی شہرین پتھر نہیں ملتا  
 دریای محبت کا شناور نہیں ملتا  
 وودن بھی مہینوں کہی گھر پرین ملتا  
 بہیات فلک خاک میں جلا کر نہیں ملتا  
 مجنون کو تیری اکب فی رہ نہیں ملتا  
 ہی خار کہ وہ شک گل تر نہیں ملتا  
 دل برین ٹپتا ہی کہ واپس نہیں ملتا  
 اک عاشق صادق رہے نہیں ملتا  
 کیا اور کوئی آپ کو دیکھ نہیں ملتا  
 صدا آئندہ کہ چھوٹی کا نہیں ملتا  
 حق جین نہیں ہو تاکہ فی جو نہیں ملتا  
 کہد ہی سخن سنت جو پتھر نہیں ملتا  
 مدت ہوئی کہ سی اسے نہیں ملتا

اوس گل کی سوا کوئی کیسیا نہیں طالب  
 رکھیں سرِ شہزادہ کو ہم پائون چسکے  
 کیون سوزِ نہان دل کو جلاتا ہی ہمار  
 ہوتا ہی جہاں یرو زہر ایک این  
 انی ست جہون چہرہ کیج وراثت چاہی

بلیا کل گلستان میں کین نہیں ملتا  
 عالم میں کوئی ہم آپ کا سر نہیں ملتا  
 وہ شوخ جواغیا رقی چسکے نہیں ملتا  
 چتون سی سری قندہ نہیں ملتا  
 بیسات گر بیان سحر گر نہیں ملتا

انصاف طلب کس سی سحر ہون نہیں ملتا  
 دنیا میں کوئی صاحب جوہر نہیں ملتا

ویکھی چاٹی اوس عاشق نا کام کا  
 پرستایا ہی شادی نہ بنی فوجا نہ  
 بیعِ عالی کو چاہی اتنا مال و مال  
 و نشین لیا ہو قصور پر مشورہ  
 و لایا ہی خاں بنی سہو رخ کفنا  
 باندہ و لایا غیب کے چہرہ سی سحر

منہ کھنڈ تو آج تو تلخ لوان شام  
 عویدہ جہاں کی جہاں جہاں کی جہاں  
 مریض مریض لایا ہی سی سحر  
 سیر کی کعبہ میں لکڑی کا بیج  
 محب ہو گیا نہ لایا ہی سی سحر  
 آج غمنا ہو گیا ہی سی سحر

کمال کمال کنده تهنیت ان بی غش  
 حلیه ابروی من کج نشان که درون  
 کجای بودی ای مومنی بودی  
 لب به می لرزید بی تیر  
 به چاکه تا خط پزیش او رخ همی  
 سپهر پر نور زین حلقه با منی است  
 آج امج بخت سی عیش پاپا و باش  
 پسین الا گردش چشم منم فی دل مرا  
 شکر شکون من خفته بودی صبح  
 مرقی دین یونخ و کامل دین جان  
 تلخ کام ندکی بی لب خبه جلیه می سج  
 چشم شمع فی ایسا گرایا آنکده سی  
 چشم به چشم من کی نایابین

بی کند و زو بان کجاستا شایام کام  
 حسن چکا ریزه جوهری می مصام  
 حرون و یکت بنشون تو رسم بی غم  
 جوهری مانند نگین نیامین دیوانام کام  
 صبح کا بھولان آیا وقت پویشام کام  
 مرغ نرین فلک کیه میست اس نام کام  
 بو گیا عراج زین او س صنف کی کام  
 کیا کروں شکوه جنای گمشد نام کام  
 دو نون جانب ہی برابر فاصله شام کام  
 کب تک عدو ہیکار و صبح و شام کام  
 ہو چکا ہی کام تیری عاشق ناکام کام  
 کوڑیون سی نرخ ارزان ہو گیا با کام  
 مردم بجای تھامی ہین عصابا و کام



تراون کی لٹا گئی جب چشم مستیار پر  
 روح پروردیو نہا و قاتل کے شہنشاہ  
 ایک عالم نرگس بیاہ کا بیاہ ہے  
 زلف میں تیرھی چھنی پی ہم پہلی چھپی و سولو  
 تیرھی لغو کی کشاکش فی کیا بی دم خفا  
 متصل اعجاز ساقی سی ہین شربت و آفتاب  
 دیکھ کر تصویر اپنی بڑھیا رو میں تباہ  
 ہی بہا گلشن عالم تو اسی شکست چمن  
 زلف سنبل چشم نرگس چہ گاہ نسیم  
 چھندی بون نکلتا ہی سینہ کا  
 ہین کجی مٹھنی گاہین اکبھی چشم  
 و ست گاہ شفت ہی ارچہ ہی بی آہ

شایع منسلک شد که در کمال اوج  
 جانفراهی زیر پیر میخا تخی بر شش  
 با تحمین پیروز و کس که غنای  
 طار و دل شجاعا را میخا  
 سید الماعز جوان بوجله و میکا  
 سانده میخا باغ باغ و کف  
 با تحمین کمال یثبات رسا  
 بوستان پیش از فتح نیکو  
 غنای کذا را میخا و غنای  
 چه کما ان لومی جو و در حاکم  
 کما و شین نیکو و کما و کما  
 حسن و کما و کما و کما

محمد زاهد بن محمد طبع آبادی صاحب

سید الشہداء جو ہر فکر کی مصداق

منہ و کھیتی نہیں پیرا پیرا وہی نیام  
 دم بند ہی سیح علیہ السلام کا  
 وی جام سا قیامی یا قوت بام کا  
 میخوش مزا ہوا البشیرین کلام کا  
 دہلا دیا حضور فی دل اس غلام کا  
 رتبہ بلند طور سی ہی جسکی بام کا  
 کندہ اگر نگین ہو کوئی میر نیام کا  
 کرتا ہی دفن امام ہی مردہ امام کا  
 کہی تو کچھ قصور بھی آخر غلام کا  
 جو ہر گناہ پارتھاری حسام کا  
 یارانہ ہو کلیم کو جس سے کلام کا  
 اوہ زبان یکیا ہی طریقہ کلام کا

سید الشہداء جو ہر فکر کی مصداق  
 منہ و کھیتی نہیں پیرا پیرا وہی نیام  
 دم بند ہی سیح علیہ السلام کا  
 وی جام سا قیامی یا قوت بام کا  
 میخوش مزا ہوا البشیرین کلام کا  
 دہلا دیا حضور فی دل اس غلام کا  
 رتبہ بلند طور سی ہی جسکی بام کا  
 کندہ اگر نگین ہو کوئی میر نیام کا  
 کرتا ہی دفن امام ہی مردہ امام کا  
 کہی تو کچھ قصور بھی آخر غلام کا  
 جو ہر گناہ پارتھاری حسام کا  
 یارانہ ہو کلیم کو جس سے کلام کا  
 اوہ زبان یکیا ہی طریقہ کلام کا

پنخته پر جب زلف سی کچھ سلسلہ  
ساقی بغیر باد کو ہر ہند و زجام  
قاصد جو حال خط میں تم ہر وہی صحیح  
پہنچتی ہماری ونی کہتی ہی خلق

کیا تجھ پر ہی ہم وہی خوار  
ہی وصل یا رسک گفت شیریں کلام  
کیا اعتبار اس کی ملامت پر  
ملو فان ہی یہ صبح علیہ السلام

کیونکر کہیں نہ شکر سخن آفرین سخن  
شہرہ ہی دور دور ہماری کلام کا

ہر اک نخل مرہ فی خوشہ سخت جگر پایا  
جلال کجالب خشک کان کو چھی پایا  
تلاطم میں ہمیشہ بحر اشک چشم پر پایا  
تجھی یوسف بہتر مہنی ہی شک پر پایا  
تری ہونٹوں پر برقعہ دلچاہہ گر پایا  
روان لخت نل سو سر شک چشم پر پایا  
گلستان میں با حین کوہ میا سی سفر پایا

یہ ہمیں باغ عشق سر و مکروسی تم پر پایا  
بسای عشق تان اپنی کوئی خوب بھی پر پایا  
مر کی ہون کے کیا با و مخالف کا اثر پر پایا  
کہ بوی پیر نہنگ تیری جا میں پر پایا  
ہر جہاں میں کو غرقہ آب گھر پایا  
کہ لعل آتشین کو شہنشاہ پر پایا  
گلگون کو دستہ در دستہ پر پایا



صحرای جنبش پاترجه بی تم با فنی کا  
 قصد دل یک شب بلال کعبه بی بکریه  
 چرخایانیزه پر عاشق قمارت کا قاتل  
 خدائی بی زیاده و کم چه این سبکی تحب  
 کمر نایب بخون بی اگر رسد پست کا  
 هوئی آه فلک پایا که هم صاعقه بار  
 خرابات جهان نخلت سحر طاعت  
 جوار و مقدر ملک حسرت یک پوینچا خطی  
 ندرت چاروی صحت و دمنده انجبت  
 قصه صورت و درگاه انقش طلق  
 بتون کو پیکر تانچه چرخ و خورشید  
 پر مرغ نگاه و دریا کوینکه زین جبین  
 طغائی بوی چمن کی گشت لعل کانی

سحری سحری سحری سحری سحری  
 هزار افسوس سحری سحری سحری  
 مبارک ان بنو نخل زو کو با  
 سحر یا ایک سحری ان غنمو کوین جبین  
 مطهر ان انت با سحری ان و سحری  
 زبان بر حق چرخ و سحری  
 جسی و یک شب سحری سحری سحری  
 خدا پاکت سیما کانی سحری  
 و در کو بی اثر پایا و عاکو فی سحری  
 بخت سحری سحری سحری کی بخت  
 سحری سحری سحری سحری سحری  
 بخت سحری سحری سحری سحری  
 خواص سحری سحری سحری سحری

ایک لاج بنی اختر کی فیض طبع عالی سی

نہا شاعری میں پست ہی گواہی سحر پلا

دل ہزاران ہی پروانہ چراغ زیر زمین کا  
کبریاخت سترقم ہی ہے زیر او کی زمین کا  
ارادہ وزان یو ایسا نامین ہی مسکن کا  
گھلا چاک گریبان عجب از گلشن کا  
تن لاغریاں رخا رہی یو از گلشن کا  
وہان فی کا اہسا ہی تو یان میں ہی کا  
خداوند از ہوان ایسا نہو حال شمع کا  
اندھیرے میں ہی تو ہی کھنکھانہ و ہن کا  
پیش کا اگر سر تو سمجھو بوجھن کا  
گل خوشین کی بچھو نہیں بچھو چھو سون کا  
شعاع مہر ہی بنا چاک جڑ و امن کا

لکھن میں نہیں اک پریشین مہرین کا  
زخمی چوستانی کی نہ ہی اگر کون کا  
بیانہ چھو میں ہی میان یا لہری کا  
کاشغری جبر ہی ہی بہارینہ سون کا  
مبوی کو سہ کایہ کا نا چھو کو گلین کا  
کرمی تھیلہ از مشوق کی عاشق توینا  
سہاں شکر ال کی شستہ میں کی تھیلہ  
پھنسا زلف میں جیب اخم و کچھو تھیلہ  
پشتہ نا زین میں ہی تھیلہ تھیلہ  
کرمی تھیلہ میں ہی تھیلہ تھیلہ  
کرمی تھیلہ میں ہی تھیلہ تھیلہ

نہا شاعری میں پست ہی گواہی سحر پلا

چاکر ہر نگار زنی آق آب بزم نشان  
 جلا ہی من جا کہ برق حسن می نشان  
 یکسی عارضہ ماہان کی مہنی صفت کاشی  
 تو و رخ کی تصویر میں چین گر کر زبانی  
 منور گھر ہی سارے وقدر رخ کی تجا ہی  
 اوٹھائی پانی اوسنی تو نور ساق پا  
 اسیر خاؤم عشق تباہ میں ہیں نہینا

پر کسی گھر میں جی بزم خفا  
 ہی یا سنگ سے لہو بزم چہ اپنی روشن کا  
 قلم پر پو گیا جلد سے لپٹن کو  
 افرین قمر ہی کی بیاں بندہ جوش  
 موند ہی ترانہ کی لہو بزم ہی  
 بڑھائی پر و قلم بندہ جوش  
 منیرہ کی صحبت میں ہو گیا اشیا کا

چکا ہوں عمر کہ میں کیوں نہ تیرے لہو سے خرم  
 خدائی نام میں اسکی آئینہ جوش کا

تیرے کان فی دل نکال لیا	تیرے کہ ابرو ہوں فی کم لیا
منہ بے باور و آہ لیا	منہ جیہانت لیا
مجھ کو چہرہ سنگ لیا	لیا غیب ہی تر شہ لیا
تیرے شوق تجھ سے لیا	گور سے او سک لیا

کیون نہ تلمون کو امی گھا گیا	نہ خون سی پیری سنج بامی منا
جب چا اشر آشکار کیا	تیرنی رخت باری قیامت را
سیری داغون کا جب شمار کیا	گنتی چولا سہرا باروہ شمع
دل اٹل کد کو بھیرا کیا	آب برق آسمان کی شبنم کی چاک
تپ دوری فی یہ نزار کیا	تنگ تپ ہوئی یاد کا بیدہ
شور بیل فی گوہر کیا	نہ لہجہ گویش گل ملک آوار
اس متد تیر انتظار کیا	بہر روان بھی اریں آنکھیں
تیغ متاقل کو آبدار کیا	مہکتے ہو ملاپت کے لہو
سین داغون سی لالہ زار کیا	سہ ایک تھرو کے سبز وقتین
اک بلا سے مہین و چار کیا	چند لڑکا کھون کو گالوں پر
بہت تھکس بلا میں یاد کیا	پتچ میں لانی رات کی یاد

ات شب امی سحر نیندانی

سج تک اٹلتا یاد کیا



آواره بهیو کی مین جو وطن ہی نکلیا  
 فرقت مین فک پرشخ و محن ہی نکلیا  
 دم کیا ہوا سی شوق مین سچے نکلیا  
 بغیر ایچ ٹھانین رخ جو اوشک بکلیا  
 دیکھا جواد کی کاکل پر چپک چپک  
 آیا وہ لالہ تو ہوا رنگ گل ہوا  
 سفر غم فراق و بیچان سی بھرگ  
 بی آج بک لک لک بلان سنی کی مٹا  
 بی جرم ہو گیا ہون ناموک بلا  
 سیران بیکان زبان رہی نقشہ کو بیکار  
 غائب ہوا جنانہ سے کیا ہوا ہزار  
 سوز و دل ہی قبر مین بکات لہ ہوا  
 دیکھا وہ سی سبنا و سچے ہی نکلیا

کا تھسا رک تو کب تن ہی نکلیا  
 گھبرا کی مرغ مرغ پان ہی نکلیا  
 رشت غمناک کشتن ہی نکلیا  
 غل تپ گیا کہ چا پان ہی نکلیا  
 بل شام آہو بی فتن ہی نکلیا  
 پیر ہی مین بک کشتن ہی نکلیا  
 کافور ہو کی جسم کشتن ہی نکلیا  
 موتی مدان سی لعل مین ہی نکلیا  
 کون الی کو ہی تیر مین ہی نکلیا  
 کیا نقش کھاک طسج نکلتن ہی نکلیا  
 لاکت رشتہ کاک چاک کشتن ہی نکلیا  
 سیاحت اجیب کشتن ہی نکلیا  
 کبر و غنا و فاع ہر کشتن ہی نکلیا

<p>دو سوز عشق زلف عیان پیش منی پش          آخر مودای خطائی کجیا پس این عمر          اوس سرنگ بدم کان بدو کیخاسته ام</p>	<p>همراه آه دل نمی بدن سی نکل گیا          شعله ساک عدم کو زمین سی نکل گیا          طافش شعل بر زمین سی نکل گیا</p>
	<p>غربت کی شام چچا گئی نظر و نہیں سی          نور سحر ہو اور ملن سے نکل گیا</p>
<p>جست بویابی برسی وہ آرام جان جا          کیا پند گئی مودای جهان جب یارین          چشم ز پاب جام می ساقی کی چهرین          غمہ دین او سکویا کی گئی خورشید بان          غیر و ک انقرض پنی دل میں چکلیا          کس کی بھین کرتی میں تشنہ و طبعین          ہوا کہ شہرہ بکی سب تجا ز ہی نصیب          آخر کد تھا ہی کیا گئی ہم چور بنگئے</p>	<p>جلتا جگر جدا ہی دل ناتوان جدا          دشمن مری زمین ہی جدا آسمان جدا          لیتی صراحیان میں پڑی حکیمان جدا          نہر سکوت نگہی قفل دیان جدا          ناخن سی گزشت کرتی ہی انکلی بان جدا          ناصح جہ قیب جدا دوستان جدا          بی وجہ چرخ رہا ہی وہ ابرو کمان جدا          بدظن جدا قیب میں تم بدگمان جدا</p>

ساحل پہ پایہ آجو گیاروی بحر حسن

قصہ ہی اپنا و ہنس و مجنون ہی شخشا

و کچھ فسون آہ شہر با چہ چتر

بانہا ہی جو ایار فی روح ہی کمال

ممنون انحر ہی ہی تمہارا اسیر لعل

اقرار ہی ثبات ہی انکار ہی ثبات

کیا جذب شوق ہی دہریہ خمیر ہی

ہم عاشقوں کا طائر باطن ہی ایک سا

اک جبین کی جلوہ عارض کی تپنا

بوش تماشائی پر کین سال کر دیا

ہباتی مہین پر مایہ ناز شمع شبنم

شہرہ وادوں کے سیت ہی چتر

کتنی تپنا ہی ہونے کا جوین و تپنا

و ریا بہا ویا لب آب و جان حب

ان سب کہا نیوں ہی ہی سہا

انکدیشان خباہتوں کے نہ نشان جا

شعلہ سی ہو گیا ہی جہت کرو خوان جا

پانچویں چلی ہو گیا ہی چتر

ہی ہی نہیں ہی موت کی جا

مثل ہونے ہوئی نہ ہو نشان جا

مثل مشاققان نہیں ل سٹی ہون جا

ہی مارتہ جیب بنگ کتا جا

و درون سی ہو گیا ہی جو وہ نو جوان جا

وہاں ہی کرنا ہی تو ہو لوگ ہون جا

اک نصبت ہی ہوا ہی جو ہو لکھنا جا

نہ نہ دانا جگر ہی کچھ ہر جوان جا

ابو سی ہست چکا ہی نہیں گونشتہ قباب	زخمی جگر جدا ہی دل ٹھون چکان جدا
سیدہ سی تیرا زنگہ پار ہو گئے	قربان سی ہونی نہ تمھاری کمان جدا
مدت پرانی کہہ گئے چلو ڈرا بھلا	انعام دی گئی وہ جدا ارغمان جدا
زور جیون ہی پھول سی زنجیر چنی	ہلکا ہوا نگاہ میں طوق گران جدا
منفقو دیکھ لاتی ہی دورنگی ہی ورن	ق ہی دل سی فرد فر واپشر کی زبان جدا
بدختر میں بصورت بادام تو امان	ظاہر ملا ہی باطن ام جان جدا

کچھ اور اس میں میں تگاپو کر و سحر

پراس غزل کا رنگ ہے انی مہربان جدا

ہیں نخل بند حسن کی گلکاریاں جدا	ہر پھول کی بھاری ہی یان خزان جدا
انگھین ہیں شکار جدا دل طہان جدا	نالان جرس جدا ہی آواں کا رون جدا
عالم فریب ہی گل خسار و سر و شد	شوریدہ بلبلین میں جدا قمران جدا
آہی سی پری گلخ نمازک دماغ کے	بلبل کہیں چمن سی بنا آشیان جدا
ممکن نہیں کہ سایہ الفت ساتھ چھو دوں	تا ہونہ روح جسم ہی ایجان جان جدا

قمری کمان درخت کمان قد و لرا  
 دل جلوه گاه نور خدا ز ابروی صفا  
 خط خضری تو هر لب جان بخش بی سجا  
 ہی نقص چو حاتمین جو در دل ملی  
 هین رو باغ مین رخ نگین کی ساف  
 بلبلش پھول بگ چمن بی شبات  
 سفاک آنا تو کبھی تیغ کی برش  
 شک عبیری سنین بلتی کی طرح  
 و درون کا ایک حال ہی کہ کسو و جو ہر  
 اللہ سی معزول کہ جوانی کی طرح  
 مقداض بہ ریشہ الفت ہی سخت  
 پھینکے زمین پر بار بزم خجست کہ  
 سی باغبان ہی نعل ساری خدی

سرچین الگ ہی وہ سرو چمان جدا  
 رس مختص مکان ہی نہیں مکان جدا  
 آب بقا ہی کب ہی بے آب بن جدا  
 مہل ہو لفظ جب ہو خط تو امان جدا  
 لالہ جدا گلاب جدا از حقوان جدا  
 ماین کب بہار گل سی سخی جزان جدا  
 عاشق ہو یا الہویں سی م امتحان جدا  
 سب ہی بوئی کا کل عین نشان جدا  
 پیمان کہ جدا ہی زمین بی نشان جدا  
 ہوتی ہیں آو گرہ ہی چنگارین جدا  
 کہ دیتی ہی ہی ہوتی دل کو زین جدا  
 بہر ہی ہوا یک رہ نوعیان جدا  
 بیدار کشاکش ہی نہ کر آشیان جدا

<p>سودا معاملات جهان کاهای پر ضرر          خیالی خیال آری سی پتیا نینین بی دل          نیزنگ حصار کی مفتونین هین چشم و لب          آتی وه لاله رو تو هر اک گل سفید بو</p>	<p>اس چار سوین سودی کب بی میان جدا          هتیا نینین کلهین بی کچی میکان جدا          هر رنگین بی جلوه عیان منمان جدا          بو کی طرح هورنگ رنگ گلستان جدا</p>
<p>بیتا نینین بی دهنک کسی سی مرا حمر          بندش جدا بی رنگ جدا بی زبان جدا</p>	
<p>جگر جدا کیا شعله کوئی عیان اوٹھا          یہ دست ظلم پر اب ہم یہ داستان اوٹھا          مجھی یہ وہی کہ صدمہ بتا تھو کو پہونچے          نہ ناز کی ہی کہ ہنگامہ نوا ک اندازی          یہ کہی ہین سگطبان کو بوطی مینے          وہ ناتوان ہون کج مرنی پہنچی ہو اکی تھ          رشک چشم کی مانند بیکس تجھ کو</p>	<p>چراغ عمر تو گل ہو گیا دھوان اوٹھا          ہمیں تو کو کہ چہ سی پنی کشان کشان اوٹھا          تو میری قتل کو متوا زبان جہان اوٹھا          ہزار زور کیا چلے کمان نہ اوٹھا          جہاں ہی خدا میری استخوان اوٹھا          غبار خاک سی بھی میل و بیان اوٹھا          زمین پہ جب گراں پڑے تو ان اوٹھا</p>

پڑا رہو نگا کناری نہ مجھ کو دی تکلیف  
چمن ہی موسم گل میں قباغبان اوٹھا

سُلاک سُلاک کے جلا سونٹیں درونِ سحر

بیجھانی آتشِ دل کوئی مہربان اوٹھا

<p>حداوند ابراہوا آسمان کا جو دیکھا قدمی سہرورِ روان کا قصویرِ سلانہ تھا اس بی زبان کا نہیں خطرہ بھی سود و زیان کا عیان ہی خطِ فلک پر لکشتان کا خیال آیا جو اوس گل کی زبان کا واں مالان یہ جب گڑا کچی زبان کا دیرک جانی امین لں بگمان کا کہ اترے مال ہی اس نیت جان کا</p>	<p>کیا بندہ بھی حسنِ تبار کا اکڑا سا راجھولا سرِ گلشن کیا پامال دل کو کیوں مری جان یفتہ جان ہی اور بازِ ارادت نہیں یہ مانگ فرقِ مہجین پر لب زخمِ متنابو گئے وا گلا موقوف کر خاموش خاموش نہایت ہی مزاج پارہ نازک خبر لی جلد امی شکہ سیجا</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سنا کر یہ نعلِ لی داوڑ سے

سمجھنچ ہے بیان اہل بیان کا

اوتھا جو پردہ رخ مہر و شمع کا نور بڑھا	فر و غ ماہ گھٹا اوچ پانچ طور بڑھا
نقطہ نہ شعلہ کی بڑھنی سی نک غر و بڑھا	کہ جتنی ریش بڑھنی ابد و کان زور بڑھا
زبان چرب بہت کر رہی ہی شمع درآ	کہ بال اسکو صباست کا ہی غر و بڑھا
چراغ بزم ہوتا البغوال سخی خاموش	نقاب چھڑے روشن ہی ای غمور بڑھا
ہی گرد مہر کی ہالہ دلیل خونریزی	گلی کی طوق کو خورشید و ضرور بڑھا
ملایا خاک میں بی اعتنائیوں فی تی	غبار خاطر نازک بی تصور بڑھا
گھر مشابہ دندان بایرین تو کیسا	کبھی نہ قد بین الماس سی بلور بڑھا
لڑین جو ساقی مہوش کی آنکھ سی یں	دو چند جام می ناب سی سرور بڑھا
نقاب نہ سی وٹھائی جو صبح اوں نے	نہ آفتاب کا حدائق سی نور بڑھا
ہوئی ہی گوہر نایاب جس صدق و صفا	ریا کا گرم ہی بازار رخ زور بڑھا
قر کو ہی مری خورشید و سی کیا بت	کبھی گھٹا کبھی دو چاروں کو نور بڑھا
بہار آئی ابھی ہی بزم لیس و نہا	غم فراق گھٹا و وصل کا سرور بڑھا



تو کیا اوڑائیگا اوس شکت کا طرہ	نہ اپنی حدیسی قدم کبک بی شعور بڑھا
دو چار ہوتی ہی قاتل کی چڑھکمی تھوڑے	الہی خیر کہ قبر بت غیور بڑھب
گرا قدم یہ چہ بین اہ میدان سی پا کر	تو کس دانشی وہ بت کھی دور دور بڑھا

سحر یہ رہن میان ہین احتیاط ہی شرط

زیادہ ربط بتوں سی نہ بی شعور بڑھا

نفس ہین مالون سی مطلب یہ سہرو	بہارین چھٹی ساتھ جمعہ فیرون کا
نہ لوح دل سی ہوا فحوقش الفت یا	کہین مشاہی لکھا ماتھی کی لکیرون کا
نہین بیان لب سرخ ذہت ہوتی	ہی وجہ لعل خیشان ہین جلوہ ہیرون کا
ہر ایک گہ گزرتی ہی چرخ اختر سے	خیال کبھی پلہ ہاری تیرون کا
بتوں کی شعلہ عارض ہون و خطائیں	الہی سرزد ہو باز ارباب شہریرون کا
جلانی کیون مجبی شعلہ رو کی آتش ہجر	کہ شور مالون بتقیس کی ہی نصیرون کا
ہین بندست کہ گنگا کبھی بیت شیخ	جوان ست نگر کس طرح ہو پیرون کا
کہین بھی تیر ہی بی یاری کمان چلتا	جوان ہی کون جو محتاج ہو پیرون کا

سوال رونہیں کرتی سخی فقیروں کا	نہ بوسہ مہین تکرار کر شہ خوبان
خدا برا کرے ای بت تری شہروں کا	او بھارا و بھاد کی آمادہ فراق کیا
ہر استخوان مرا ترکش نہا ہی تیروں کا	ہر عضو و عضوین پوشتہ نمکدانوں کا
نشان ہی یہ تری لٹ کی سرورں کا	شکستہ رنگ سر اسید پریشان ہیں
کہ پانوں او ٹھنڈ نہیں سکتا ہی لگیروں کا	بہا ہی تری کو چہ کی ہتھکڑوں کا

سحر ہزار کئی زفر نہ عنادل نے  
یو ہنگ آیا مری کلک کی سرورں کا

چشمہ ہی کفن میں ہی ملا سبیل کا	شینہ ہی است پچاؤ توں جس سبیل کا
سدرہ ہی بڑہ سکا: قدم چہرئ کا	ہی عرش جلوہ گاہ ہمارے کنیل کا
ترتبین ہر جہیدہ ہو ستر کی سبیل کا	آشت بہان تیغ شہرہ چشم کھیل کا
زمیندہ موج چل ہی پر چہرئ کا	فلحست اپنی پیر شہرہ سبیل کا
زمیندہ ہی عصا مجھی ستر کی سبیل کا	بیانہ انوان ہون چہ چشم کھیل کا
سایہ پڑی ملک پت جو سر کی سبیل کا	اقدری ناز کی ہو نہایان خیل کبود

چین تبسم لب شیرین ہی جانفزا  
 پیچیدہ مثل موجِ گرگین دیکھ بحرِ حسن  
 دشتِ جنون میں یادِ خطِ بنسٹا تھی  
 روزِ حساب لیکھا خدا اسی توجہِ حساب  
 قاتلِ تجہی مطربِ رفاص چاہیے  
 طینت کا اپنی آبِ تواضع سی ہی جمہر  
 ساکنِ خیال لیر ہی چشمِ پرآب میں  
 ظاہر میں ہی نمازِ خدا و لمینت کی  
 ہر روز ہی جو وعدہ فردا پر خصال  
 دل لیکیا وہ سحرِ بان و ہی بات میں  
 صبحِ شربِ صبا چلا کاروانِ سہر  
 غافل جو صرف کر لیا اپنا وہی ہال  
 زنبق کی گل پہ قطرہِ شبنم کی ہی بہا

لہرایا موجہ دیکھ کی دینِ سبیل کا  
 دم ہی حجابِ چشم میں اب اس علیل کا  
 پیر و پوہِ خضر سری رفیقِ سبیل کا  
 عاشق کا خون یہ ہی نہیں پانیِ سبیل کا  
 نغمہ ہی نالہِ رقصِ پناہتیں کا  
 و مناجاہی ایک تمنا ہی تیغِ اسیل کا  
 یوسف کو شوقِ سیر ہی مایہِ نیل کا  
 زاہر یہ گھٹا ماتھی پیکار ہی نیل کا  
 فردا ہی خسروِ عہد ہی کیا تچہِ نخل کا  
 نادان چل گیا ہی فسوں میں مہل کا  
 بانگِ خروسِ شور ہی کوسِ حیل کا  
 قسمت میں غیر کی ہی فینہِ نخل کا  
 اوس گل کی ناک میں نہیں جلوہ ہی گل کا

کعبہ پہ قبضہ ہو گیا اصحابِ نبیل کا	ہی ملک لے لے جنودِ ہوس کا فرود گاہ
شاہِ خانی ہاتھ میں نذرانِ نبیل کا	زنگینِ فروں ہی شہیدِ مرجان سی لالہ
لہر آیا و آتا ہی جبے تی جھیل کا	دل ہی تڑپتا ماہی بی آبِ کھیرج

چھوٹا ہی عیشِ باغ کلیجا ہی داغ داغ

بیلوہ کہانِ سحر وہ بتانِ جمیل کا

آج او سکو یہاں خراب دیکھا	کل چسکو بجاہ و آب دیکھا
خورشید تیر سحاب دیکھا	نخ او سکا پس نقاب دیکھا
بیدار ہوں یا ہی خواب دیکھا	گھر میری وہ یوسف آیا ایدل
پانی پانی گلاب دیکھا	مہکی جو تری پسینہ کی بو
گتے ہوئی آفتاب دیکھا	اندھیر کیا نمودِ خط بنے
ظلمات میں آفتاب دیکھا	بالون میں چھپا یا یارنی منہ
پانی میں گھلا شہاب دیکھا	وہ غنچہ دہن جو کل نہ پایا
گلزنگ ہر اک جناب دیکھا	جو موج تھی ایک شاخ گل تھی

تھی پیش نظر سہار گلشن

کل وصل تھا آج ہجر ایدل

بنی یار ہوا ہی گھر جہنم

بطع شب وصل کیا بیان ہو

پر روی مین چھ جھلک دکھا کر

اوس بت کو کیا نہ رام ایدل

موقوف نہیں مت دودھن پر

دنیا ہی عجب سدا می عبرت

جو تخت نشین تھی آہند او کو ق

پایانہ نشان گو بجب رام

اوس بت کی مزاج کی خسر لا

اب منحل مراد بار لایا

چھاتی پر ساپ لپٹے ہیں

دریا مین گھلا گلاب دیکھا

نقدیر کا انقلاب دیکھا

جاتا نہیں یہ عذاب دیکھا

گویا گونگے فی خواب دیکھا

ایجان نیا حجاب دیکھا

دیکھا ترا اندھ طرب دیکھا

ہر عضو کو لا جواب دیکھا

کیا کیا نہیں انقلاب دیکھا

محتاج فریش خواب دیکھا

طالق کسری خراب دیکھا

دیکھ آقا صد شتاب دیکھا

جوہن پترا شباب دیکھا

کس زلف کاچ و تاب دیکھا

چہرہ پہ گلال رنگ لایا	غرق شوق آفتاب دیکھا
وہ چشم ہی گرم ترکتازی	مغمورہ دل خراب دیکھا
ہوتا ہی تلف نسیم کمال	اوقات نہ کراہے کھا
سیدھی باتوں میں بوٹھتا ہے	آولٹا تیرا عتاب دیکھا
تبت ہو مری سبزو دل سی آگاہ	گر آگ پہ ہو کباب دیکھا
اول منزل ہی گورتا ریک	اس رہ کا نیا حساب دیکھا
ناچار سا فرعدم کو	کرتے ہوئے پاترا بیکھا

دیوان سحر کی کل جو کی سیر  
ہر شعر کو لاجواب دیکھا

نکالی کہیں جعدیا ریل خرف کا وکھا	چلی کیا اثر دہوسی کی آگ کی مار سا کر کا
کہ روزِ مہر کی تکیہ دہر طبع قاصر کا	کہ شاخ سدرہ ہو کیونکر نشیبی طلع کا
ہی عشق زلف قد و نرس کو آتشِ خفا کا	نشیبی کچھ ہی سر و شان کم کردہ طلع کا
پچھو پچھو عشق لب و لہجہ آواز کی	دل پر آلبہر ہی گمان عفت خواہ کا

دل فرین لیکنی و چشم قن عین پرین  
 تر شکر و کیون مست ناز ہو چو بلبل است  
 بنا ہی صفحہ اک نور شد فیض می شری  
 رخ پر نور کا اندری فیض ضیائی  
 کتاب عمر فرسودہ ہی بادست آہ  
 قفس میں جسم کی روح مجر دو خوشی  
 گیا دل جانب لبر بامین مضطرب و شد  
 لب جان بخش کرتی بہن شہید چشم کو زندہ  
 منور ملک شکین دم میں تیر شہاب سا  
 ششمر کن کی شکست تو نقطہ غیرت  
 خطا کیا بہنی کی زاہد اگر صوبت پستی کی  
 کہ یہ یاد بہن تیرا انھیں تقاسمی نسبت کیا  
 لگا کرنی جو شوق خطا مرا شش کا پر کال

لگا اسباب منزل کی تو بن کر سافر کا  
 شراب تبت بلنی سی نمک کی ہو گئی سر کا  
 شمع مہر ہی جو بال ہی کلمہ مصور کا  
 بنا جرم قمر ہر ایک پر وہ چشم ناظر کا  
 کھلا جاتا ہی شیر صبا آجرا غمی خاصہ کا  
 کہ زندان ہی حاطہ چار دیوار غماض کا  
 نہایت شاق ہی خاطر کو چھنایا شاطر کا  
 چلی معجز نما کی رو بہر و کیا زور ساحر کا  
 لکھون گرو صفت خوش شید و کی خاد کا  
 بلاں بد بیان و شن بہر حلقہ و دام کا  
 جہان ہی عالم سبب میں پائید طائر کا  
 نہین ممکن کہ کیساں حکم بعد و نہ ناوکا  
 یہ اوجوش آتش کج غماضی یہ نو امر کا

زمانہ پیربان کلک تھی ساری تقاطع یونین روشن ہری نکھتیں گری سوارسی	بزرگ شعلہ جوالہ ہر سلفہ دو انک غبار راہ میں پایا اثر کھل اوجا ہر
	سنح عیب ہنر تقریری انسان کا طاہر بقا شعری کھتا ہی ریتہ کشا کا
جلاوہ فرما با تم پیچھے مہ انور ہوا رات کو بی پروہ جب مہ رخ دلبر جب قابل شعلہ روی پری پکیر ہوا جلاوہ اگر تکس مہ عارض دلبر ہوا دم ہوا آخر ہوا دل ب بخشش میں عشوہ نیازا پروہ شکر کان کا جب لکھنے کا ہام روشن ہونہ او سکابا مہی جو مہن واوی پر خار و حشت میں بھلا کہ اگل ادیں پی کی لکھت سہو میں ہن میں شید و	نور میں کتر سہاسی نیر اکبر ہوا عصہ در پروین ہونی بالامہ نور ہوا آئینہ جل جل کے داغ رشک جی ہوا آئینہ حیرت سی مہ اختر ہر اک جو ہر ہوا یان دم عسی پس داغ عمر کو صر ہوا حرف نشتر بنگنی مصرع ہر اک خنجر ہوا کب ہر اک آئینہ گریسا مہ سکندر ہوا جو بگولا خاک سی و ٹھام را مہر ہوا قامت خم گشتہ خاتم داغ مہ شمر ہوا



<p>             عقد پروین سلک بالامه انور ہوا              دامن شب و برگریبان سحرکت ہوا              اپنی جامہ سی بزرگ بوی گل با ہوا              کیا فقط ہمارا بستر پشت کو خنجر ہوا              رنگنا ہر ایک جسم زندہ کو نشتر ہوا              آب حیان پر وہ ظلمات سی باہر ہوا              موکر کی عشق میں اپنا تن لاغر ہوا              کاسہ سہ جام شیشہ قامت بی سہ ہوا              دماغ دماغ امی نہ کیا کیا لالہ احمد ہوا              شعلہ نور شمع کی پرواز کو شہر ہوا              گل و شبنم کبک بہر غنچہ پشت ہوا              جو گرا چوٹ کرستا کہش کا اختر ہوا              بار جسم نازنین کو چھ لون کا زیور ہوا           </p>	<p>             موی شربابہ لوبجلی شریا کو شوار              اسقدر ہی جوش وقت نصیحت کی کاوی              عاشق سرگشتہ تیری یاد میں انجی چہ              یاد و مرقان ہی جو ہر شب اپنی دلگوں غار              فرش محل مثل سوزن لگی کاوش سہی              برق زمان ہی سی لایعہ بنو موسیٰ عیا              جو گرا آنسو کا قطرہ ہو گیا و رنج              ہجر ساقی میں می گلگون کو سمجھ میں              خار کیا کیا گل فی کھانی تو جو آبیان              ہو گیا کافور ای خوشید رو تیر می حضور              خود فروشی پر جو آیار شک و سبب آئین              کر دیا اوس راہ فی صحن مکیں کو آسمان              ہر قدم پر مثل شاخ گل لکھتی ہی کمر           </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شانه آسایخ قاتل کو کیا زمانه دلا	بانه کا دورا گریبوی تن لا غریبوا
عکس عارض سی ہوئی تیغ ہلالی ماہ نو	اخترابندہ ہر اک حلقہ جو ہر ہوا
ہاتھ دریا میں شرارت بھی دھوئی اپنے	پانی میں آتش نشان بگھا کیسرا
بگیا لشکر شر بہ قطرہ ہر اک موج پر	شعلہ بوالہ گرداب و حباب نظر ہوا

شعر میں لکھا جو مہنی و صفت شاہ و نقار	
اسی سخن تیغ زبان کیو لہلہ جویا ہوا	

بتا تو کونسا اب تبارہ نمک آریا	کہ ہمسے شیشہ دل میں سی غبار آریا
ہر ایک شعلہ پند گھون کا ہر آریا	ہزار شکار کہ پھر موسم بہار آریا
میر جی کلن پہ جو پیل تو اسی شکار آریا	تیری مزاج میں کب سی کیا ہر آریا
نکل کی آگ کھسکی سو شمرہ ملک آنی	سرشک چشم کا منصوبہ سی آریا
صنم فی بانہ میں گدگد میان شجر آریا	جلایہ رشک سی ہر پھل کو بخا آریا
یہ سہنی چن سی اک اتل دھپکے	جو دروسری فراغت ملی بخار آریا
خیال شوخی قاتل فی کھو دیا آرام	کد میں بھی ہیں کد مہم تبار آریا

گیا مین شت کی جانب تو پیشوائی کو  
مجھ اور ٹھکانی جو غیر نسی گم محبت  
تصور رخ گلر و جوباغ مین گذرا  
کیا جوباغ مین گلکشت کو وہ سہوئی

جنون کو ساتھ لی تیس کا عبا ر آیا  
سین ہی لائق محض یہ دلفکار آیا  
ہر ایک پھول نظر مین پسان خا ر آیا  
چمن لی طبعی سبق زرنی نہشت آ ر آیا

تمام رات بھر تنگ ریا ر کیا  
سحر ہوتی یہ نہ اب تک ہمہ عدا ر کیا

چشم سی کیون نکمرین خون جگر ہم پیدا  
تیغ اویس کی بڑھ مین جو کری خم پیدا  
اشک شورا ب جو کری دیدہ پر خم پیدا  
تیغ الفت ہی جگر ریش ہو ہی ہم پیدا  
صاف ہی گایہ مولو دسی جو ہم پیدا  
اگر دیش چشم سی کیون غمہ اور ہو تیہ  
نسر کو ہر تی قامت زون مین بہت

پھر بوا تیغ کفت ماہ محمد م پیدا  
ناز خونریزی کی جو ہر کری ہر خم پیدا  
کعبہ ہی کوی جہنم اوہین بندہ خم پیدا  
غم لی ساتھ جو ہو پیش پادہ خم پیدا  
کہنی مرک صد افسوس ہی ہم پیدا  
جسب چرمی سان پہلوا تو ہو دہ پیدا  
پہلی کر لی رویش ناز و خم جہم پیدا

عصیت تہ تو ایمان ہی نہ ہو غیث اب  
 جان ہی نہ لطف کی خلق نہ چین کی بھی گشت  
 غیر کی گنجین بزم میں شہر ہی مشغ  
 خوشی تیغ نغافل بہن لکڑی حراج  
 کشتہ مشر میں نہین اک بت ترسانی کا  
 لب بخشش میں بقدر حجاب آلودہ  
 کسطح مجھسی محبت ہو پر زیا دون کو  
 کہا مقابل ہو تری چہرہ نورانی سے  
 جس سرشن سی جو او میں کی نہی لطف دہانہ  
 کیا کہوں حال شب کسل کی کوتاہی کا  
 خاتم و آئینہ و جام سی باقی ہی نشان  
 سرکش سن لو زبردستوں کا آخر کمال  
 رزی کرتا تھا کل نہی کو چویند زمین

کون پازہر کوچی جو نہو سہم پیدا  
 مہرہ مار میں افنی کا ہو سہم پیدا  
 چکی جلنی کو نہوی شمع صفت ہم پیدا  
 یہ وہ ناسور ہی جبکا نہین ہم پیدا  
 چاہی خاک سی ہو سچ ہم پیدا  
 بات اولی ہی میسی سی ہو میرم پیدا  
 آگ سے خلق ہر وہ خاک سی آدم پیدا  
 حسن صورت تو کمری تیرا عظم پیدا  
 شب یلداسی ہو انیرا عظم پیدا  
 چاند سی پہلی ہو انیرا عظم پیدا  
 نہ سلیمان سکندر ہی اب جم پیدا  
 سوچ اس بات کا ولیدین واکہ ہم پیدا  
 آج ہیہات نہین تربت رہتہم پیدا

<p>شونجی چشم پر زادی وحشت مین جو یا  جلوه گر چاند مین تاری هووی الله  کیونخ اسی جان جهان تو هو غز دل خلق ق  کلا نقاش جهان کای تو نقش ثانی م  سپهر حوادث دل پرواغ رما سحر  شاه لولاک مین یون علت غائی جهان</p>	<p>اپنی سایہ سی بھی صحرائین ہوا دم پیدا  رخ پر افشان ہی ہوا اور نہی عالم پیدا  مصر خوبی مین ہوا تاجہ ساحلین کھینچ پیدا  نخز کیا ہی ہوئی یوسف جو نقد پیدا  کیا عجب خاک سی نیوی ہو پھر پیدا  جسطح لفظ ہو معنی سی بہت دم پیدا</p>
<p>ای سحر رتبہ احمد سی ہی نسبت کسکو  پہلی چرینہ بظاہر ہوئی دم پیدا</p>	
<p>پانی کی طرح سی نہ اسی راگیان بہا  ہمراہ اشک آہ دل خون چکان بہا  اسی چشم تر زمین بہا آسمان بہا  کیا آب و تاب ہی لمحہ بزدان یا پر  سنگ کی طرح زن سر شکت در یابی چشم سے</p>	<p>قائل تری شہید کا خون گداز بہا  کیا راگیان بہا بنی یحییٰ ان بہا  پست بلند دیہہ کا نام نشان بہا  سوم لعل بی بہا بین یحییٰ کی لالی بہا  مثل حجاب بکھر پھر سے آسمان بہا</p>

تشبیه کیا تر می رخ روشن سی دیگه  
 طوفان نوح ابر شرمه می ہی خوشن  
 بوی خوشم سنج گلچین مری ست پایا  
 و هفتی جوزاف غالیله بلورنگانی  
 نوح یل اشک مین ل پرتاغ کی شمع  
 بی آبر و کبر تر می انتون کی آبغی  
 رونی جو بچوت پست کی پانگی پایا  
 بسال بجا آیا آنکھ سہی نسوکل پڑا  
 گنتہ مری پست لین کلام درست  
 ابو مردمان چشم

سویج مین ہی کمان یرضیا او کمان  
 آنسو جهان وان ہنوی یا دیوان بہا  
 سفاک آج خون کی توندیان بہا  
 عنبر بنا جو کف سر آب وان بہا  
 جھسی چراغ دین سر آب وان بہا  
 در پانی ہو کی شلالہ صفت ہر جان بہا  
 فیض قدم می شست مین پیرہ ان بہا  
 لبر زہر پو چکا تو چھکاک کر گنوا ان بہا  
 دیتا ہی جوی خون دم تیغ زبان بہا  
 تمنے تو اپنا آب ویا خانمان بہا

طوفان نوح دہر مین پیدا ہو آسم  
 آنکھ مین سی میری اشک کا دریا چہان بہا

مور و نیچ و بلای نگہانی دل بہا

بست چشم و کاکل دل پر پائل ہوا

عشق کا شام کی نہ فریاد تھی مگر حسین کا	باعث بیخ و تعلق کھینچو نہیں یاد دل
کر کی بے غل خاک پر ضیاء تھی چھوڑا مجھے	صدید لاغر تھا نہ میں قہر لک کی تاباں
بہر کسب نور او سن خسار عالم تاب	پہنچے غور شید و شل کھنکھانے پر
اشک کی جابہی ہو گرا مٹی گان بھی	لکڑی مگر مٹی خنجر لہری کی سحر
ہی خرابات جہان مہمان سر آگاہ	ہو شکاری او مٹی کی پناہ تھی غافل
آ کی دنیا میں گناہوں پر بھرا دامن حص	جز نداشت خربز مٹی ہی کیا حاصل
قتل کرتی ہی دا کر دیتی تھی سفاکی	خون ہی نگین بات تھو دیکھنی نہ حاصل

گالیان میں شکرین لب فی ترش مگر تھر  
کیا مزہ ہی ایک بوسہ کا جو دین سائل ہو

لکھون گرو صفت سکی وہی روشن کی تجلی کا	وہ ترش خوش تھی لیکن لہریاں
پڑا ہی عکس آئینہ میں کس برق تجلی کا	کھنکھاتا میں جلوہ تھی سی آہستہ کا
تیار ہی ہر اک ویزہ ماہ نویسی تجلی کا	مختصر فرغ مہر عارض سی ثریا بنگیا لیکا
ترش ترش کو ہر اک ملیج شکرین لب	نیکو بین بن نہشت کھنکھاتیوں میں

چہ جگر و طرازی کیا جو کج طبیعت کی  
 تماشی کی لہو لہو کی نکھین بنانی ہیں  
 صوفی زین چھایا چھوٹکی رپک کی  
 بر سر تن نگہ کا کات چب بر منہ یا او  
 چہ افشان بنی کشتی کی ابرو خمیدہ  
 شکل سکتی نہیں ٹھپتی تہیابی کی حلقہ  
 شب یکشت قوت بانگزا ہی جبین تیر بن  
 گھر کتہ ہو والی کی عوض کیا فیست  
 تواضع کوئی ہو اہا جہان اوج بڑھتا

سخن اعجاز اثر ہی ملک بین بانی کی  
 بندہ حاتم لطف سی لطیف چھوٹکی تلی کا  
 گل میں لطف ہی صہ ہامی گلگون کی گلابی کا  
 اسی ڈورانہ سمجھو گل گاہی منہ سر ہر کی  
 ستارہ چاہی جو ہر ہواس تیغ ہوا کی  
 کہیں گردانہ ان نہ سکتا ہی ٹپکی کا  
 ستارون پر گمان تہا ہی مجاہد خیم کا  
 طریقہ ہی ہی ایجان عاشق کی تسلی کا  
 سب جھکنا نظر آریا نہ نو کی ترقی کا

مشہد ل کو کرتا ہی سحر سرکہ و نبال  
 سری ہی تاو کن لہو کی پھل ہی چچی کا

ساری زرات افکارون پر چھ لٹا تھا  
 خاک میں ملا یا تھا کانٹوں پر چھ لٹا تھا

خونہ سحر فی تجہ بن کیا قلق دکھایا تھا  
 سر نہ سامرہ فی شب ہر گل کھلایا تھا



عکس روی روشن سی کیا فرغ پیا  
پنجه خنجر بسته بازه رنگ لایا تھا  
شب جو رو روشن پر کیو نکا پیا  
رات ورو دوری فی استعد پیا  
شعله روجوستانه سجایا  
صبح تک چمکی آنکھ شب جو تونہ پیا  
لب پہ پان کا لاکھا شوخ فی جمایا  
آفتاب چہرہ کسنی شب کھایا تھا  
غواب میں لیخانی حسن یہ نپایا تھا

آفتاب قی فی جامہ کو بخت یا  
زخم کی طرح ہدم خنجر کی ولایا تھا  
ابر فی تہ اس چاند کی لایا تھا  
جوش بقراری سی دم لبوای پیا  
شمع کو محفل خشک سی جلایا تھا  
بخت خفتہ فی مجکورات بھرکایا  
وانع لالہ فی گل فی خار شک کھایا  
چھتے پھر قی تہی تار می فی پینہ پیا  
مثل تیری یوسف کی حسن فی انبیا

عبرتم سے دل پر کیشون کی چھایا  
چشم جام میں ساقی خون می بھرا تھا

اکرم نق نزاری پردہ وہ مہر میں ہوتا  
روان کچن میں گہ وہ نازنین شریکین ہوتا

تو باک خانہ اوسکا شک چنچ چا میں ہوتا  
بجا کو کی طرح پڑم وہ نخل راہ میں ہوتا

مری کہ چہ بزمین کرد لبر از می ہشتین ہوتا  
 چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ  
 سوزی را دل جو لعل لب سنی کھلاتا تو ہوتا  
 فرات چہ قراران ہی میمای مریضیاں  
 کتان آسا گریبان سحر کی ٹکڑی ہو جا  
 صفت میں خیال شب لکھ ہا چہ چہ ہون  
 میں لکھتا حال اب سنگدل کی سخت گونی  
 کوئی شب ہی عشق کی وہ خوش لکھ لکھ لکھ  
 صبا شبت کی ہو اگر چہ میں تیری چہ چہ  
 چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ  
 دل بی عشق جسکا کیا ہوتا ہوتا ہوتا  
 انہی میدان میں سخت جان ہر روز ہوتا

تو کار سیکو بھلا میں تجا زار ہر چہ  
 دہم شمشیر زبان ہر خطا چہ چہ چہ چہ  
 چہ گرتا قطرہ اشک شمع کا در شین ہوتا  
 ہماری درو سی اقص نہیں ہوتا نہیں ہوتا  
 جو محان غریبان شام سی ہر چہ چہ چہ  
 مری شاعرین کس طرح دخل نکتہ چہ چہ  
 دوات بیضہ فولاد و خامہ آمین ہوتا  
 مجھی شبت مصیبت غیرت غلہ برین ہوتا  
 یقین ہی ای گل زرد روی یہاں ہوتا  
 جو غیرت سر کو ہوتی تو پوچھو نذرین ہوتا  
 شربت اس گھر کا بیت لکھ لکھ لکھ لکھ  
 مرا گھر لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

خدا کو ای سحر مٹی انھیں باتوں سی چاہنا

که چاہا او سکا ہوتا ہی مرا چاہا نہیں پتا

مقصود یہ کہ آج جو دلمین یار ہو پید

حدین گر خیال کیسے دلدار ہو پید

ہو این خاک جگر عشق میں اس آتشیں

جو روی شمع و کا مجبور و نہیں خیال کی

وہ دوہری بات کہتا ہی ال صلیح جس

جو منصور نگاہ است کی آنکھوں کی طیر و جا

زبس ہی ان کو یاد چشم جانان کیا تعجب

میں دیوانہ ہوا ہوا اس کی چشم سیر گین کا

لب نہ تم مناسی صدا تکبیر کی آئے

دل پر داغ و چشم ترا اثر اپنا جو کھلا

سحر ہو میں کہ میں فوری ہم تیرہ بختوں کی

وہ چرخم ہوں راوہ گر کر و قیام کی

گری جو شک کا قطر و شہار ہو پید

فرشتہ قہر کا پر شش کوشش

عجب کیا خاک سی میری جو ہو پید

جگہ سی شعلہ دل سی آہ آتشا ہو پید

کہی تو اریدا اہو کلبی اسکار ہو پید

ہر اک موی شہرہ نظر و نہیں مثل دار ہو پید

حد پر جامی سبزہ نرگس ہمار ہو پید

غل و زنجیر سی کہو نکو نہ بھنکار ہو پید

جو وہ مجھ سے ہوا ہوا ہوا ہو پید

کہ میں نہر نیلایان ہوں کہ میں گلزار ہو پید

اکہی بام پر چل دی کہ میں لدا ہو پید

لب ہر خم سی آواز استغفار ہو پید

<p>عقدہ حل کرے نایاب سبکی تختہ بین چاکر          آہنی کی کمی بھی دیتی دیکھو ننگ کی          تھوڑی سی دھاتوں کا شوگر لبر کی دھن          تصور رہی کلر و کا جوائی باغ میں          تصورات کو اوپر لہر کا دلیں گرائی</p>	<p>جو رزم عاشقی کا محرم اسرار ہو پیدا          جو دل میں دس رپی کی جھڑپا رہو پیدا          نہ پھر قطرہ سی او سکی گوہر شہوار ہو پیدا          رگ گل میری نظر و غیب بیان خار ہو پیدا          ہر اک سینہ کا روزن صاف اختر وار ہو پیدا</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کہا ہم آرزو دین امی سحر سبکی لائین  
 ہمارا کوئی بھی عاشق جو غیرت ار ہو پیدا

<p>حسن ترا امی صنم رنن امی اسی          چاک گریبان ہوا قصہ بیابان ہوا          جان پہ صدمہ ہوا حال پشیمان ہوا          دھن شت جنون سطحہ عمان ہوا          حلقہ ہر مونی سر کن جوان ہوا          سطحہ و تلمزم مرا گوشہ دلمان ہوا</p>	<p>عشق پہ پہنچا پند بہ اک گہر و سلمان ہوا          شور بہاراں ہوا جوش کاسمان ہوا          زلف کا سودا ہوا آباد یہ پیا ہوا          ہی غم فوجت فزون جوش پہ اشک ہوا          حلقہ جنون کی گھڑ بال ہوی سب ہوا          دور جو تجھی چشم سی وریا ہوا</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سر چھی نگہ تیری یا کرتی ہی بچھی کا  
 بدری رخ شام بلبل طوق گریبان بلال  
 جسم ہوا ناتوان طاعت خدیش کمران  
 عاشق رشک چمن تھاجوین خستہ بدن  
 یاد و خط و زلف کی باغ میں جب آگئی  
 دانتوں سی سی شکمل در شمعین ہنر  
 مدحت ہر جبین کی جو رقم ہر کہین  
 وقت سخن جب سی گوہر و دمان کھلے  
 مصرعہ برجستہ تھا قامت معزوتان  
 تجکو بھلا تا ملتین کی حاجت ہی کیا  
 زلف جو رخ پر گھلی شلم نمایان ہوئی  
 جسکو نشانی تری ملگنی زکنت تری  
 تیر ہی جدائی ہی شاق و دشمن جان شدنی

دل میں نہیں کہ ساز ملک و مکران  
 کوکب صبح جمال گوی گریبان ہوا  
 طوق گراں سی گراں طوق گریبان  
 رنگین ہر داغ تن لالہ لہان ہوا  
 خازن نظر میں مری شہل و ریحان ہوا  
 لب سی تری منغل لعل خیشان ہوا  
 رشک سپھر برین صفحہ دیوان ہوا  
 رشک سی تار سی جلی نوید ویشان ہوا  
 سر و چو تجکو کما خلق کو زبان ہوا  
 خلق کی آئی قصا جبکہ تو عریان ہوا  
 رات عیان ہو گئی مھر و پنهان ہوا  
 رتبہ میں وہ سی پری شک سلیمان ہوا  
 تجوسی ہوا جب فراق ہو چکا سان ہوا

شک و گل بهی کال غیرت سنبل پیل

دست خوابسته بر عیسی پری بی نظر

نخ سی جو پرده او کھا چاند ساچره

آبله تا قطره زن مین جو خوشه تین

تونی کیارخ نهان مجھ پر گرا آسمان

دیکھ کر ای گل تجھی غنچون کی کھل گئی

حسن کلمہ سوز یار کرتا ہی دل مرا غدار

جنبتش پاکی صدا دیتی تھی مردھی طار

جلوہ شمع عذاب کہ ہو آتش کا

دیکھ کی ہو تجھ کو دنگ بعت چین رنگ

ہو گا چین با پیاں جب تو خرد امان ہو

پنچہ شمر کان مرا پنچہ مر جان ہو

مثل کتان صبح کا چاک گریبان ہو

غیرت صحن چین دشت کا دامان ہو

تا ہی بی آب سان خاک پر غلطی ہو

بند مری سامنی مرغ گلستان ہو

آنکھ ہوئی جب چار جاں نقصان ہو

غلغلہ خشر او کھا جب خرد امان ہو

دیکھ کی پروانہ وار دل مرا عزبان ہو

حسن خط و خال مرنگ نہر امان ہو

صبح وہ رشک تو او کھ گیا جب سحر

چاک بزنک سحر اپنا گریبان ہو

آفتابی لپی خورشید برابر کھلا

مہریش گھر سی دم صبح جو باہر کھلا

دوست سمجھی تھی سو دشمن سی بدتر نکلا	دوم چاخش مسیادوم خنجر نکلا
اوسکی آتی ہی حسین چھپنی لگی چارٹر	تاری معدوم ہوئی مہر منور نکلا
جب مقابل ہوا اون چاندنی خیارون	ماہ اک لریک شتاب سی کستر نکلا
سنکی آمد تری پھولانہ سیلا عاشق	صورت حکمت گل جادہ سی بابہ نکلا
ایک دم بھر کی ملاقات میں کیا کیا	کوئی ارمان نہ اسی خوش گم نکلا
کس قدر فطری ہی تری می عد غلام	کھلی آنکھیں نہن دم تن سی جواہر نکلا
وتم باپیر کیا پوسہ کا قاتل سی سول	یہ سخن اور زبان سی تر خنجر نکلا
ہاتھ قبضہ تمکاتی ہی تہ ہنس نکلا	نیچو میسان سی قاتل کا بابہ نکلا
کھا گیا بات کو حیلہ سی وہ بکلائی کی	وعدہ وصل منہ سی کجی بابہ نکلا
وسعت رحمت خالق فی کیا پاک حساب	حشر میں میری گناہوں کا جو ذوق نکلا
میں تو کیا خیر ہوں بہرہم فلک کی ترکی	تیری کوچہ سی جو نکلا بھی تو دیکھ نکلا
یاد مرگان فی تری جان لی میری اتو	رگ جان پر جو پڑا ڈوب کی نشتر نکلا
پایا احمد فی ید اللہ کا ہدست او کو	ہاتھ معراج میں پردی سی جواہر نکلا

اسی سحر نقطہ پر کا کی صورت مہر

یہ قدم دائرہ عشق سی باہر نکلا

روتی روتی چشم فی طوفان بپا کر دیا

جلوہ رخ فی ہر اک موتی کو مارا کر دیا

دل کو وحشی ہو مجھی پابند نہو کر دیا

پان کھا کر سرخ ہر دندان بپا کر دیا

غنج لب فی حین کانگ پھیکا کر دیا

سرخ تر بار کلم سی لب نازک ہو

دل ہی سحر بکیر ان عشق کامل محیط

پڑ گیا شیریں اکی جانب نوشین کا عکس

ای طبع اتنی ترش روئی تری لچھی نشین

حسن گر اللہ فی تجھ کو دیا اسی گلبدن

جو کوئی آیا تو اپنی کھانی عشق کی

ابر دریا بار کو پانی سی پست لاکر دیا

عقد در کو غیرت عقد شریا کر دیا

چشم افسون ساز فی کیا جانی کیا کر دیا

تو فی اسی ناقہ زوان بوئی کانو نکا کر دیا

سیوتی گل کو کیا لالی کو گیندا کر دیا

سایہ زلف سپہ رنگ سیلا کر دیا

قدرت حق و کیسنا قطری کو دیا کر دیا

لیتی لیتی ہاتھ میں لہو شو میٹھا کر دیا

زندگی سی جی ہر اک عاشق کا کھٹا کر دیا

شبل ملی عشق میری نال میں پدا کر دیا

تمنی مجھ کو اپنی بگیانی میں سوا کر دیا



هنوز کیم زنده دل مرده مرا کایاتین	تمنی این بنوشتون سی اعجاز میسج کردیا
اسقدر رویا مین دیوانه فراق چشمین	دشت کو غیرت ده و اماں دیا کردیا
کالی کالی اپنی آنکھوں کچھ لکھا کرد	تونی ای خوش چشم آہو کوچکا داکر دیا

محبوب الفت مین نہیں دنیا وافیسا کا ہو  
ای سحر کنایا جانی وس شمع فی کیا کردیا

محفل یار مین جانا نہیں کسان ہوگا	وانع جب سر عیان شمع کی عنوان ہوگا
سرخ جو اوس ماہ کا پر و سی نمایان ہوگا	اپنا مانند کتان چاک گریبان ہوگا
اپنا بی برگی غربت مین سیان ہوگا	خضر ہر شجر سبز بیابان ہوگا
ہم جو روئنگی تری وسطی ای شکست	جوش گریسی عیان نوح کا طوفان ہوگا
مست الفت می پو کی طرح ہوگی آ	خطی خس پوش جو چاہے نشان ہوگا
منہدی ہاتھ نہیں اگر اپنی لکائی تہ	تیری گردن سپنم خون سمان ہوگا
حشر مین لوگ عوض جاہوری سچا	ایجنون ہاتھ مرا تیرا گریبان ہوگا
سرو سچھینکے زانی میر تیار آ	تم جلوگی تو عیان حشر کا سامان ہوگا

<p>ریشک یوسف جو مرا مصر میں جا  زور تیرا جو سلامت ہے جنوں کو کار  کب تک عہد شکن درگاہ تیرا غیر  دیکھ پائیگا نہ مجھ کو فی شمع قاتل</p>	<p>مشرقی مثل نہ لینا مرگن خان ہوگا  چاکل ان باہوؤں کے دامان بیاہن  وعدہ وصل وفا بھی کسی عنوان ہوگا  قتل کر کی تو مجھی خوب پشیمان ہوگا</p>
<p>اپر وہ ایرمین شرما کی چنپی گئی بجلی  ای سحر برق صفت یا جو خندان ہوگا</p>	
<p>گند زلف تین ل ترک شہسوار بندھا  جوش تب تصور زندان ہماں یا بندھا  رولا یا آپ نمی سویت کھاک کی دیا  سنا ہی یوہین راق میر شیب تر  کھوی فراق میں چکا کمر سی بھر سفر  کہان کہان نہ گئی فک آہیاں چا  قصو عشق کرو غوا یا نیزادو سجھے</p>	<p>مبارک آپ کی فراق میں شکار بندھا  بندھا جو گوہر مضمون آہ آہ بندھا  کھلی جو جواب آکھ آفسو و کھار بندھا  نہ اس کتاب شیرازہ زینہا بندھا  ہزار بار کھلا اور ہزار بار بندھا  کمر کا پار کی مضمون نہ ایک بار بندھا  کھڑا ہون پر سی مثل گناہ کار بندھا</p>

کیسی ہمسی نہ برآئی بعد مرگ مراد  
اچھ چلہ پھر نہ کھلا جو سہرا بندھا

فراق یار میں ٹوٹا نہ صبح محشر تک

سحر چو شب کو فزنی آنسو نکاتا بندھا

تقصو تھا چو شنب ان شک شجر تاج کا	یہ خوش آ یا ہین خشک فی کرنا کوکب کا
و کھاؤں گے میں جلوہ آفتاب شام کا	لقاب چہرہ خیر ہو گیا بن صبح کا و کب کا
وہ مفضل میں جو آیا حبیب چینی لگی ہر	قدم کب مھر کی آگی رہی تاج کب کا
وہ مہ گھر سی نکلتا ہی نہ مین قطب	منجم کسطح قائل ہو نہیں سیر کوکب کا
نہیں قطعی مسمیٰ کی رخ تابان جہان پہ	منجم دیکھ جرم مہر میں جلوہ کوکب کا
کر دیکھا امتحان میں اپنی ورد لبر کی انکا	کوئی مجھ کو سکھا دی قاعدہ مطالب کا
زحل غیر سیہ شتری ہ ماہ تابان ہے	اثر ثابت ہی سعد و نحس ہی اثر کوکب کا
سماصل ہی شیطر پنج کی فرین بدیت	کبھی مغلوب بھی نہ نظر آیا ہی غائب کا
ہمارا نام لکیر شعر ہن ہل نہ بان کہتے	صفاء ہن تگ گیا شہرہ ہاری نہ صبا کا
خدا آسان کر دیتا ہی شکل اپنی بندیا	وہی ہی مرد جو کرتا نہیں شکر نہ نوب کا

نه کیون مضمون عجائب ہوں نہ فکری

سحر بندہ ہوں و سکا جو کہ نظر عجائب کا

رخ منور جانان تہ نقاب رہا	ہمیشہ ابر کی پروی میں آفتاب رہا
ہمیشہ آتش فرقت سی دل کباب رہا	بہان نبض تب غم سی اضطراب رہا
ہمیشہ زلف کی سووی میں تیج رہا	پہنسا بلا میں دل خانان خراب رہا
شب وصال بھی لو بہت بات کی کافی	اور ہر تو خوف رہا اوس طرف حجاب رہا
نہ جب گناہ کا یار رہا ہوا تہا	رہا مدام یہ ست تا شباب رہا
رہی مدام عنایت قیب پر اوسکی	ہمیشہ یار کا میں مورد عتاب رہا
میں بی ثبات ہا یوں محیط عالم	کہ جیسی سحر میں غم بھر کوئی حباب رہا
رہی ہر کائی ہونی سرور و کسوت	غضب یہی شب وصل چھی رہا
شب فراق میں تڑپا کیا میں تیز تر	پرنگ پارہ سیلاب اضطراب رہا
پڑا نہ چین جوانی میں بی چینوں کے	مرا شباب مری جان کو عذاب رہا
ہمیشہ علم محبت ہی کو گویا تحصیل	بعل میں دانی ہوئی عشق کی کتاب رہا

دکھایا گل ترکو جو اونسی پھول سانخ	دو فور شرم سی گلشن مین آب لب رہا
نظر جو آگنی لبہا سی سرخ یار او کو	ہمیشہ خون جگر رشک سی شہاب
بہشت مین بھی والن ہر باب کی	تجھی شراب سی کیون اہد حقنا

سحر نہ کیون تجھی عادت ہو خاکسار کی	
انزل سی بندہ عشق ابو تراب	

کیا موزون جو او سر و قد کی تھو	ہی شک سو ہر مصرع مری شہار موزون کا
نقاہت بدن غریب سیاتی مری فہتون کا	کہ رشک برا وہی سایہ ہی شاخ بید مجنون کا
پریر و تیر مری یونانی کی اپنی انون دھن	کہ ہی خیر کی کر لویں پہ عالم چشم چرخ کا
بنا ہی میکدہ ماتمکہ ساتی گلرون	صدای قافل مینا بنا ہی نالہ محزون کا
دل خم جوش مین ہی تی ہین ست جھٹی	می گلگون کی ساغر پہی عالم چشم چرخ کا
ہجوم گریہ سی اک نوح کا طوفان بایں	مری آنکھون پہ عالم ہو گیا جیو جیو کا
مری الفت کہ آنکھ کبھی نا تو جوسیلی کا	عبار او ٹھکے پس سہل چلا تربت ہی مجنون کا
کسی لیلی ادا کی عشق نہیں مری ہی جان مین	مری تربت پایہ چاہی ہی بید مجنون کا

<p>بسر ہوتا ہی بن گیا وین دی منور کی  اگر زکشا ہی تھاری چشم تھان سے  پیر و تیری لعلوں کا بچن ترامی سے  جو تو اوشہ سو حسن آتا ہی مری گھر تہ</p>	<p>تصویرات بھر رہا ہی اسکی لکھن کا  صنوبر میں پتا ملتا ہی کچھ چھ قد بود  پریخوانوں نے گوا کر بہت حجاب بہت بھو  مہ نونعلن تباہی نہیں پر تیری گلگون کا</p>
<p>یہ سحر حق فی کیا ہی صفت اسکی چشم و ابرو کا  کلام اللہ میں آیا ہی مسورہ صا و کا فون کا</p>	
<p>قرابہ بچرین امی شک مہ ہین کب تھا  خوشی کا ہجر میں سامان بن آکی کب تھا  ہر ایک سی شہرہ نگیار گ یا قوت  بچا لیا لب بچش کی تصویر بنے  لکھی ولای علی سی خمیر ہی طہینت  کھسایہ نور قر جبہ بی نقاب ہوا  ملا گلی سی نہ انسوں مہ مہ خوبے</p>	<p>کہ رات بھر شرفشان ہر ایک کب تھا  ہلال عید ہین شک نش عقرب تھا  روانا ہجر میں خون یہ تصویر تھا  ہمین فراق میں جینی کا آسرا کب تھا  ازل سی اپنا دان میں نہ شہر تھا  کہ جرم ماہ پہ سب کو گمان کو کب تھا  نہ عید کو بھی بریا چول مٹا تھا</p>

تو لکھنؤ پہ گمان سوادِ شمش تب	وہ ماہِ بام پہ جب بھجیا آتا تھا
کہ نورِ صبح سی روشِ غبارِ موک تھا	سوار کون ہوا چاندنی کی سیر کرتا
ہجومِ دروہی حال اپنا ورنہ بید تھا	امید وصل پہ کافی ہی ہجاری کی
چمک میں ہر دردِ ندانِ مثال کوک تھا	بسی فی شبِ یز یا حسنِ شکست کو

میں اوس سدرِ سل اول کا ہون سحرِ ملاح  
کہ جبریل میں جب کا طفلِ مکتب تھا

جسمِ نزارِ رشتہ بستہ بستر بنا دیا	ایسا پ فراق فی لاغر بنا دیا
ہر شکِ آبدار کو گوہر بنا دیا	رویا جو یاد کر کی میں ندانِ صاف بنا دیا
گلبرگِ ترکِ لالہ حسن بنا دیا	رنگِ سی سی سرخ لبون کی ہونی بہا دیا
دل کو سپندِ سینہ کو مہر بنا دیا	اک شعلہ رو نگار کی سوزِ فراق بنا دیا
کیا دل غرورِ حسنِ پھر بنا دیا	اوس بت پہ کچھ اثر نہ کیا اپنی آہ نے
ہجرِ صنم فی آہ کو شتر بنا دیا	کرتی ہی کاوشینِ بگ جان سی لہجہ
جس کی کہ میری ترک کو خنجر بنا دیا	خونِ جہان کی خنجر کو ہی اوس سے باز پڑا

<p>نہا قی فی اپنی ہاتھ سی منجہ جو رہی تیرا  ای گل خیز زمین تیری رخ نورش نے  سودائی اپنا کر کی تری گیسو دل بیا</p>	<p>ساغر کو آفتاب منور بنا دیا  سویج مکھی کو چھ منور بنا دیا  شبہا می تار کا مجھی جو گز بنا دیا</p>
<p>جس کو سحر کیسی کمر کی فزاق فی  تار نظر کی طرح سی لاغر بنا دیا</p>	
<p>تیری ہر ہوی شرکان اوس بت خور کا  ہی جہان یوانہ بوی زلف عنبر بزر کا  کیونچ ہر دم ہو سمن حسن جان تیر  یار کی لبہا می شیرین کا ہو اج نشی  وشت کو جب بین ار تو سن وشت گیا  عمر بے بعد مرگ خاک عاشقان برباد  بسکہ کرتا ہی وہ قاتل زوشت قتل عام  عشق شیرین میں کیا کیوں اک پوتیشہ سی قتل</p>	<p>ابر و خمدار میں جو ہری تیغ تیر کا  صید آہوی ختن ہی دیدہ خونیز کا  سایہ زلف یہ میں ہی چلن مہمیں کا  خون فرقد میں ہوا دل خسرو پرویز کا  خار صحرایں اشر پیدا ہو آہیں کا  توسن جان نہ کر آہنگ حبت خیر کا  میان میں خیر نہیں ہوتا کبھی نریر کا  کو کہن فی سر نہ پھوڑا خسرو پرویز کا</p>



<p>۱۔</p>	<p>یاد چشم مست ساقی کی جو ہستی ہی بحر چشم گریان میں بیچ عالم سا غریب نریز کا</p>	
<p>ہاتھ موسیٰ فی جلا کرید بیضا پایا جسنی پایا تجھی اوسنی تہین کیا کیا پایا غنی لکبا نہ وہن ہمئی شکفتا پایا واہ قسمت فی عجب عشق کا تابا پایا نہ مگر کوئی حسین دہر میں تبا پایا دل کسی کا خم گیسو میں جو لٹکا پایا جامہ می ہاتھ ساقی کی چھلکتا پایا</p>	<p>”</p>	<p>کسنی بی بیخ رہ عشق میں تبا پایا پائی جان روح ملی ہو تجب لاپا پایا لاکھ غنچی ہوئی گل باغ جہان میں لیکن ہی تصور جو در گوش صنم کا او کو سیر کی ہمئی خرابات جہان کی برون اگیا دھیان مجھی اپنی گرفتاری کا کیون خوشی نہ من میں صبرت سا خندان</p>
	<p>اسی سحر پائون ہ عشق یان ہرتی تو میں آپ جان کا منے اسی راہ میں کھٹکا پایا</p>	
<p>کہ جسکا ایک شعبہ تھی پنا مزع سہل کا پری سر پر مری سایہ اگر شمشیر کا</p>		<p>شہجیان جان میں نشید ہی نئی لکا زیادہ ہو مجھی وہ سایہ بال ہانسی کی</p>

سجیان چکا دیتی کاسنین ہی گرد چہ	مہ نو دیکھ لو مالہ بنای ہ ماہ کامل کا
تماشا کر چکی تو اڑہ خون شیدان کا	ٹھہر کر کوئی دم تو دیکھ ہی تب قصہ سہل کا
نشانیہ تیر غیرت کا بنائی نگینہ نکھین	مشک ہی اسی ہی دیکھ لو بادام کا
جلون میں پہنچتی تلک وہاں ہی	غیبی ہی شک آتا دیکھ تہ حسن محفل کا
جہاں پانی نہ کیونکر عشق کسٹنی عاشق	فزون ہو تا ہی سر کسٹنی حلوہ شمع محفل کا
ہوئی منظور کر اش جو گھر کی آئینہ کرو	لگا یا اپنی گھر میں آئینہ او می منی ل کا
میں بہنسا ہوں اوس گل سی بنا دو کرنا	نظر آتا گلشن میں چکنا چبنا دل کا
ترسی چاؤ فتن میں کیا ہوں ان عا	تو مجھ کو یاد آ جاتا ہی قصہ چاہ بابل کا
جگہ سوئی کو پائی ہیں بھی گنج شہید	مری سر پر یہ احسان کیا شہید قتل کا

مقابل زبان کیونکر نہ ہوئیں فکر صاحب
سحر دیوان میرا شک ہی دیوان بیدل کا

پلائی گروہ گل گلشن شباب شراب	ہو بویں شک وہ نکمت کلا شہر آب
خوش آئی فرقت ساقی میں کیا کلا شہر آب	گزک ہی سخت جگر ذل کا خون شہر آب

وہ رشک مر جوئی کی بھجی شرب	تو موج باوہ بنی برق آفتاب شرب
یہ دو چشم صنم میں مانہ ہی سرخوش	کہ پی ہی میں بھم رہا شرب شرب
چمن میں جوش گل سبزہ ہی لب جو	ہوا او ابرہی لاساقیا شرب شرب
جوست افست ساقی میں قیامت	او ٹھینکے قبری کستی پوی شرب شرب
وہ ناہ نشہ میں شب ہو گیا خفا ہی	ترا برا ہو بس ای فانیان خراب شرب
نیشی میں بھی گملا ہی شوخ کا دل	کہاں فراج کا کرتی ہی انقلاب شرب
ہی عکس عارض خورشید و اساقی سے	پیالہ برج شرف شک آفتاب شرب
سمجھتے ہیں اوسی بہتر ہم آب حیوا	جو تیری ہاتھ سی ہو پارہ بستیاب شرب
جولی وہ دست خنائی میں نشہ می کو	تو عکس عارض گملا ہی سے پشما شرب

جوست الفت آل نبی میں او کو سحر

بروز حشر ملائیکہ پوتراب شرب

ہی دم اورد دم سر ہو وقت کی

قلم شرباز کا گرد و بان وقت کی

بسکہ یاوزلف میں ہی طاغوت کی

تسی شرفشان جواہر شعلہ زافرت کی

۲۵  
سین میا ساری ماں قضا وقت کی شب  
تا ہی میں نگہ نشان اوں غم فیتاب  
تاری چشم غول ہر چاندنی دیو سفید  
لی بے غم دور ویکھوں چاندنی جہان  
موصول ہر گئی خجالت بسکہ ہی کا خیال  
زندگی بی لطف ہی برہین نہیں آفتاب  
یا دانی کسی رقا بقیامت اس مجھے  
اوس مہر و نشین کا جبکہ اتاہی جیا  
صد مہ دور ہی آئی لاکہ بری لب چا  
تو تو تھا مشغول سر باغ و ان غیر و کی  
ہر دور و دیوار پر اک عالم گلزار تھا  
حسٹم افنی مجھ کو ہر اک وزن دیوار  
ہجر موش میں نظر آیا مجھ کو ماہ تپا

ہو گا اب ہر روز کا جھکاؤ اور وقت کی  
چرخ آنکھوں میں چرخ بن گیا وقت کی  
اوس پی بن ہی مجھ کی با وقت کی  
آبی گھسری اگر وہ بقا وقت کی شب  
کر نہیں سکتا میں اوس کا کلا وقت کی شب  
می کی بدلی زہر ہی ساقی بلا وقت کی شب  
آفتاب حشر ہر ذرہ بنا وقت کی شب  
آنکھیں دکھاتی تھیں ہر ملا وقت کی شب  
میر می نی میں تھا کیا باقی ہر وقت کی شب  
رات بھر بیان سر ٹکٹا میں ہر وقت کی شب  
خون سرتی زہر تر گل کھل گیا وقت کی شب  
گھر کا دروازہ ہی کام آدو ہر وقت کی شب  
دل لکان کھل چکے تھی ہو گیا وقت کی شب

ہم قباب حشر سان مجھ کو جلاتا ہی تر  
 قصہ کوتاہ دل پہلنی کی کوئی صورت نہ تھی  
 خون دل سی خچہ پتر گان گجاریں مینو  
 دل پر آن بجلی گری حبیا و آیا ہر دو  
 زخم دل پر تیری چھڑکانکائی شکایت  
 وصل میں کاہیکو ہوتی پھر نہ دست اس قدر  
 دل گانی کو گیشگی ہم بھی کر طبل زلف  
 ساقی حسین کے تصویر میں جو تھا سو گز

کہ سہین فرقیات سے ذرا وقت کی گزرتی  
 گریختوں کا رعب پرائیسی فرقت کی  
 لالہ رو ہاتھوں میں تیا جی خفا وقت کی  
 اوس پر کا خندہ دندان خفا وقت کی  
 چاندنی دیتی ہی کیا کیا ذرا وقت کی  
 تجھ پر گری ماہ ہو جاتی خدا وقت کی  
 جس قدر جی چاہی بڑی ہی حیا وقت کی  
 شمع آسا جہل حکم کھلا وقت کی

اس قدر ایذا اٹھائی ہی کہ مر مر کر بچا

پھر نہ دکھلا تا سحر کہ یا خدا فرقت کی

رشک گل کو چہ اگر دیکھ پائی عنایہ  
 گر کہ ہی تاثیر آہ شعلہ زامی عنایہ  
 تو اسی شبنم نہ اسی گلچین بی پروا

آشیان اپنا گلستان اٹھائی عنایہ  
 دست گلچین آتش گل ہی طمانی عنایہ  
 دامن گل پرین اشک پیدہ ہی عنایہ

بی شباتی پر گلگون کی شکست کی جو  
 کیونش رونما دیکھ کر محکوم منسی و غنچه لب  
 سبز نوخیز کا اوس غنچه لب کے ہون  
 دیکھ پانی گرمی و سر و گلزار کو  
 دام زلف پر شکن بین ہی لال لال  
 عشق گل میں گل گلشن کو ہی سرمہ جاتا  
 عاشق گلرو ہون کہ پادشاهیت کی  
 سیکھ لی عاشق نوازی نازنینو نسیم  
 کیون کمری تیری بلبلست نہون تانفس  
 چھوٹی خسارتی اک نظر گر دیکھ پاتا

خون آنکھوں کی نرمی بہانی عجب  
 نغمہ شادی میں گل کو نالما عجب لب  
 موج رنگ گل ہوئی زنجیر پائی عجب لب  
 قہقہی ہون کبک کی فریاد پائی عجب لب  
 سنبل چپان ہوا زنجیر پائی عجب لب  
 خار مرگان میں برای دید پائی عجب لب  
 برگ گل تبت پہ لالا کر چڑھائی عجب لب  
 گل کی سر پہ چین چای پائی عجب لب  
 رشتہ جان ہر گل ہی برای عجب لب  
 آنکھ پھر گل پر پری تو خار کھائی عجب لب

تیرہ بختون کو سحر دیکھا نہیں نگین بیا

زناغ کو ہی کو ملی کس دن صدائی عجب لب

شرم سی زن و پھر ہو جای مستور آفتاب

دیکھ لی بی پردہ گروہ وی پر نور آفتاب

کیون نهو تجبی نخل ای شعله طور آفتاب

تسجرت های بهر همیشه ز دور و بخور آفتاب

آنکه کس نه سی لاتی چشم بد و در آفتاب

صبح گردن شام گسیو قد شهاب <sup>لال</sup> لال

حسن تیر قدرت یزدان تو بی نظیر

جوهرین عالی طبع فیض او نمانی نیکو

اپنی چشم مست کا سرخوش تو ای شکر

تیری آگی ای سیت او گریا چهر نگار

کو رباطن کو بجا خوش آتی کبیر اکلام

منفعل ہی بسکه تیری حسن عالم سیر

بیجیانی ہی اگر ہی گرم لاف همی

همسری تیری کف بایسی کنی کیا با

اک نظر گروہ کف ناپی خنایی دیکه پا

برق و دمان جلوه رخسار پر نور آفتاب

شاید او سکی چشم جادو و کلامی سحر آفتاب

تجھے ہمچشمی کاکب کتابی مقدور آفتاب

وانت تارای به چین رخسار پر نور آفتاب

ہین نخل آگی تری ماہ ویری عود آفتاب

نور بخشن ہر ہی ہر چند ہی نور آفتاب

ورنہ کسی آگ تنک کچا ہی نمود آفتاب

ہی سفیدان و زلف مثل جام بلور آفتاب

قد رکب کتابی پیش چشم بی نور آفتاب

منہ او ہر کرتا نہیں ای شعله طور آفتاب

آغوش پوشاک بلین باتن عود آفتاب

حسن مین ہر چند ہی ایجان مشہور آفتاب

رنگ چہر سی اوڑی ہو جا کا نور آفتاب

سناک نهالی رخ افروزی کھلا آفتاب  
 و بزم کسوتش ہی ہر ابرق تن تحریر  
 توجہ ہو ہر ہفت سی راستہ قربان ہو  
 اندازہ عکس خسار منور کا فروغ  
 ایک شب تجھ ہی گرا قفساں رو  
 پانی گرا وں ہر شکوہ مائل قفساں  
 جلوہ روی مخطط سی ہوا روپوش کیا  
 چشم کی مستی کا باعث ہی فروغ حسن  
 پی کی مٹی سن شبنم فی چہرہ کو دی ہی  
 جلوہ عارض فی تیری ہی گھٹایا  
 سامنی تیری مری ویک ہی شبہ  
 پیر مرکان کا نشانہ گر گری بروکمان  
 آتش شکست رخ روشن سی جلبا ہی ام

برق ہوسیاں بیو جامی کا نور آفتاب  
 دیدہ عاشق ہیں اک قفساں کا نور آفتاب  
 ہر زہرہ ماہ نور علمان پری حور آفتاب  
 آئینہ نجاتا ہی امی غیرت حور آفتاب  
 تاقیامت ماہ سی ہوساں نور آفتاب  
 نذر دی تار شعاعی بہر طنبور آفتاب  
 آج ہالی مین نظر اتا ہی محصور آفتاب  
 می نہو جب نہ وکی آب انگو آفتاب  
 دیکھ لی دیکھا نہو جہنی کہ مخور آفتاب  
 تر مریسی کم ہے دش چشم امی حور آفتاب  
 آپکو نخوت سی کو پینچی بہت نور آفتاب  
 رخنہ رخنہ ہوا بیان بیہ نور آفتاب  
 کیا علاج اسکا طہیت ہی محبوب آفتاب



اسکی آمد ویکھکر مجھسی ہوا وہ میرے جدا	کھدواب میری سیخانی میں دیر آفتاب
گرمی باز از سخت سردی کو گرمی ق	زلف شگون کو اوٹھا نہی کا نور آفتاب
سایان چہا یہ چٹو نگار اشک	وکیہنی دو نگارہ تجھ کو تا بقدر آفتاب
بکس روی وشن ساقی سی کیا چکی شراب	جلوہ گر پایا میان جام ہوا آفتاب
جو ہی عالی رتبہ ادنی سی منو خواہان	ماہ کا احسان نہیں کرتا ہی منظور آفتاب
یہ ججانی عالمستی میں ہی عین حجاب	پروہ مینا میں کہو تا ہی مستور آفتاب
کیون نہوتیری در ووات چا صحر	آینہ داری کی خدمت پر ہی نامور آفتاب
جلوہ کسی روی وشن کا ہوا پر تو فگن	بنگیا ہی خاک کا ہر ذرہ پر نور آفتاب

جاسحر کو دنیا سایہ میں لوای حمد کے	
یا علی جب ہو سوا نیز سی پے محسور آفتاب	

جان بلب عیسی نفس ہی سحر کا بیمار آپ	بی سبب کیون ہو گئی ہرین پی لڑا آپ
ویدہ و دستہ فتنہ کرتی ہرین بیدار آپ	وکیستی چلتی ہرین اپنی شوخی ز قمار آپ
کسکو و ہم کاتی ہرین دم کہینچکر لوار آپ	مرتی ہرین مجروح نازا برو خدا آپ

بل ویا کرتی ہیں یوں من سحر میں پڑا  
 گر خریداری کریں ای شتری خبا  
 تھر سی کیسین سوئی گن گلزار پ  
 چشم جادو گری لڑکر کربلا بدین کین  
 منہ سی بولین یا بولین پائین پائین  
 شکوہ وعدہ خلائی پر نہ بولی ات  
 وود خط گیر کا اکن شعلہ رخ کو تر  
 چاہی کشا خیال غار میں انجام کا  
 سدرہ ہی غیب تل کیا ملائی کوئی آنکھ  
 باہین گردن میں جو دالین زنجی لاد  
 رہتی ہیں ہر دم گریبان گیر اوج پتی شمع  
 کیا کیس کو ہو بھلا وعدہ وفائی کی امید

حلقہ حلقہ ہی کند کا کل خمدار آپ  
 ماہ کنگان آئی کبھی کو سر بازار آپ  
 آنکھ دکھلاؤ نہ ہی نہ رو رو ہزار آپ  
 اپنی ہاتھوں میں آنکھوں نے کیا از پڑا  
 کیا ہزار زور اپنی دل کی ہر نجات آپ  
 ہمسایہ تہی بات پر ایسی ہوئی بیزار آپ  
 سرو ہو جا نیکی ساری گرمی بازار آپ  
 حسن پر اتنا نہ اترا یا کریں نہ ہار آپ  
 چشم دربان بنگیا ہر روزن لوار آپ  
 منہ لگاتی ہی ہو میری گلی کی ہار آپ  
 بات کہتی ہوتی ہیں ہر گلی کا ہار آپ  
 صورت تصویر حیران بگیا دلدار آپ  
 شام تک نہیں چل جاتی صبح کا اقرار آپ

آنکھ نہی چشم سحر سامری چوں فنون  
 گاہی ہای آئی بھی تو ساتھ لانی غیر کو  
 روزہ اروں کبطح اکبر مگر کھنچو عبید  
 و بعدہ فردا و فادہ و گانہ تا فردا حشر

لب ہر عیسیٰ کہتی ہرین انجیل کی کشتیاں  
 ایسی ملتی سی محبہ ای یلینہ کی کجا آپ  
 کاشن کھلاؤین ہلال ابرو خدا آپ  
 واہ اصحاب ہرین کتنی صابری الا قرآن

ویدہ و دہانتہ او سکی چشم کی عاشق بنے

ای سحر ہسی جو پوچھو تم ہو ہی بہار آپ

ہیں شب یلدا طبع لانی اگر کیسوی دوست  
 آنکھ نہ گس ہی بعینہ کل سنی نگین دوست  
 مشک افروز ہرین اگر خال سیاہ وہی دوست  
 پیال آفت ہی قیامت قامت بوجہی دوست  
 لوتی ہرین سانپ چھاتی پر مری قوت کی دوست  
 حور ہی نظر و نہیں سیر می بہت عالم فرست  
 زندگی موت بہتر ہی اگر نہ کام نزع

تاری ہرین ایشان کی فریادی کامل دوست  
 زلف سنبل ہی صندہ بر قامت بوجہی دوست  
 دو و عنبر آتش رخسار پر ہرین سی دوست  
 آفتاب ذریعہ شرب فریغ روی دوست  
 یاد آجاتا ہی جب پچ ورم کیسوی دوست  
 جنت الماویٰ بہتر ہی بہار کی دوست  
 چہرہ ہو پیش نظر او زیر سر انوی دوست

همی گفت یا غیرت آئینه هسکندی  
تکبوت گل می هارانشک تاهمی  
بسل تیرنگه می طائر قبت له منا  
شکل چون مثل شانده یارب مشایسته  
کوڑیالا سانپ پیٹھای گنج حسن  
یج پرچھو لونکی سو جاتا ہی جوت باز  
روضہ عنوان ہی سرشک حمک کا خانہ  
صاف ہی عالی کی کرتی کی شانہ عی  
وہ ہی گرنکروہ تو یہ بگیان سو مان  
گرمی جا کرانوں پرش کا بہانہ کیجے  
چشم مردم خیرہ ہوتی ہی شعاع نور  
کروں تعیند ہاتھ آئی جوا و سکاؤ  
اکھ قاتل ہی ہی مین خون و سحر

جام حبشیہ این گویا کاسہ انوی دو  
لاہاری سمت باد صبح گاہی لوسی دو  
روی ل بہتا ہی سو کعبہ ابروی دو  
ناگنی اونی بنانی صا جدوی دو  
سنگ گویا ہری نہیں اولہا ہو گویا دو  
صدنہ گلبرگ سی چھلی تارہی پہلوی دو  
حور کی پہلوی بہتری کہین پہلوی دو  
گسل گپا ہی جو ہر آئینہ پہلوی دو  
روی دشمن می شاہ ہی نہایت خوی دو  
سرکری صوت تو پہونچی تارہی دو  
پنچہ شعلہ شاخ نخل ملو رہی بازوی دو  
حرز جان سمجھوٹا گر خوش بازوی دو  
دل پنخیزن ہی لہم غمزا ابروی دو

بستی لبین تیان خود و سر خود کام کی صورت  
 بنائی رنج و فراق فی یہ مجہد کلام کی صورت  
 لطف سوز اہم سی سینہ ہی حاکم کی صورت  
 چین کشی پیو زگر گس محو ساقی مین  
 ہجوم صفت دست دبان پیا بھین  
 ہوا ہی زندگی ساز ہی جہان ہی تبت  
 خفا ہی یہ بدست کیا تشبیہ ہی عاقل  
 دماغ میکشی کب ہی خیال چشم و ابرو  
 جدا کرتا ہی گرد و برف مہ سنگ اوٹ  
 فراق مہروش مین لبت مشکین کا تصور  
 نظر تکتا ہی پشت لب کا سبزہ عکس لبرو  
 جہان کو دست کرتا ہی نظارہ حسن ساقی کا  
 چمن کی سیر سی نظرت ہو ہر قمر ہی بل کو

نظر کعبہ مین پھر آبی لگی صنم کی صورت  
 ندکیوی خواب مین بھی رخت اکوہ کی صورت  
 مکدر و دواں سی چشم ہی کلجام کی صورت  
 ہر اک غنچہ ہی شکل شیشہ او گل جام کی صورت  
 نہ کیون ہو جا غنقا نامہ پیغام کی صورت  
 بجھا دل تباہی پہ چرغ باہم کی صورت  
 کمان و چشم قتل کر کمان باد کی صورت  
 نہ او تر اطاق سی شیشہ ندکیوی جام کی صورت  
 اگر دو دل ہو تو حق اہم دہر مین باہم کی صورت  
 نہ کیون تارک نظر و ندین سحر ہجوم کی صورت  
 کہ ہی آغاز مین پیش نظر انجام کی صورت  
 صراحی اگر دہن ہی تو اکہ مین جام کی صورت  
 جو کھیند مین سمن بوسہ و گل اندام کی صورت

سحر صبح وطن بھی اب بنی ہی نام عربت

لیالی سی فزون تری سیاہ ایام کعبیت

ہین نخل دار کوچہ دلدار کی دخت	سر بار لاتی ہین چمن یار کی دخت
ظاہر میں جابی غنچہ و گل انگر و شہ	بشک چارہین مری گلزار کی دخت
کیا انتظار یار ہی او گتی ہین بعد مرگ	بالائی قبر نرگس سبب ر کی دخت
لاشی لکنتی ہین کہین لنگی ہین کہین	مردم گیا ہین کو ہی شہکار کی دخت
عشق سی قدان سی نہ پایا بر مراد	لائی نہ پھل کہی مری گلزار کی دخت
اندری نور حسن خدا واد کا فر و غ	ہین نخل طور کوچہ دلدار کی دخت
جاسیر کو کہ نرگس سیرن شہی ظہر	شبنم سی اشکبار ہین گلزار کی دخت

خط فی مٹا دیا ہی سحر حسن گل خان

پرخار ہو گئی گلن سین ر کی دخت

شمع سلان و تی کی حیرت پر فن کی	شعلی شعلہ و کی چہرہ روشن کی رت
ہی شتاب یک ہجران سے نخل ساوکی رت	اشکاب ان صبا عقدہ نالہ ہی میدلی دود آہ

زلف کی پروین چشم و نگہ گنتی ہی  
جس نصیب ہے ہر کی ہی شہجہ ان دوست  
بلبل نالان کہ صیوت لغزہ ن تھا ہجر  
تھا جو چھ دیوانہ کو گیسوی بت سی سلسلہ  
جانگی اوس گل کی کوچہ چین ہی تعبیر  
سرخ فرقت مجھ کو عیش و وصل غیر و کویا نصیب  
دیدہ تر کی سفیدی سیاہی سی کھلا  
ایک ساعت بی خیال و دست ہناکفر ہی

پروہ داری کرتی ہی ہر روز ہر پہر  
یوں بیانی سی سی خالق کئی شہر کی رات  
سامنی تصویر تھی اوس غیرت گلشن کی  
بیرایان حدادلی پہنائیں سو سون کی  
غواب میں کیسی ہی ہمیں سیلر گلشن کی رات  
رو کی میرا دل کناہنتی کئی شہر کی رات  
دونوں آنکھیں میں ہی بھاؤں کسان و کئی  
مرد عاشق ترکان میں ہی عاشق تن کی رات

ای سحر کشیش سی تہنی ہسر کی صبح تک  
عید کا دن ہو گئی وصال پر فن کی رات

چپ کیون نرمی تازہ گرفتار محبت  
بی محرمی وہ کب ہی سزاوار محبت  
بچتا ہی نہیں صاحب آزار محبت

واہو نہیں سکتی لب انظار محبت  
برہم زن ہنگامہ لایزال محبت  
دشمن ہی نہ یارب ہو گرفتار محبت

معلوم بهوتب صدمه آزار محبت	اللہ کرمی تو ہو گرفتار محبت
اک روز شکستہ ہوا غنچہ امید	سینہ میں کہن کستہ کی باخار محبت
ہوتی ہی سحر مر گیا اسی شکستہ	آخر نہ سچا آپ کا بیمار محبت
لا کرتی ہو مداوا مرا بریکار طلب ہو	اچھا نہیں ہونی کا یہ آزار محبت
یہ عاشق و معشوق میں بھی لڑکا	الف ت مری غمخوار میں غمخوار محبت
مر جا بینگی اک دن جو یوہیں عشق ہو گیا	آخر مرض الموت ہی آزار محبت
آسان تھا جسکو اوٹھا لیتی تھی	انسان ہی تھا جس سے اونٹنا بارت محبت
چو چھو چو دوا شربت نیدار دوا ہے	ہم کو مرض شق ہی آزار محبت
عقبی میں جہنم سی کی طرح بھنگی	دنیا ہی میں جلتی ہیں گندکار محبت
دشوار ہی پہنایا اگر لاکھ چپا	چہری سی عیان ہیں ہی آزار محبت

جو چاہی وہ دیکھی تھری سحر کو	
موجود ہی حاضر ہی گندکار محبت	

شیخ ان چرکی دق ہی کئی ات کئی	شب ایام طیش ہو گئی برسات کی آ
------------------------------	-------------------------------



کافی عیار فی شکوہیں ملاقات کی آت آہ کی دو دلی ہو تھی جہاں تیرا مادہ کامل میں شب ہجر کا جو عالم باتیں ہم کی جو سنیں کہی شہزادی بھو آیا وہ ماہ نہ شب تو قلع کی مارے مجبور ہی عید اوسی وز ملی توجہ نہ یار سی وٹھ کی کروٹ کو بد لکھ لٹا کیا کہوں ہی کئی چوہ کی شب کی چوہ شام سی صبح تلک سینہ فی کی مہنی	پار پر فن فی مری ساتھ عجبات کی آت ہجر کی درگاہ بناتا میں میں برت کی آت کالی اس طرح سی ہوتی نہیں سات کی آت طافہ تقسیم مری یار فی اثبات کی آت تاری گشتی ہوئی انگور میں کشتی کی آت ہی شب قد مجھی تیری ملاقات کی آت نہ تو بولا نہ ہنسایا ہی کچھ بات کی آت ہو گئی صبح نہ مہلت ملی اکبات کی آت یاد آئی جو مری آگ کو تر مگت کی آت
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیون سحر کو نہ ہنود عوامی سلیمانی آج

آگنی باتہ انگور بھی جو تر مگت کی آت

نارین جہم سی آتی ہی سمن کی آت	زلف دلادین ہی مشک تھن کی نکمت
نات میں نافہ آہوی ختن کی نکمت	غیرت عطریٰ نیست کی تن کی نکمت

<p>قوت دل کی ایسی سیٹھن کی نکلت پہول کی بوسی ہی کلم شکستن کی ریشک غبر ہوئی کافور کفن کی نکلت شمع کی گل شی لایان ہو سمن کی آج مہکی ہی جو گلہای چین کی نکلت</p>	<p>بیر جس جبین بیمار تمنا کو شکما تونی چوئی گلین جو حنی کا ہی الامو با کاکل مشک شان آئی بزم ریت بین ہاتھ سی پی جو تو کاٹ کی پہنکا ہی گل کوچہ سی اوس گل نازک کی صبا ہی</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

زلف ساتی کا پرنی عکس ج ساغر میں حجر  
می بین پیدا ہو وہین مشکستن کی نکلت

<p>برق تابان ہیں پیاری پیاری نوت شب ہوا رنگ لب ستاری نوت جب لبون سی کہلی تمہاری نوت رومی ہشتین قمر ستاری نوت یاد آجواقی ہیں تمہاری نوت کیون نہ مسی مٹی ہ سوار ہی نوت</p>	<p>لشک گوہر ہن تیری ساری نوت اوسنی مٹی سی چبب نواری نوت وانت سلک گہر کی کھٹے ہون زلع افشان سی عقد پروین نہی جہلی اگر چپکتی ہے شب کو تیری ہیں جلوہ گر ہوتی</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اپنا منہ آئینہ میں دیکھو سو

وہ لب نازک اور مہار می

مست نے چہرہ فراق کی بجھو کھائی

یاد آئی کہ سی گہری پوئیری کلائی

منہ خون سی او تر گیا نفق رنگ ہو گیا

رو یا میں سکی دل سی کدورت بکلی

شیشہ میں ہمیں شک پسی کو لیا آؤ

مجر اشب وصال میں بی بیشی حساب

انکار کرتی ہو جو ملاقات غیر سے

افسان اگر چٹی تو چٹی پروہ کیا ہوئی

تھپکیا قصیدہ میں شام سے

آنکھوں نے کر کی اشک فشانی سچا لیا

آیا جو یار صفت سی گو ہم نہ بل سکے

دھڑکا تھا ایک عمر سی جسکا وہ فی

ابی شمع و مجبئی گھڑی بھر کل فی

غصہ سی ہارونی جو تیوری پڑھائی

آئینہ روسی ہو گئی آخر صفائی

ہر چند ناک بھون بہت اوچڑھائی

فرقت میں ایک بھی فلک نہ گناہی

مانا کہ مجھ تک آنکلی فرصت پائی

مسی کی ہونٹھ پر جو دھڑکی تھی جنت

کل صبح تک مجھی کسی پہلو نہ آئی

پھونکی تھی آہ گرم فی ساری جانی

دہک پر اشک آہ فی کی پیشوائی

کجی فریب ہی جو سوا و شرب صبا

یاد سحر کجی لبت میں قمار ہون زار زار

کیا باز کی ہی میں تھکا کھو میں بھگنا

سیدھا بزرگ زلفت گرہ گیر کیا

تھی گرم تازہ حسن بیت یار و ہر و

کیون لڑ رہی صبح سی بوجہ شکر

خواہن نقد جان م نظر لبت تھی

جگہ کیا کہ اوشی پانہ نہیں لگا ہی

تہ تارون کی آنکھ ہم فلک پہ چپکئی

بولانہ منہ سی ہای ہی تقدیر کا لکھا

ہلی سی کج آیا ہی باہر ہا چاند

آکھون میں شل ہر جہی کھل سمانی رات

ساون کی بھی کبھی نظر میں سمانی رات

گرمی سی صبح تک اوشی نیندانی رات

کی دست شانی مری عق کشتانی رات

تاری چھٹی آنکھ کسی فی ملائی رات

کس وسیہ فی آنکھ قمری لڑائی رات

دل تگتی تھی مانگتی ہی دینائی رات

جاری تھی جہ آنکھ سی آنسو خانی رات

اوس مہروش فی خشی کاکل آئی رات

کی اوس سنم کی گی بہت جہانی رات

اوترا ہی طلق مار فی ہر تہ جانی رات

سویا لپٹ کی صبح ملک یاری سحر

مدت کی بعد چین سی نیندانی رات

روابطہ جسے کیا اوست عیاں چوٹ

نگہ شمع فی یکمی ہرین پستی کی ٹھٹھ

خون عشاق سلامت ہینگلی نگار

دست نازک یہ آتم کی ہی گم اننگ

غم ملا خواب گیا و مدہ میاں سی

مردم چشم صنم لڑتی تھیں

جایگہ انک خلمہ قدم مایہی جیوت

ای جنا جلد کہیں تو کف دلہا سی

اسی سحر خانہ ولد ہسی دین یون کلا

جسطح جاتا ہی تو کر کسی سر کار سی چوٹ

بیوت کا ہی تھن رعبث

وانہو نگے یعث دہ مشکل

گل کی دامن تلکٹ پہو خچینگے

ہی سنان شرہ خاشا افزا

سلک دناؤن اشک کی لونڈی

کافی ہے نازا برو و ترکان

پی کی می عشق چشم میگون دین

دل نادان ہی بیت رعبث

آبلون سی ہی رابطہ رعبث

ہاتھ دوڑا رہی دین خار رعبث

نہیں دل دین یہ خار خار رعبث

پہنی ہو موتی کا ہا رعبث

باندہ خنجر رعبث کٹ رعبث

کون پیدا کری خار رعبث

کسی کی صفت سیاه یا کبود	اس بلای سی ہونی دوپ رعبت
نہایت کھنکھاتی کہ کون او بختی ہو	طول کرتے ہمار بار رعبت
حروش سی پوری کو ایست	نور سی ہے مثال نار رعبت

رضائی بین نہ کہہ سحر کو غزل  
 نہ سحر ہو گستاخ ہمار کا رعبت

کیا کر سکیگا آ کی فدا طون اعلاج	عیسی سی ہونہ چشم کی بیماریا کا علاج
تسکین دہی یا رسی پتا ہی نزل	لا انی سیم صبح مری درد کا علاج
سخت نہ شفا کی سحر و صامت صلا	ای میری جان ہی مرض سحر لا علاج
آگوس غیرت سیح کی گھر محکوب لچیلو	دار الشفا میں ہوتا ہی بیماریا کا علاج
تیرید زہر مار ہی سودا سی لفت بین	مسموم زہر چشم کا ہی جانگزا کا علاج
ہو سہ ہی نوشدار و لب کامری دوا	عجی تلخ کام عشق کا خوش آتما کا علاج
گھراوسکا و کیتی ہی ہو غنطرب کم	ہکاوہو غنطرب ارہ دار الشفا کا علاج
محکوبو تنگھاؤ بو عرق لہن یار کی	سرم عشق کا ہی نہی نخلی کا علاج

کیا دیکھتا ہی فیضِ مرضِ فراق کی

دورانِ غمشِ ناکیِ قانونِ مہین

بی سوز ہی طلبِ سر اسرہ

اسی مہربان ہی درختِ الموت

سحر ہی قبرینِ مومن کا اُتراب

اور درودِ مصیبت کا ہی خاکِ شفا علاج

عکسِ موشِ فی بڑھاکِ جلوہٗ شہین

چچِ مینِ لاتی ہی لہلہ چہینِ بحرِ حسن

زلزلِ بحرِ حسان ہی جنونِ کاسل

عینِ حادث ہی گواہِ تمنعِ صناعتِ قدیم

کاوشِ اہلِ جہانِ صافدل کی ضرب

ہی یہ نقشہٗ عاشقِ گریبانِ خوشک

آبِ عکسِ غارِ رخسارِ خضرِ ابرو گیا

صافِ باطنِ سنی پہوچی شہاوتِ گز

بھولا حیرتِ سنی لہلہ پیشِ جسمِ صاف یار

تیر چہ شہرِ فراق کو کرنی لگی تیرِ موت

صفحہٗ دریا پہ سورتِ کمانِ شہرِ موج

طوقِ گردنِ ہو بھو یا پونہ پونہ

جزر و مدِ بحرِ دیکھ اور قلمتِ کشیدہ

خارِ ماہی کو بھی دیکھا نہ دیکھ

صفحہٗ دریا پہ پانی دیکھ لی تصویرِ موج

یادِ کارنگِ طلافی نگیا اکسیرِ موج

گردنِ ماہی قلمِ کرتی نہیں شہرِ موج

پاسی دریا کو سلاسلِ نگینی زنجیرِ موج

خبر معشوق کف طبعین نبی ہی ہر کلمی  
دگر آفرین زیب لب و یارتری بروز کی یا  
بحر فی پانی عکس حسن سی آفتاب  
نورج سی برق خشان ہی زبان آفتاب  
کیون آہون تداطم ہر سلیقہ شکر  
پاک ہی لای تم سی صاف طینت خمیر  
سایہ افکن لہ سپان تی ہی پندین  
سجھنا لہ من و ان ہو کیا بید ہی چال  
کچر گئی جو نہرین عکس چین پشانی سی جا  
ناتوان ہوں عشق چشم زلف این مثل جاب

حلقہ گرد آب سستی ہی جیب خمیر موج  
تیغ بزان نگاہی پیش نظر سحر موج  
برق خشان پر ہی چشمک ن ہر اک بحر موج  
ساغر صبا پر ہی ساقی نہیں موج  
ہوئی ہی آبا میں آؤ تندی کثیر موج  
جو ہر قطع و برش کہتی نہیں شمشیر موج  
پیچ و تاب یار پیدا کرتی ہی خمیر موج  
پیچ و تاب و کجروی ہی سر خطا تقدیر موج  
آب آئینہ میں بھی آئی نظر تصویر موج  
اوٹھ نہیں سکتا قدیم سی لنگر زخمیر موج

عشق بحر حسن میں لاغر ہوں ایسا ہی

اشک ہی دریا کا نقشہ جسم ہی تصویر

کس طرح ہو ہلال نہ مدد نگاہ کج

برہنہ ہی میری ماہ کا طرک کلاہ کج



کس کسکو دیکھیں گی بھئی سید ہارناو  
 رہتی ہیں غلامانوں کو لونین خوش  
 آتا ہی رہ کر کی بوجھلی سی پھیر کے  
 بیجرم پھر گئی ہی مڑا ہستی آپ کی  
 صحبت اثر کجوں کی اور بہت باکو  
 کرتا ہی تمل دیکھیں کویہ ناہن  
 سیدھی یہ بات ہی کہ نہی کی نہ دو  
 قسمت کا پھیر ہی جو نہ آیا وہ شکاہ

یوہن اگر بیگی تھساری گدھا  
 عقب کی نیش ہن تھی مٹھان لکھ  
 کجرو ہی غور نہیں تھی ہی گھر کی گھج  
 رہتی ہیں کیوں ہمیشہ بھون بگیا کج  
 کھڑے ہیں ہنر ہنر ناپ پسی ہونہ راہ کج  
 رکھی ہی آج یارنی سر پر کلاہ کج  
 تو فی اگر نگاہ کی امی شکاہ کج  
 ورنہ ہماری گھر کی تو کچھ تھی نہ کج

ہو گی نہ چار آنکھ وہ نازک مزاج ہی

دیکھو سحر نہ یار سے کرنا نگاہ کج

گر دن بولیں تیری کیلئے ہی صبح  
 بی آبرو ہو خندہ و نہال ہی صبح  
 رخ رشک مہر و انتون تارنکی ہی چمک

غیرت سی پھر نہ خلق کو صورت کھائی صبح  
 کو بھٹی پہ گروہ غنچہ و ہن کرامی صبح  
 گیسوین رنگت مہر کلی ہن صفائی صبح

اگر صبح بے عکس جلوہ جد سینه بین  
 کجمن ترن پوش کی دمی صفا کی یاد  
 آریا نہ مهر و شمع دمی سبکدلی سرفید  
 ہی زخم دل کہ مشک آؤ تر فراق  
 کیون ہو نہ روی یار نہ پیش قلب  
 عشق گلو یارین دی مہنی اپنی جان  
 بطالع سوع مهر ہو پھر مائل غروب  
 کج فوٹیاہ وصل کی شب سب ہی پیر  
 دکھلائی گروہ گردن پر نور کی صفا  
 کھٹکا شب وصال ہی روز فراق کا  
 ممکن نہیں نہ فوج طیفلی کیو سبط  
 دیوانہ کردیا تری کرتی کی چاکنی  
 حور شید غرق ہو عرق انصال میں

بی فاصلہ ہی شلم نمایان قضا ہی صبح  
 روتا ہون کچھ خندہ دہان سبھی صبح  
 کیا بی اثر ہی آہ ہماری عای صبح  
 مثل نمک ہفیدہ نو صفا ہی صبح  
 زہتا ہی آگنا جہ شان قضا ہی صبح  
 گل کر گئی چراغ ہمارا ہوا ہی صبح  
 وہ ماہ بی نقاب جو کوٹھی آپ ہی صبح  
 بان دو آؤ دل بھی ہونی نہ پای صبح  
 اوڑجای نگ فق ہون نہ پریا ہی صبح  
 یارب غروب مہر پیش فضا ہی صبح  
 ہمراہ آفتاب کی ہی اجلا ہی صبح  
 کیونکر نہ اپنا چاک گریبان کھائی صبح  
 وہ رشک مہر کی جو عمانی ہی صبح

یہ سب ہیں فی شرب سحران پیر  
خوشید گویا شوق طواف جیم  
ہوتا نہیں ہی کہ طبعی شرباق

فریاد شام زاری شربت لہری  
ہر روز کیوں نہ جانہ لہری  
برسون نہ لہری نہ شربت لہری

ہاؤں صدای مرغ سحری شربت لہری  
سیرانی سحر ہوں شربت لہری

دل مضطرب ہی بارہ سیما کی طرح  
ون بھر بنگار گلستان ہونے لہ  
اوس خورشید کا ہونچ روشن بنی نقاب  
پہنی قبا تو رنگ طلائی کی عکاس  
تو ہاں کھولی شربت تارنی تار ہون  
سحر جانیں ہون کہ سحر ہیں پچ

گر طم شبت ہوں باہی بی آب کی طرح  
گر م خروشاں ات کو سرخاب کی طرح  
منہ فو ہوا قبا کا متاب کی طرح  
اطلس حکم اونچی بھی کئی کی طرح  
اوڑاؤ کی تہ پہ کشتیاب کی طرح  
چکر میں خورشید نہیں گویا کی طرح

کس شک قبا جو باہی ہی سحر  
گر دشمن ہی یہ چرخ جو دولا کی طرح

کبھی سبب ہی نگردش لیل نہا چرخ	لیڈی غلغلی ہن ہی تگاپوشا چرخ
ہی بی شبانہ یار کی پناہ دلا چرخ	میشم شوخ رفتہ کار و بار سپرخ
غمزئی دکھانہ او شتر بی مہار چرخ	کبر ترک رسم گیندوری کچھو کچھو
دل ہن آہیں سپرچہ دار و مدار چرخ	دن ندگی کی جھڑی انساں پائید
شرکان کا پہلہ پڑے کی بنی پشت شا چرخ	بالیدہ ہو جو دیکھی تھمیتہ مست
یہ ہی ستون چرخ تو وہ ہی بنا چرخ	تا چرخ آہ جاتی ہی اور نالہ تابش
پر زور ہی کمال می چرخا چرخ	مستان جاہ کی نہیں جاتی ہی بچو
امی منمو نہیں ہی ذرا اعتبار چرخ	درویش اپنی آنکھ نہ منی کیا ہی شاہ کو
ہی میری خاک افسر فرق و قار چرخ	کیا اموج بعد مرگ ہی موج خاکسار کا

کیا ای سحر جہان میں تلون مزاج ہی	
جو ہو فادہ و عہدہ جو ہی نگار سپرخ	
چھایا ہی آفتاب کی اوپر حباب سرخ	اوس شک مہر کی نہیں بینہ نقاب سرخ
ہوتی نہ کسطح یم خون کے حباب سرخ	ہی اشک خون سی چشمہ چشم پر آب سرخ

ساقی کی عکس منشی کیون شراب	ہوتا ہی صبح رنگ رخ آفتاب
اندھنی گزرتی آتش لگ لگا کر کی	عکس مہر ہوتا ہی رنگ کھنکھ
اتنی کمی ہیں بھوس کی رنگت بدل گئی	سفاک ہو گئی تر ہی بھجور کی آب رخ
تربسکیشی کا لطیف ہی رات چاہو	اور رنگت دوی ساقی ست شتاب
ابر سیہ چین میں چھایا دھلی بون گل	تسہل نہیں نہ ہو ہیرہ قلع نہی شتاب
منظور ہی جو دست گارین خون	شہزاد کی لکھو مٹی کا جواب
اس فصل میں جان ہی سرتی این	مندی سی سی ادھون کیا بھابی
جالتا ہی سوز رشک لب لعل فام سی	کسطح رنگ پانی نہ یا قوت تاب
مرتی ہی مرتی پاکی ہم اپنا خونہما	چہ ہوا جو یاد کا وقت شتاب
یارب کیسے کا خون نہو میری ہاتھ	پانی یہ رو سیاہ نہ فرو حساب

پیر خدین غصہ پیری پو جانی عجب نہیں  
ہوتا ہی وقت صبح صبح آفتاب

تہارون ہی زلف سیارون کی شاخ	آہو تو چشم شوخ ہی بروہن کی شاخ
-----------------------------	--------------------------------

کشته هون چشم مست که لازم بی قرین	جای جرید تین غزال ختن کی شاخ
کیونکر نه میزی جسم کی داغونسی بیو	پاتی بهار گل ہی ہی نخل حین کی شاخ
پیری مین کیا نذر بیت شجار کافر	شیرین لانی بار وخت کس کی شاخ
خوش چشمون سی کسی ترمرد عامل	خالی ہی یرگ یارسی کیو پیرن کی شاخ
اوس گل بغیر سر و بدن طوم نمیش	هر شاخ نخل گل ہی خمی کر گدن کی شاخ
لکھون جو سر و قد کی تن باز نیک کاو	لازم ہی جای کاکش اشون بمن کی شاخ

اوس سر و سیرۃ نگ کا مداح ہون سحر  
سر سبز کیون نہو مری نخل سخن کی شاخ

و اشمس اگر ہی قسم رومی سمد	تو مقصد و اللیل بین گیسوی سمد
اس رنگ نہ تو کا بھی مطبوع طباغ	آتی نہ گل ترین اگر بوجی سمد
کیون خاک مدینہ کو شرف ہوا فلک	فردوس سی بہتر ہی کہین کی سمد
میں دور ہون ہر چند مگر طایر گل کا	منہ قبلہ نما و اہر ہی ان سوی سمد
و کار و سید نہیں دیکھ گاہ خدا گ	کافی ہی فقط سلسلہ رومی سمد

<p>قرنی طوطی غلامی ہی کلی مین  دل صدق پین نقش نغمہ پاک نبی  کیون وجب عینی زیارت ہوئی کی  کیا نور ہی اللہ کہ روشن ہو زبانہ  خالق فی جو تھا خلق کیا او سگانہ  معراج مین بھی است عاصی بھوکے  بی حکم خدا بات نہ کرتی تھی پیسہ  ہی دست خدا سر پہ لطف کرم  رتبی مین سلیمان مسکنہ سی نیادہ  کیا چشمہ حیوان پہ تھا خرہ ہی خضر کو</p>	<p>ہی سرو سہی قامت دلجوئی محسند  سوجائیں مین قربان سر جوئی محسند  محراب حرم ہی غم آبروی محسند  بی پردہ اگر رات کو ہو روی محسند  بی سایہ بنایا قد دلجوئی محسند  کیا بھر شفاعت تھی تگا پوئی محسند  تھا وحی کلام لب حق گوئی محسند  ہی پنجہ حق شانہ گیسوی محسند  ہین خاک نشینان سر کوئی محسند  بی کوثر و تسنیم پہ قابوئی محسند</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

وصف شہ مردان مین سحر انگیز لڑے

مداح علی توہی شان گوی محسند

<p>طوبی ہی اگر قامت دلجوئی محسند</p>	<p>ہی قد علی سرو لب جوئی محسند</p>
--------------------------------------	------------------------------------

کہ دوش نبی مطلع مصلح علی ہے

نہ خید کی زیارت میں نہ زیارت ہی نبی

تھا سینہ احمد کبھی زیرِ سرِ عید

کھینچ کھینچ کھلین بعد تولد نہ پیا وود

سیرِ کبھی کلمہ پڑھا حق کی ولی

بی خوفِ خدا و پسترا حیدر وہ پیا

مجرع ہوا تیغِ ستم سی جو سراپا

گھر علم خدا کا ہی اگر شاہِ رسالت

وہ جان نبی لحب لجمی ہی تو بیشک

کیا منہ ہی کسی کا جو کرئی صفِ پدا

کہ جابی دید اللہ ہی پہلے ہی محمد

ہی روی علی آئینہ زوی محمد

کہ زیرِ سراپا تھا زانوئی محمد

چو سنی زبانِ یکھانہ ماروی محمد

آیا جو نظرِ کعبہ ابروی محمد

اللہ ری جانباز و رضا جوئی محمد

آشفہ ہوی قبرین کیسوی محمد

ہی ذاتِ دید اللہ در شکوی محمد

حیدرین ہی علم نبی و عوی محمد

ملاح ہون حبیبی لب تھگوی محمد

مشکل کی جو عقدی ہین سحر کی انھون اگر

ای دستِ خدا قوت بازوی محمد

چین پیشانی ہی مثل موجہ کو تیر سفید

چہری کو کرتا ہی نور الفت حیدر سفید



کرنی منم اشک غم خمیر سی کر سفید  
جلوه گردن لفت مین لول کج گوهر سفید  
همچو برکتی ہی ل لایح انور سفید  
استیاریار مین اندر سی خوش بجا  
تیری روی پر ضیا غنیمت مین و شبنم  
واه روی رخ لب می کش غنچه دهن  
کب مین و شایان تشبیه لب و دندان  
خوشنمای شکفن سی چشم عاشق قیاس  
شوق سبزان شراب رخ پیری و خضاب  
نام کو بخی خون جاری جسم لاغر مین  
برینیت متاب مین ای ماه تاری چاپ  
کمشان مین شبنم تاریکی چمکتانی هر  
جای جای موی ابو سی نمایان جلوه

ای سحر تا بهتری اعمال و شکر سفید  
خوشنما هوای جسی کلی رات لایح تر سفید  
تیره بختی ہی مگر سی چاندنی سی گهر سفید  
روقی روتی نهنگی مین و پاتنی سفید  
زرد رنگ مهری روی و شاد سفید  
هی بزرگ عالم علی و کاسا سفید  
لعل مین بدنگارخ او بلی و شاد سفید  
ای شراب رخ کوز مینده تر با غنچه سفید  
بیجیانی ہی سیکه ری هو اجب سفید  
قتل کرنی پر آب و خم سفید  
چو مرصع گوهر و الماس سی و سفید  
کجیک کتینغ سیاه یارکی جوهر سفید  
جلوه گریغ صفا مین مین و سفید

اس جیسے ہلال کا کسے مجرم ہوں  
 چرخ ہی چرخ کا چرخ نہ ہوں  
 شہر سی تی طالع نگار کی شکر  
 گویا نگار حینان قلب بہت  
 آتش بہت الشرف ہی جلوہ دلدار  
 بیکامل طرح گل بہت شبنم  
 آہی تیش قاتل سی پھوٹی نگار  
 سید مدین جان سی اسی کیا ہر  
 ساق پانی یار روشن دیکھا گداہی  
 واہ سی رخ کی دنیا اللہ ہی نور  
 جلوہ گردن اہل ابسی گردن  
 چاند سی چہر کا تیری گڑبڑ گلشن  
 اس قدر چہر صباحت ہی سہجہ جسم پر

صورت موزی تربت کامی پھر  
 گرجی بیکان سیتن پھر سفید  
 ق کچھ نقطہ چنپا نہیں اور لالہ احمد  
 چاندنی کی طرح دیو اپنقرہ سان ہی سفید  
 پر تو خوشید عارض سی ہنم و در سفید  
 روزن دیوار و درین صورت آخر سفید  
 ہو قیامت تک میری ن کامی سفید  
 شمع ہی چربی کا پتلا گرچہ ہی پھر سفید  
 گو سراپا شمع کا فوری کا ہی پھر سفید  
 چاندنی کو زرد کرتا ہی ترا بستر سفید  
 بیوی کی طرح ہوزنگ گل احمد سفید  
 چاندنی کی طرح سی ہولالہ احمد سفید  
 سیوتی سی ہی بدن کی جلد زکتر سفید

ماہ تابان میں کلف ہی عارض پاکستا یہ روپ کی نہیں ہنر انی سخن شہ	چاندنی سیلی کی
-------------------------------------------------------------------	----------------

نور ایمان جی اتھی ظلمت عصیان ہو دور منہ سج کا ہو میان مجمع محشر سفید	
-------------------------------------------------------------------------	--

حیا سی بان ہرین لعل در نشان بند جہاں یار کا ہی گرم بازار ہمیں کہتی ہیں صاحب بیروت نہیں آئینہ میں تصویر تیری کیا ہی گرم منہ سی بھی بولو تکلف بر طرف اب کھل کی بیٹھو دوبید او گردون جب سی ہی باز گمان خواب ہی مجھ پر جہاں کو کریگی دور سی نطفہ سارہ گل	<p>میںان ہی ناتوانی سنی زبان بند ہوئی ہی حسن یوسف کی دیکھان نہ منہ کھلوائی گوی زبان بند پری شیشہ میں ہی سجان جان بند ریگی شرم سی کب تک بان بند قبا کی کھول دو اسی مہربان بند نہو ابی یکم سلم بابہ مان بند خیال یا زمین آنکھیں ہیں بنیان بند دیکھن نکرا سی باغبان بند</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>             ہونی چشم بخورم آسمان بت              نظر آئیں بنور میں چھلیاں              فلک پر بھی ہی راہ کہکشان              ہوی غیب کی روزن بان بت              بندھی دریای جوشان پکمان              جدا ہوں بندھی گویاں جاکان              نہو یارب در پیر معشان بت              ہوا ہی آگینی میں جواں بت              پری آساہی شیشی میں ہوان           </p>	<p>             آسائے زلف میں چھلے فشان              چھلے چھلے آسائے بھر غنی              بلار ہرن ہی شمع سحر پروان              تیار سہاں آنکھیں حلی بین              آری سنگان سی کیونکر آمد اشک              مانو گجا تجسی جس تک نہ مہین نرم              ہر ہی گردش زین حب کا جام خوش              کہہ آند خط سی ہر غسان              عیان گردن ہی نیک سجہ ہی ستار           </p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سحر میں سب غلام شاعری یاد

کہان کشتی کی بھولیں پہلوان بند

<p>             آہنی جہلن کی منہ کو گائی ہیں چاچا              آویں شکاں قلب سی ہی مساپا           </p>	<p>             دو لون تیلی چاند میں نواغ چاچا              ہوا ای منہ کو چرخ چرخ لاکھ باچا           </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------

رخ پر تری جبین پتری و اتون پری  
 و کیون گالچ و لون گالچ و لون  
 جو یابی تیر اصح سی گرم شام تک  
 غره کیا جو تونی به آیت تصویر سی  
 ابرو کی تیغ و هو و منی لگتا می دل  
 قربان تھاری منہ پہ صنم لاکہ آفتاب

سورج کی تابانی  
 کل شجری کی چھای میں  
 رہتا ہی عشق کا طالب یار یار  
 مرمی یہ تمام ہوا ای نکار  
 جب کیا تار و نین رہ منہ کی نکار  
 ان ابرو کی سیب کی سیب کی

سارا مینا خیر سی و عشق سی

و کیو سوحر کامنہ جو نظر آئی یار چاند

شعلہ طور را با تھ مین لی گر کا  
 دم تم یہ خط یار جو آنسو نکلا  
 یار خوش چشم کو خط خامہ تر گامی  
 پڑتی ہی یار کا خط ہو گئی و لکی کا  
 جوش گری می ہو تا خط کا نہ لکنا معلوم

یہ بینا سی تیر تون تر ہو نو کا  
 دل پکارا کہ نب واز تو کا  
 پردہ دیدہ تری نہیں بہتر کا  
 ہو گیا تری مین مری ہو نہ خج کا  
 یہی یون یار کہ نامہ کی عوض کا

شاخ مرغان ہو قلم بر گل تر کا غنہ	سایہ زلف بین کی چو خانی کار
یک دست مملکت دل کا ہی اتر کا غنہ	شرح طوارق نظر ہو سحر و سرور
خامہ سوچ کی کرن محسوس نور کا غنہ	بنگیا کچھتی ہی نقشہ رخ روشن کاری
ہو عقیق شجر سی و زار شجر کا غنہ	تہ کو روئیں لب لب لعل کا گر و صفت لکھون
پر پروانہ صفت خاک ہو جگمگ کا غنہ	شہر و سوز و گداز تپ تپت ہو لکھون
لیچلی جانب دلبر جو کبوتر کا غنہ	کار و مقدار اس کی کچھ بھی ہو او ایچ
نہ قلم ہاتھ سی چیتا ہی دم بھر کا غنہ	نہ غنہ غلط یار کو غلط لکھنی کت و چن
روی نگین کی پسینی سی جو ہوتر کا غنہ	نہ کچھ شہر باوہ بنی صاف چین کا تختہ

انہی سحر مہر رخ یار کا لکھون مین جو

صبح صادق کا ہود امان منور کا غنہ

کر دیا یار کو رسوائی جہان آخر کا	کیوانج لاہور سکنا بندہ طغیان آخر کا
لوہ فرقد کی بنی سنگستان آخر کا	گیا گردش قسمت کا اثر بعد کا
بنگلی شعلہ مری منہ میں بان آخر کا	ہجرین بسکہ بھی روز بان ناگرم

آبلون سی	سوز و فرت سی شال صدق پر گوهر
آبلون سی	اشک آہ شرافشان کمال شوق کار
پڑ گئی پانوں میں	اوسکی بھون کے تصویر میں اولک جو
خواب ہی عشرت فانی	جاہ دنیا پہ کر مغمم نادان کی
ہو گئی پتھر خاکی میں	پادشاہان فلک تیرے غور شدہ کلاہ
گور میں سیکھنے کی	سایہ چتر و علم میں جو رہا کرتی تھی
شیخ تربت فی ہلالی	ہوں وہ کم گو کہ اثر میخی غامضی کے
چمن حسن پہ آئیگی خزان	ای گل حسن و روزہ پہ نہ آنا پھلو

مکتب عشق میں تدریس جہن کی جو حجر

ہمہ وان ہو گیا میں سپہ چہر ان آخر کا

جنس ایسا ہی کر کرتی ہی نہیں کا نظر	سرس پائک کہیں پاتی نہیں کہ نہ نظر
وہو پ میں آئیہ پر کرتی نہیں کا نظر	جلوہ رخ سی شکر پتری ٹھہری شگاہ
بلع ہر شخص میں آئی طبع خام نظر	کہہ لک آکھ جوا بنامی مان کو دیکھا

کام خورشید به کرتی ہی دم شام نظر	سایه زلفت بین کجا ترا روی خشان
تا دم صبح رہی بس طرف بام نظر	بشم سہ منتظر آمد شباقی جو رہا
رکشی ہی یہاں اثر روغن بادام نظر	تروماعی ہوئی دھال جو لڑی یاری آنکھ
آئی جب رخ چہرہ ہی لہ سیہ فام نظر	جھایا کو کیا رخ خورشید پر اک ابر تک
صورت شیشہ ند کی نہ پڑا جام نظر	جب سی تا نہیں نہ ساقی سید باعد
وہوئی آتی ہی لہو میں تھی صمصام نظر	بیگنہ کہتی کہی قتل تا امنی تامل
کی نہ آغاز میں ہمیں سوخا بام نظر	یہ بہت کو دیا دل یہ ہوئی نادان
رگینی جانب صیاد تہ دام نظر	تک کہ چھپ چکی نہ دم فوج ملک باغی شوق
طرز آہی تری کوچی میں کہرام نظر	جمع عشاق میں ناموں سی پابھی شہر
کعبہ میں پھر بخدا آتی ہیں امنام نظر	دل ہی تصویر خیالی تبان کا بن

منتظر آنیکا اوس ماہ کی رہتا ہی سحر

رہتی ہی جانب درجہ تھی شام نظر

دم سجود بابل ہوئی مجھ کو غمخواران

شک سی آن جلانی خیا جہان کی گیلر



از خم تن بین سکرانی تیغ بران و یکدیگر  
 مست بخیزد و گویا این چشم جانان و یکدیگر  
 کیا اگر تپا تھا ہمیشہ سر و گلشن بین  
 چھپکے تاری ہو اگر کج حمتا پزیر  
 خاکساروں کا پڑا ہی می صبا سپر غما  
 کیا رقیب و سیئه و لیدین کھیا چو تاب  
 سنگ غم سی استخوان بین می ای اہل نظر  
 بوالہوس کلمی جانان نیکمون و جنتا  
 تما بہت نایان اپنی خوبناتی پزیر  
 جب شبقت میں ماند آہ شرم فی تو کما  
 ہو گیا اپنا گریبان مثل سبوتا تبار  
 ہی جو ذوق تیرہ دیکھو رہی سنی کی  
 عنایہ گلشن الفت ہونین جلوہ طلوع

جو سخی بین شاد و ہوتی ہیں وہاں و یکدیگر  
 دل کو اک سودا ہوا زلف پریشان و یکدیگر  
 ہو گیا سید جہاندارون جانان و یکدیگر  
 نورافشان حیدین نورافشان و یکدیگر  
 حجازا و مست می بخوت کارمان و یکدیگر  
 شب کسیری یا تہہ گیسو جانان و یکدیگر  
 پس گسین گردش چشم حسینان و یکدیگر  
 رنگ فوق ہوتا ہی لڑکوں کا داستان و یکدیگر  
 آئینہ حیران ہوا تصویر جانان و یکدیگر  
 پانی پانی ہو گیا اب بربسا ان و یکدیگر  
 آج دست غیر ملکی کل کارمان و یکدیگر  
 جانی کاشن کو پہلی یکتا ان و یکدیگر  
 ہو تمام محبتی ہی رخ گلستان و یکدیگر

بسکہ عشق شکر لیسے کنوین جھکواؤں  
چاہ سی نفرت ہوئی ہی جو خوابان دیکھ

باغ الفت میں گل و شبنم کی صورتی سحر  
یا رہنما ہی جاری چشم گریان دیکھ

<p>باغ سوزان کا نہیں جاوے دل بیتاب عشق میں کی پیشہ سی طائر بیتاب برق شنی ہوئی سرخسار پر چھوئی نقش پانی گل کھلائی چاندنی کی سیر پلکین میں یروز بر صحت صورت جزم خال عین کعبہ چشم زفرم تھی اچھا دشن بسکہ ہی یاد سحاب لہ میں باران وان کو ریارات کو سوانہ یاد زلف چونک خفاک تھا بون کھیر اگر جو لگائی ہی گر سوا ال ہوئے دندان پیش ہی سحر</p>	<p>شمع روشن ہی نر کشتہ سیاب لوٹا ہوں بہت مرغ دل بیتاب چھا گئی کالی گھٹا خوشید عالم تاب طرزہ کلکاری ہوئی ہی چاوت تاب محو مطلق ہو نہیں اقرآن کے اعراب بینی و ابروہین فائق منبر محراب لوٹا ہوں برق کی مانند فرخ تاب چھا گئی اشتغک اسی دل بیتاب مستقل خواب پر شان کھتا ہوں غلاب کشتی ساحل وان ہو تو نیکی آب</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بر سوسه دندان پنا یا ہو گئی رسوائی خلق  
 یاد ہی اوں گلبدن گنزم محل سابد  
 جا نگہ زخو رشید و بن ہی شب فروق  
 چشم افغی ہر پہلو بجی شاد باہی کھکشان  
 آفتاب حسن بر روشن بنین ہر موج  
 کس قدر تار یک ہی اپنی شب تار فروق

آبرو کھو بیٹھی ناحق اک دریا یا پیر  
 پڑتی ہی کب آنکھ اپنی قائم و سجا پیر  
 اوں شہا آب آتش فشان ہر دم لبتیا پیر  
 مارا بیض کی ہی کفچی کا گمان متا پیر  
 لوثی بین بجلیاں جام شہا بیا پیر  
 رشک تارو نکو ہی نور کرکات شہا پیر

ماہتابی پر ہوا وہ محروم شہا بیا نقاب

ای سحر چھٹی ہوئی چہرہ متا پیر

جان عالم جو بین مانل ستم اسیا بدین پیر  
 جان تیا ہونیدن ایسی ستم اسیا بدین پیر  
 تا ہی زخمی بین جلو خانہ انور کی تما  
 ملوق فرسخی کی اب خلق خریدار ہوئی  
 میری یوسف کا خریدار ہی ساما عالم

لوثی پڑتی بین پر زیا پر زیا بدین پیر  
 جنگی سائیکو بھی ہی ملوق پر زیا بدین پیر  
 صورت کا کھشان جو وہ کر ہی جا بدین پیر  
 تیری میو انون کا احسان ہی جہا بدین پیر  
 کچھ نہ بندون ہے موقوف نزارا بدین پیر

بندی قدی تری فرض ہی آزادون پر  
کان ہر قی نہیں عشاق کی فواہن پر  
یہ وہ آہو ہیں کمرین حلقہ جو عیادون پر  
تیز نشتر کمرین قد غزل ہو یہ فصاؤن پر  
ایکساون پہ شرف کہی کسی کی بجاؤن پر  
چست باندھی ہی کمرانی بنیادون پر  
فوق میری بت ترسا کو ہی جلاؤن پر  
قربان لین نہ بسیر اکہی شمشادون پر  
زادہ اک سمت ملک غش میں ہن سچاؤن پر

کس شش شبی گلشن میں جکین میں موم  
ناک میں لائی ہیں مہ آہ بتان جیرم  
چشم وحشی ہی قاتل مر دم ای شوخ  
پھر ہارائی ہی عشاق کا خون جش میں  
آبرو لیتی ہیں عشاق کی پر آبکھین  
پیچ عشاق یہ ہی اہ عدم کی تہی میں  
قتل کرتا ہی وہ عشاق کو ترسا ترسا  
باغ میں آئی جو وہ سر و قد سنبل مو  
حسن تو بے شکن اوس بت کا ہی اللہ

شاعری کا مربی پایہ ہو سحر کیون نہ بلند  
میری استاد کو ہی فوق سب استادون پر

مرواوسی کہتی ہیں جو مہر ہی اپنی نام پر	ہیز و ناکس جان تی ہیں مہر پر دام پر
برق کا عالم ہی ہر موج می ز فام پر	پر تو افکن ہی جو مہر روی ساقی جام پر

گرتی برین ست خدائی سنی کنگی نام پر  
دیکھنی چاند آیا ہی ہ مہر پیکر نام پر  
زلف چھوڑی منجھو دکھلا کر گنج بگلام  
عیسیٰ مرچہ پینگ گبر لعل بت خوب نام پر  
ابر فی زبید ویا وکیجا جو جکھاو شکھا  
خواب میں بھی سوچتی ہی کہ تھی ہر  
کس قدر ہی ہم رخ مہر ویش پر آفتاب  
بابلون کی ہی گرفتاری کا گریہ یاد  
کیا ہی نسبت سر و قد کی نگر س مجھ سے  
وعدہ دیدار کی مجمع غشاق سے  
وای ہی سیدہ میں پچھلے نام بسل  
خوشگستہ بال بوطاقت کمان بواز  
تشنہ دیدار انھیں مکان شتاق کلام

مرد و بایا ہی شوق پھولی ہی روشنی  
ہی بیان شب صبح کا جلوہ سوا و شام پر  
یعنی وعدہ صبح کا مو قوت کھا شام پر  
خون ہو گا خضر کا خط زردی مر پر  
برق تری پی بقیہ ہی دانی کا مر پر  
آپ نہیں تیا ہو نہیں اپنی نیال خام پر  
ہی رگ ایا قوت جو ہی دلتا ازاد  
کد ہی کل دانی کی بدلی حلقہ نام پر  
سرخ ایسی خوشنماک ہی گل باہار  
جلوہ گر ہو پھل نور شب قیامت پر  
کس طرح پوچھو ان بھلائی میں سچ تو کیا  
کوئی طائر بھی نہیں تیا ہی جلوہ مر  
اکھٹا کیو مکر ہو صاحب نام نہ پیام پر

جسم کا کیا تذکرہ کرتا نہیں رجم ہی  
 پروہ اکب او مجھادی روشن نقاب  
 کشنگان چشم قاتل کو جلاتا ہی بن  
 صاف او بید آئی ہی نگت جسم سرج  
 کیا بلا وہ سن ہو گا ہی تشو کا مقام  
 عشق تر کا رخ پیر ازین جی چمک  
 جبر ساقی پتین تباہی آکا پتین پت  
 لانی تباہی زور کوہ خون مان کی  
 سیر می ن فی وی چمک پت پت کوہ

اندون آیانہی لالی سی بت خود کام  
 کھل چکا بت ہی از عشق خاص کام  
 ایک پستہ ہو گیا سر سبز و بادام  
 پیرزن او جلا گلابی بگیا اندام پر  
 جنگی مثل جانور ہون بل پت اندام پر  
 کاز شتر و نگنی کرنی لگی اندام پر  
 شگ پشیشہ کو پلو خاک الو باقم  
 برگ گل ہر ایک جو ہر بگیا صمام  
 سخمہ لالی کا کھلا قاتل صمام

اسی سحر ہو بھی ہی اپنی دل زین نا  
 فخر آئینہ پیرا سندر کہ جسم کو جام پر

انتظار یارین روایہ دم حیرات	سیری انگیدج اہرین باندا حیرات
خاک کوئی مایہی وقت میں ستر	شگت وہی مجا و جا ہی باش ستر

و غزل و کج باریمین ہی لکین حالت چو بوق	ایکدم پاتا سنہیں کامردن بھرات
صبح سی شام بلبلی کطیح ہوں	شمع کی مانند ہوں گریاں و شہریت
شام کو جس شب نگاہی قوت عین بلال	یاد ابرو پھیرتی ہی دلپہ خنجرات
شام سی تھو و لکھو تیری عارضوں زندگی	صبح تک دیکھا کیا مین ماہ آخرت
جوش پہ پھر زبان مین بسکہ ہی یوگنی	جای حسد آل شناسی ہی تھرات
خار و خار آشنائی پوسرین عشق مین	بسکہ دشت و کوہ پر پتھر ہوں بن بھرات
ہی جو مازلف جانان کا تصور جا نگرا	برہتہ ہی و در زبان کالی کا منہ رات
مہر و شمس کے ساتھ کبھی چاندنی کو بھی پاش	اوج پر تھا کیا مری طالع کا آخرت
بتہ تسکین دل مضطر فراق یار مین	دیکھتا ہوں جانب ماہ متور زات بھر
کہکشان کھلاتی ہی عالم زبان مار کا	چشم اضی مین شوبہ ہی کی تھرت

جب سنی لٹ مار کا سودا ہی مجھ کو اسی سحر

خانہ زندان مین روز آتی مین تھرات بھر

ہو گئی پامال ہم ز قناریہ می دیکھ

دل ہو یا بیارنگتین باری تیری دیکھ

چھوڑی نگہی بات کرنا ہم بھی تھی ہی نگہ  
 اشتیاق قتل میں ہر گ پھر کر گہی  
 نشہ اور یگانہ ای گل انشیدانی نگہ کا  
 اتو غیر ہونج تھی فرصت نہیں اس  
 کیا کمون جو لوتی پرینا نہ چھاتی پرین  
 سامنی میری چل ای کہک یا وانی مجھی  
 آتش غیرت سیاب میں کیا کوں کیا جلا  
 کس قدر شوق شہادت ہی تھیں انجی  
 بات بھر کی اس میں ہوں باقی نہیں  
 وامنی کامی کہ نہ لڑ تاکہ پہنچ کر پڑ

عار آتی ہی نہیں باری تیری دیکھ  
 جوش میں آیا تو تلوار تیری دیکھ  
 مست ہون میں نگہ سرشار تیری دیکھ  
 جگلیا میں گرمی بلنا تیری دیکھ  
 رخ پہ بکھری لبت شکستہ تیری دیکھ  
 اک پری کی چال یہ قمار تیری دیکھ  
 باغ میں گل شکل ای لدا تیری دیکھ  
 سر جھکا جاتا ہی بس تلوار تیری دیکھ  
 دل ای بھتا ہی مرا تکرار تیری دیکھ  
 دوری سوتی ہیں اب یہ تیری دیکھ

غرق عالم کو نکرنا ای سحر بہت را

ڈر ہی مجھ کو چشم دریا باری تیری دیکھ

نہیں زلف مشکین جلو گر اہوت گم گری

یہ ٹکڑا ابر کا سایہ فلک ہی ماہ روشن پر



مسلمان لید لب یار کی رہتی ہی شہر  
وہ گل ہی ستر لیکر تا قدم اک نور کا  
انقلابی پنج روشن چپے اوٹنی والی  
سوانیرہ پنچوشید قیامت جلوہ گری

سندھ شبنم کی قطری ہی پسینا روی  
نہ کیوں مولان قندار کا نخل  
رہا کرتا ہوں پروانہ چرخ زبردست  
عیان ہی جلوہ روی صنم پشت پناہ

بہت تو کو شاخا صبح کو خواب گیا او  
شفق کا خوبنہا ہی سی سحر تیرے گری

جسم صاف یار پریندہ ہی ملبوس نہ  
اوس سہمی کو نلیوں پوشاک بانوس نہ  
سنگ سانی فلک پال کر دی فوج غم  
زرد و پیشخ باہوش یا سنی اس یاد  
بکبات ہی رو کر تارہ روش طر خرام  
کھایا تیرے شجر کی قبایز بہ شیک  
پشت لبیلی ہوی جوشن اک کینا

شمع ساعد شعلہ پنچہ استین فانوس نہ  
سرو کا گلشن میں آتا ہی نظر ملبوس نہ  
چاروں کج ہو اگر کشت دل مانوس نہ  
میش طوطی کو بی اہ جزوقہ سالو نہ  
تیرے ہی گئی کیا ہوا سی گل جلوہ ملا نہ  
کیہ بات ہو اسی کلمہ ان گناک طبع نہ  
ہی فوی سبہ ہی پیش ارکند رو بہ نہ

ای سحر ہوں کشتہ سر و چہان سبزنگ

چادر تربت بھی ہوشل پر طاوس سبز

کیون تری رخ سی ہوا کامل خدا را

ذکر کامل ہی تصویر تری می روز بان

شبنم سان با ہفتا خشت رنگی مری سکن

ہر گھڑی کرتی ہوشاوت مری مکتی تا ہی

قتل وہ ابرو کج کرتی بین ماند گاہ

آنسو بونج مری بخشی ہی غیب نما

دشت غرت بین بن ہر گشتہ طریقی

حیات افزا ہی تری گردن دیتی بان

قصہ و اظہار کیا سنج او اہل بین

دل شویدہ فی دیار کی توکان چار

عوان حبست ہوئی تیرے کجا ہر زینل

روز محشر سی ہی فرقت کی ثواب دورا

شب ہی کوتاہ کہانی ہی مری یاد دورا

نشہ جان سی بھی سی آنسو و نکاح دورا

یون بان تھی کہی صاحب کی نرینہ دورا

کستہ ہی مری سفاک کی تلوار دورا

کہ ہوا نیزہ سی صحیح اکاہ ال خار دورا

خضر و عیسی سی تری عمر ہوا سی یاد دورا

شبنم سی شعلہ ہی سی شمع شہ گار دورا

زبان کی مزع کاشان ہی ہنکار دورا

میر ہی منہ صوری ہر چہ نہ تھی اردور

پیش ازین تھی زبان سی تہ طرار دورا

<p>اے لیکن نہیں ہی شہر کان گنا کتب یوسف پہ یہ ابنوہ خریدارین کا ہجر ہوش میں ہرین گشتہ ہم وارہ عین حجت ہی حماقت پہ ایسی آباد</p>	<p>۱ ساغری پہ کی ہاتھ ہین فی خوار دران گشتوسی ہی کمان ہر کا بازار دران کر لی دست شرم ہی چرخ جفا کار دران ہی دم خرسی جو شملہ ترا سکار دراز</p>
<p>ای سحر ظلم میں ظالم ہین برابر دونوں ایک ہی کاٹ میں چوٹی ہو کہ تلوادران</p>	
<p>منہدی جو بان نہنگ نامی کف ہوس گلشن سی گیا کون جواب آتی ہی ہم رتہا ہی مری غم میں اگر سینه زنان و توای نگارین سی ہمیں کتا ہی پاپا باز بست عیادت کو نہ آئی مری صبا ہاتھ نہیں مان غیر لگاتی ہین جو منہدی ملتا ہون بس ہاتھ تری ہجر میں دن آ</p>	<p>خونابہ دل میان ہی خنائی کف ہوس ہر برگ کی جنبش صدی نامی کف ہوس پیدا ہی جلاجل سی صدائی کف ہوس ملتی ہین کھڑی چنی پائی کف ہوس کیون بخش پہ پلٹی ہوئی نامی کف ہوس خوناب جگر میان خنائی کف ہوس تربت سی بھی آنکی صدائی کف ہوس</p>

یونہی کی عوجڑا کی ہمنو میری سہرا  
پامال کرو نقش سجائی کھٹ افسوس

انجام ہی شادی کا سحر پنج مصیبت  
آواز جلاجل ہی صدائی کھٹ افسوس

جھا لوں کہ موتی ہن رخ دلیر کی آسپا	تاری ہن جلوہ گرہ نور کی آسپا
چنپا کلی نہیں رخ انور کی آسپا	چھوٹی کرن ہی مھر منور کی آسپا
شیرین لبوں کے گرد پھر کھینچ لو الہو	جمع مگس کا ہوتا ہی شکر کی آسپا
قاتل فی سراقہ کی ممنون یہ لیا	پھرتی ہی روح دستہ خنجر کی آسپا
ای مختب ابی خدا کر نہ تھام	مین کب گیا تباہ منبر کی آسپا
کنڈل نہیں ہن چاندی عارض جلو	ہالہ ہی نور کا مہ نور کی آسپا
طلعت گریز کرتی ہی جلقاب سے	کیا آئی سایہ یار کی سیکر کی آسپا
بلبل ہنوں اوس چمن کا نہیں حسین و خلج	کٹائی نہیں ہن سیر گل کی آسپا
ساقی فی آفتاب کا ہالہ بنا دیا	خط ملا نہیں لب ساغر کی آسپا
ہیرے کی بجلیوں کی ٹڑپ کھینا کہ	دو برق ایک مہر منور کی آسپا

کانون کی بجلیاں نہیں رخ کی اوڑھ	ہین دو ہلال اک مہ انور کی آس پاس
چپ چپ کے روزخانہ اغیار کو گیا	ہو سگلا مہ جبین مری گھر کی آس پاس
بگڑا بھی حوروش تو بہنت بنائی بت	گو تھی بشر گنتی نہ کہی بشر کی آس پاس
سودا ہی لٹ یار کا چھوٹی نہ سلسلہ	زنجیریں کھدو قبر پر چادر کی آس پاس

شیعون کو خوف شکنی حشر کیا سحر  
کوثر پر ہونگی ساتی کوثر کی آس پاس

نگ لاتی ہی جنوں فصل بہار ان ہر س	چاک کرتا ہوں بزم گل گریبان ہر س
فصل گل میں دایع ہو تے ہین و زان ہر س	خوشقند و نبتا ہو مین ہر و چرخان ہر س
گل کھلاتا ہی گل خسار جان ہر س	سینہ ہو جاتا ہی دغون سے گلستان ہر س
ہی ولاتا مجبور و کراہ باران ہر س	چو شبنم آنکھوں سے جوتا ہی طمع فان ہر س
فصل گل میں کرتا ہوں طلوع بیابان ہر س	پیشکش ہی سودست خار و امان ہر س
خانہ زنجیر قد مومن سی مری آبادی	ای جنوں آباد کرتا ہوں زمین ان ہر س
گل تر ہی چھٹی کی کھاتا ہوں مین تن پر گل	سینہ ہوتا ہی چمن فصل بہار ان ہر س

<p>بهاشتو کی دوا چون نه کیون شنگ  ای جنون تری دلت هم نه کی کسلی  چشم تر سچکاران خاک بیابان هم  هوتی بین کی مری خم کمن مانند گل</p>	<p>بهرستی جاتی ہی می لف پریشان  اشک غم سی نگ تپا ہی سامان  وامن شست جیل کتا هوئی نشان  جیب هر اوتامی سبز غنچه خندان</p>
<p>آب ودانه بند سی و مکنی نه بین تیا سحر  کر بلا جانی کا تم کرتی هو سامان هر بر</p>	
<p>بھولی مین غیر و ن بدی یاد فراموش  تو کر محبی گوا می ستم ایجا د فراموش  وہ سر و سی قد جو خالما ہن چین مین  شانہ کا جواوس سر و کی لفونین گنہ  اوس سر و سی قمری صفت الفتنی  ہاروت صفت و کیکی اوس ہر چہ کج  دم ہونو نیہی از زبان تک نہیں آتا</p>	<p>تا حشر نہوگی تری بیدا فراموش  ہوگی نہ مری ل سہی می یاد فراموش  قمری کو ہر عنانی شمشاد فراموش  شمشاد کو آری کی ہو بیدا فراموش  کیا دل سی ہو یاد قد آنا فراموش  کرتی مین صومعہ ہا د فراموش  اب تک تو نہیں آکا ایشاد فراموش</p>

گر بنول بیهرم سوس است کی مثال	سختی کو کمری بیضیه فو لاد فراموش
اسلام زبانی ہی ولی یاد تباران	کافر نهونی لذت الحاد فراموش
لبهای شکر خاجو تری خواب بین	شیرین کو کرین خسر و فراد فراموش
بت منه جو کاتی نهین تا قوس که نهد	کرتا بهون مال و فراد فراموش
دیکهین تر نقشه تو کرین حیرت د	تصویر کشتی مانی و بجزر او فراموش
حورون کو کمان یارین گرم سسی دیا	جنت میں بھی ہونگی نہ پر زار او فراموش
نام اوس بت تر سا کا ہی نرات و خطیفه	اذکار فراموش ہیں اور او فراموش

پالغزنی شواہری پچاسحر اوسکا	
شاگرد کمری گر رہ استاد فراموش	

کیون مخن یوانی تیری حسن پری یاد	ہو پری کمی جو تیرا سایہ دیوارش
ہی جو حسن نازنین پر یہ دل بیمارش	ابتو آتا ہی بہین دن بھرین سوسو بارش
تونی کھلایا روع حسن جیانی برق و	مثل موسی ہو گئی طالب دیدارش
ہون ریاض عشق کا وہ عند لیب سنج	گر سنی نالی مری ہو جا موسیقارش

بیا بیا تیری فقط ناقوس نهی لاله نین  
 ناتوانی سحر سحر بکاتی لب پی جان  
 چرخ کین کس کی انگبین بین غنچه بکلی  
 اب او بینگی سوا محشر کی خواب گسی  
 روغن بادام چرخ کو چهره پر جامی کلاب  
 آدمی کیا ہی جو تحکیم و کیم که خود نهو  
 طائر دل کو ہی الفت سوز غم اسی طرح  
 ابتویہ عالم ہی فرسکا جطون کلاوه شوخ  
 ہون سپاہی کیون کہ کھن تنغ ابرو پر گلاب  
 کاش اسی حلیہ سی رخ پر میری چرخ کی گلاب

سکنت و حیرت میں بت نہیں ہمیں ایش  
 وہاں نکت سی اگر طاری ہوا اکبار  
 کیا بہا حسن مگر و پر ہوا گلزار  
 ہم ہوی دیکھی جو او سکی ناز کی غنچہ  
 چشم بہا جسم پر ہی دل جا غنچہ  
 روز ہو میں جلیک اسی ہر دوش و چار  
 آگ پر ہوتا ہی جیسی مرغ آتشوار  
 مگر کئی دس میں اگر تو ہو گئی دوچار  
 ہیز ہی وہ جسکو آئی دیکھ تلوار  
 یا آہی مجھ کو دن میں آئینہ سوار

اسی سحر فرقت میں کس دن میں جاتی نہیں  
 دو گھڑی میں کب مجھی آتا نہیں و غنچہ

نور میں تیری ہرین پیش و دندان ناقص  
 روبرو چاند نیکی کی تہا بان ناقص



لبان رخ روه سی ہی لعل رخسار  
ماه کامل سستی رخ کوین کیا  
روز افزون ہی ترس رخ ادا داپ  
تیری چون کی ادا داپ گرس کس  
آکھ راگین ہرگز نہ سنو گدا  
جوش مستی نکاتے پی ہی اپا ام  
نایان پر گمین خسارون پوتی  
بدلی دنی سنی رنگ شرہ خون لگو  
کفر دین لٹ رخ یار کا شیام دھر  
خط چشمی تیری ابرو کی چپی یون قاتل  
اہل رفعت کی خصو سین ہی نقصان  
وعدہ وصل سی کیونکہ پوتی دل کو

خط رخ سی خطایا قوت تم خطا  
کہ تیشہ ہی آبی لہر رخسار ناقص  
کامل اک شب تلو انوتین اس جان ناقص  
چشم نی نور ہی سی سرور خان ناقص  
رنگ کامل کانہین متاہی بیان ناقص  
سر کر می ہو تو نہیں ابد نادان ناقص  
گذریل سی ہی سطحی میدان ناقص  
جوش ریاسی نہو پنچہ میدان ناقص  
دیرو کہہ بین یکنی گے برلمان ناقص  
جیسی ہو مورچی سی خنجران ناقص  
پیش نور شید سحر ہی رہا بان ناقص  
سخت دل سست تاع ہی چان ناقص

گوزین ہی سحر کی سر و سامان قص

خول کی نگین گل نرسن بیان ہو ریا  
منع رنگ گل نبی سنجیدان ہو ریا  
ہر روش ای شک گل محکوب بیان ہو ریا  
ہر گل گلزار کا تختہ ہوا مان ہو ریا  
نرسن و سنبل سی حیران پریشان ہو ریا  
چاک ہو دروازہ گلشن گیس بیان ہو ریا  
شبم ترسی کیون ہر صبح گار بیان ہو ریا  
عشک پنچ ماع او سکا یازان ہو ریا  
سبز ہو ریاں جنبت بلغ ضوان ہو ریا  
کیون میری طرح انکا و غلطان ہو ریا  
دو سنبل شعلہ ہر گل ہو چرخان ہو ریا

ترجی ہو گیا کان رشک غلامان ہو ریا  
نرسن کیکر کل چان پی گلکشت جا  
تو نہ کو کسپس سر و سہی چنابین خار  
خون دل و خون او شک جہنم کی یاد  
زنگ گل و جابی گلکشت کو آئی وہ گل  
گر بہار افزای سینہ ہون گداز  
نرسن گیا پال و ہو رشید روی گنداز  
گر پی گلکشت ہو روت و رادہ شکست  
ہر شجر ہو فخر طوبی نہر شکست سبیل  
روندہای جابی سبزہ گل کوہ سر و واد  
شمع عارض کا ترخی شب بیتی گلشن بدین

شبم افشان ہو چشم اشک یزاج

دیکه ای بل اسجی تو غزل طوفان بوی

کیسوکا قصه لب پیری یا با جری خط	سودانی لبش کو بهی سربین بوی خط
سودانی لبش یار تھا پہلی مال جنا	نازل کمان سی گوی نسر پر بلا خط
روز وصال شام نوصبح حشر تک	اسی کاش در میان سحر کل جایی خط
چاہ وقت سی جوش مین ہی آ زندگی	کیونکر نہ زیر پر وہ جلست چہ پای خط
کیونکر نہ قبضہ زار غزل کی زمین نہو	موزون نہر طرح سی کی ہی شای خط
مجہ ناتوان کو بال کو ترین باندہ و	جاؤن ہوا شوق مین دین بجای خط
وہم ملک تلک ہی سانی وہان محال	تا کو یار کون مرا لیک جایی خط
کس شد و مد سی کر با ہی نامی قدم	جب تک آبا خط نہ کہی ہو آخی خط
پرچہ سفیر کونہ دیا خبر جوابات	ابا شتقا نہ لکھتی بہن لکین اسوی خط
کیا یاد نامہ بر ہی دل بیت لکرو	لب پر کہی ہی ہا خط اور گاہ و خط
قاصد جو آیا روح گئی پیشوائی کو	حسرت رہی کہ یار کا پڑھنی نہ پای خط

## پیش از طلوع مری مرے کا آبی خط

ہی بلبل دل عاشق کو خار غار سی خط	شکفتگی گل ترسی مسبرہ زار سی خط
ہی داغ نامی دل و چشم اشکبار سی خط	نہ لالہ زار سی سیر آبشار سی خط
گلا اوٹھای دم تیغ آبدار سی خط	نہ ترہون آہ لب نہ زلال و ضل
بجھی ہی نشہ سی عینت مجھی خار سی خط	بدن کی ٹوٹی مین ساقیا ہی کفایت
نہ دغدغہ ہی خزان کا نہ کچھ بار سی خط	برنگ گلشن تصویر باغ و بہرین ہون
کسی کو خاک ہو ایسی بون بکار سی خط	لگا کی تیر مجھی منفصل ہوا تو کسا
زبان کو بوسہ لبہا می شد بار سی خط	پسند و لکوی ہی تیر شرم و ملاحیت حسن
ہوا نصیب عجب یاد خط یار سی خط	کھڑی کھڑی ہی گشتگی سخت و زون
کہ آگینہ دل کو ہی اس غبار سی خط	بسان شیشہ ساعت ہی انقلاب نام
ہی جیسے چشم و رخ و خال و خط یار سی خط	ہیں خار گر گل مشکان نہ و سبزہ
بنو شراب کا زندان بگیار سی خط	تم اپنی چشم کی تستی کی قدر کیا جاؤ
غرض سر و سہی سی نہ جو یار سی خط	ہی یاد قامت و زون و شیشہ شل

<p>۱</p>	<p>سحر ہی نام خدا دل کو عشق قامت یا</p>	<p>یہ حق ہی بہت کہ منظر کو ہی اس خط</p>
<p>شمع</p> <p>شرم سی فانوس کے پردہ میں رہی چاہی شمع</p> <p>تیرہ بجی سی مگر گل قبر پر ہو جاسی شمع</p> <p>مینی چینی جاسی پر روانہ اور اوسنی جاسی شمع</p> <p>ہی چراغان سی مطلب نہ ہی واپسی شمع</p> <p>بجھکے پر عالم ہستی میں گل کہلا سی شمع</p> <p>حلقہ فانوس ہی بنجیر بہر پائی شمع</p> <p>ہی پر روانہ میری غمگین گلہائی شمع</p>	<p>بی نقاب من کا ہو روی شکن آفر</p> <p>کہ تبت پر غم و نیکی چڑھائی گل جھلا</p> <p>شمع اور پروانہ کو کتب متناہین ہے</p> <p>ہی تصور وی جانان کا جمعی شمع فرا</p> <p>بعد مردن نام عاشق کو زیادہ ہی نمود</p> <p>صحبست نا جنس مجھ کو قید سی کچھ کم نہیں</p> <p>حسن گل و یان کو عاشق کی دیتا ہی جلا</p>	<p>امی سحر گر شام کو آئی وہ مہوش بزمین</p> <p>صورت شمع سحر بی نور پس ہو جاسی شمع</p>
<p>صبح کو بی نور ہو جانی جا ہی خستہ شمع</p> <p>مرہم کافور سی اچھا ہو کب نا سو شمع</p>	<p>دیکھتے تھکے تھکے کیونکہ زور ہو فی نور شمع</p> <p>وصل مہر و یان زخم دل کو کیا ہو التیام</p>	

<p>حسن جانان خط کی فیضی کیا ہوئی کم          جو ہرچ شندل فانی ہوا ہی عشق          سنا سنا کہ تائید تیری رخ پر نور سے          بزم میں کیا جواؤں شک چمن کی حسن          کیون نہ اوس پوشین حسن بڑھ جانی          اوڑھ نہیں سکتا ہی بلکہ شمع سی کا نور شمع          چاندنی سی کچھ ضرر پاتا نہیں سورش          پردہ فانوس میں بہا ہی جسم عور شمع          اوڑھ گیا رنگ گل ترکیطرح کا نور شمع          پردہ فانوس میں ہوتا ہی زونا نور شمع</p>	<p>مر گیا ہوں شعلہ رو کی مین صبا حث کیلکر          امی سحر میری کفن مین چاہی کا نور شمع</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>چاؤ گر تھم پی پروانہ شبستان ہواغ          سنکی آمد تری مثل خمین آتش          بن تردد نہ مرا تھ لگی گل نہ کھلے          جابی کر تو پی ملکشت گل تازہ کھلے          کھوئی رفیقین جو ہر شام ہستی است جا          حسن بی پردہ اوس شک چمن کی خجل</p>	<p>پیر تہو کی مہین شمع فروزان ہواغ          پیشوائی کو عجب کیا جو خرامان ہواغ          شبنم ترشی جبک عرق افشان ہواغ          گل جلدین آتش غیرت حسی چنان ہواغ          بال سنبل کن ہون ولید پریشان ہواغ          چار دیواریں کس طرح نہ پھان ہواغ</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تو نہ واپس تو گلبن ہو مجھ جیارتان	دیدیہ غول ہر اک گل ہو بیاں ہو باغ
تو جو گلگشت کی آتش غیت ہو تیز	گل ہر اک شعلہ ایسی ہو سوزان ہو باغ
آمد آمد جوتری باد بہاری سہی سنہ	لب ہر غنچہ بگشتہ سی خندان ہو باغ
صدقی چہری پہ ہو گل لطف پہ سنبل ہوا	سر وقامت پہ نہ امن تو زبان ہو باغ

خوش سیر اسحر گر پی گلگشت ہے  
نہر سینہ زنی رضو نہ رضوان ہو باغ

چشم نم پر پہاروں کی چہ بین روشن چراغ	فوق کر سکتی نہیں بر ظلمت مدفن چراغ
رو برو تیری ہیں بین بی نواہی چون چراغ	سامنی خورشید کی ہو صراط روشن چراغ
چہرہ روشن نہیں نیز نقاب ای مہ ترا	چاند بدلی مین چنپا ہی باتہ دھن چراغ
روی روشن کی تجلی سی مہ سیر چمن	شمع ہیں شمع کی چہرہ لالہ گلشن چراغ
مہر عارض جیہ ابی پردہ روشن گھوڑا	بنگیا دیوار جانان کا ہر اک وزن چراغ
جہی و شعلہ کی بھی پانڈیریا پیش نہیں	دیکھ لو کالہ ہیدہ کسا ہی کون چراغ
ہی سیخانہ مرفوق کی شب بزمیں	طاق کام نہ دیا ہی سانپ کا ہی من چراغ

مثل پروانه شادامیر ہو میرا مرغ  
 دشت حشر بدین جان تیری مجنون  
 ہی ہر اپا پر مری سرو چرخان کی ہا  
 می سی کر خیار آتشناک کو آہستہ  
 چہرہ پر نور او خوش شوق کا ہی حیرت فرا  
 گر پری خیار آتشناک کا دریائیں  
 داغ دل زیرین بدین مثل مشتعل  
 آزارت یار کا مارا ہون بدین گفتگہ  
 رامی روشن ہو پوچی کیا کینہ تجلی کو تری

شمع واکر خلائی گریں مردن چرخ  
 غول اکھوت بدین تہی تیر پر روشن چرخ  
 بسکہ بدین زرش سی کسیر غما سی آن چرخ  
 حسن کی دولت کپڑی مٹھ روشن چرخ  
 سرو موزون پر نظر آتا ہی یہ روشن چرخ  
 معج کی تہی سی ہو گر داک روشن چرخ  
 مجھ کو کیا درکار ظاہر بدین سر مدفن چرخ  
 کیون تو خاموش کہتی ہی سر مدفن چرخ  
 بجھتی بدین عین عقل عقل کل کی مدفن چرخ

پھونکدی لعل مسیالیدہ سی گروہ سحر  
 غنچہ گل شمع بنجانی گل سوسن چرخ

سہ سبز ہی بہا رخبان سی قضای باغ  
 ہو بسکہ باغ باغ نہ پھولا سما سی باغ

وہ سرو سبزہ لک ہی و نون فرامی باغ  
 وہ گل جو بہ بہا فرامی قضای باغ



ای باغبان کمال بیگانه جانکر  
 وه عند لب من که بخبر روی کوی ما  
 دلکش می تری عارض گلزننگ کنی  
 چمکا جنون بهارین صحرای راه بی  
 سودانی قدایکاجب پائی سرو کو  
 رنگ خزان بهار دکھاتی می مصفیه  
 نوحه نوای مرغ چمن چپ گل می چاک  
 غنچه گلابیان گل و شبنم جام دل  
 هر صبح پیشوائی کو جاتی می بوی گل  
 جوش جنون می عشق دین اک گلزار  
 پروانه نین می غنچه و بهر لاله زار کی  
 بلبل ده میدان که جکی می همراه جوش گل  
 هر جای می را غنچه منتظر گل نشان

هرم بھی کسی نماند بین تخی آشنای  
 دل بین عشق گل می سوزنی باغ  
 بلبل می بھی یقین می را چھو نوحه باغ  
 ای مصفیه اس آئی هوای باغ  
 سنبلی سی کیون پائونین طبری نهایی  
 کیا بهکو چرخ غنچه و بهر می خوش آئی باغ  
 ماتم سر می کم نهین عشرت سر می باغ  
 میخانه می بهارین عشرت سر می باغ  
 بلبل هزار جان می کیون نوحه باغ  
 سر من هوای شست می دل بتلا می باغ  
 هر دایه گل می سینه غنچه نوحه باغ  
 رونق ده بهار بهر می خوش نوحه باغ  
 جاو نین جسطون مری همراه جایی باغ

فرقت مین سپر گل سی سحر بون گزشت دل

باد سموم سی بی زبون تر هوای باغ

سپناهی دل کنتی نوح دلد ارکیطرت

نخ هی کمانی ابرو خمدار کیطرت

دل نی کیا نخ ابرو خمدار کیطرت

مانل هی دل قد و شرف یار کیطرت

بلبل کا اثر و حام هی گلزار کیطرت

پیرزه مرصی چشم کو لکھ غیرت سیح

صدقی بدین جنبی نقش کمر گل بلبلین

میخانه می پرست کو بیت الحرام می

بیتاب دل هی طائر قبله بنا کیطرت

ای حور و کیهان پاؤں جو نقش قدم تری

ابر و کی سمت پنجه تر کان نهین دراز

بلبل یہ چناب شوق ہی گلزار کیطرت

سینہ ہی ناوک شرف یار کیطرت

یہ صید خود روان ہی کماندار کیطرت

منصور حق پرست چلاوار کیطرت

اہل طبع رجوع مین زوار کیطرت

نسخہ شفا کا بھیجی ہی بیا کیطرت

پاپوش او کی جاتی ہی گلزار کیطرت

واجب ہی سجدہ خاندہ خمار کیطرت

نخ ہی کمان ابرو خمدار کیطرت

دیکھوں نہ مجھ و ماہ کی خضار کیطرت

ہی ہاتھ ترک چشم کا تلو ار کیطرت

طافوس باغ و کبک می گماندین گریز  
جان اپنی چکیر که گمان بپوشتری  
کاکل کاکش سی پوپا پر دماغ تھا  
کاکل کاکل کمال میا دست شانہ فی

دیکھیں جو تیری تازگی ز قمار کیطرت  
وہ خود فروش کی فی جو بازار کیطرت  
میل فروتنی نہ تھا ولد ار کیطرت  
لایا کشتان کشتان قدم مایہ کیطرت

ہوتی ہی شام قتل سحر میں ہی دیر کیا  
خم صبح سی ہی ستری تلوار کیطرت

گیسوی حوری ہی فروز تر بہار لبت  
ہی بروون سی لری کی دہنی بہار لبت  
کرتی فسون طرازی میں ہی نگافان  
آشفته سر لبر ہی پریشان ہی موبو  
بخشایہ آفتاب رخ یار فی فروغ  
مانند ازل نگ سر سیمہ کیون نہو

ہی سنبل ہشت برین بار تار زلف  
روشن بین ہلال سی شہا تی بار لبت  
مشاطہ ہی کجلا ہی شانی سی تار زلف  
قوی ہی صبا سبب انتشار زلف  
روشن خط شعاع سی ہیتی تار زلف  
رخسار صاف یا رہی مینہ دار زلف

افسون عشق لب ہی سحر مایہ حیات

ترباک چاہی تھاپی نہ ہمارے

دشمن جان ہی ہا ہی ہا ہی فراق	حق نہ دشمن کو بھی دکھا ہی نہ فراق
دوست تو قہری بلا ہی نہ فراق	ہو نہ دشمن بھی مبتلا ہی نہ فراق
کب تلک تین سہون جفا ہی نہ فراق	کہیں یارب ہوا نہ تہا ہی نہ فراق
کاش عیش وصال ہو یارب	کاش جان من ہی ہا ہی نہ فراق
خط میں اوسنی لکھا ہی مژدہ وصل	ہو ہی صد شکر نہ تہا ہی نہ فراق
گردش چشم یار کا صدقہ	پیس بجاونہ آسیا ہی نہ فراق
سنگیلی کیونکر دھوان نہ آہ کی ساتھ	دل جلاقی میں شعلہ ہا ہی نہ فراق
تو جو آئی ابھی مرض جانے	شریت وصل ہی واپس نہ فراق
ہو نہیں گردش میں مثل سنگ فسا	سان تیغ ستم چڑھا ہی نہ فراق
بجھا تک آئی ہزار مرتبہ گور	ہو بیان خاک ماجرا ہی نہ فراق
اوٹھ سچا چاہتی بالین سے	پاپس تیری نہیں واپس نہ فراق
ہڈیان سرمہ کر رہا ہے سرے	پنچہ زور آنا ہی نہ فراق

بیتقراری و در دو کانهش خان	و یکمین کیا کیا ایچی کبای فراق
ما تم وصل من سحر شب و روز	ورد اپناهی باهی های فراق
جلوه کیا محو تجلی کو ترمی کلهای برق خنده و دندان نامی مایسی شرای برق نام چشمی کا کمنه سنی بان پر لانی برق و هیانین قنکی کمر کی جب پک کجا کان کی بجلی مئی یکی تیر کا کل اگر هی مسجل چین پیشانی سنی نشو جمال رعذالی ابر و و دول هی لایان شل شک آ نکمین و شن برین خیال مهر روی سیکر پا و لفت رخ مین مین اشکبار و بیتقر و رسی گوش مار کی نکمین جراتی مین نجوم	جب علم مواء سوزان فی شان مای شعله رخ کی تجلی و یکیک جلال برق میر می آه شعله را کی سامنی تهرانی برق زرد و تیر شهاب قلب شرانی برق پرده ابر سیاهی پھر نه باهرانی برق سر خط لاج جبین مهری طفرانی برق هجر مین هر لحظه آه شعله ای حانی برق سیان شب یک وقت مین مین پوای برق که نوای ابر بی سر مین نجوی سودانی برق بجلیون نعل در اش نه کین هوای برق

جبلوہ موج فی زرفام سی شرمای برق  
جو شر چکا ہوا پر ہو گیا ہمتا می برق  
دل جلو کو عین بارش میں ہے ایامی برق  
اشک میں شک گسلا رہا ہمتا می برق  
اختیاج رعد ہی ہر گز نہ کچھ پروا می برق

تیر تو افکن ہو جو ہر وی ساقی جام میں  
منہ سی کیو سلک فندائیں جو نکلی اگر ہم  
و تبت وقت سوز دل سی بقراری چکا  
سر و مہر سی پہنکی لکوی افسردگی  
ابو ثمرگان سی جو شل اشک غلام میں پون

امی سحر چین جبین یار کی لکون جو  
خط مسطر صفحہ قرطاس پر پنجانی برق

کرتی ہی خون ل عاشق نا کام شفق  
دل سی عشاق کی لیجاتی ہی بام شفق  
سرخ جوڑی سی خیل سی بت گلام شفق  
جمع کیجا ہین سحر رات ل شام شفق  
جلوہ گر چرخ پہ ہوتی ہی سر شام شفق  
بی شباتی کا مہین دیتی ہی پیغام شفق

سچھو لیتی ہی لب یا جو سر شام شفق  
یاد آتا ہی کسید کارخ پر قہر و عتاب  
منفصل عارض و شن سہی ہی شہید  
گرد و زلف و رخ و رنگ سی لانی ہم  
چمکنی سی سچھو کیون پان کی لاکھی کار  
ہو کی ظاہر گر دہشت چو ہوتی ہی نہان

لطف برسات میری ہی شام شفق  
خون عشاق کا گردون پہ ہوا نام  
چرخ پر پھولنی کالی نہ کہنی شفق  
دیکھ لو تم کو کسی روز سر شام شفق

دیکھو وہ فی ہین کیوں جانوں کی ہا  
خون بہا لہنی کی محشر میں جی نہیں  
بام پر وہ رخ کلام نظر آئی اگر  
نہ ہٹی گیشو بگون سی نقاب کنار

یاد آ جاتی ہی کس مس کی گلابی پوشاک  
دیکھتی ہو جو سحر روز سر شام شفق

کیوں میری جان نہ بٹشکایت کہتاں تک  
پہونچا جو شور حسن ترا آسمان تک  
جلتا ہوں چپٹا نہیں ہون شین بان تک  
جلتی ہیں مثل شمع مری آستخان تک  
پہونچاتی کون حال مراد لسان تک  
پہونچا جو ہاتھ کا کل ہر فسان تک  
کہ روز گنا غرق شجہ کو میں ڈکا سیان تک

کھوٹھی تیری ظلم کی ہاتھو نسبی تلک  
دل مہ کا داغدار ہوا زرد رنگ مہ  
میں شمع سی سو اتھل ہوں جور کا  
روغن بنی ہیں اشک فقط داغ دل آہ  
اب مجھی پیک آہنی بھی کج ادائی کی  
بورلی کہ مار کھانی کی ہیں نشانیاں  
مچکو بہت ستانہ فلک ورنہ دیکھنا

او پستائیں ہیں ہی ہاتھ اپنی عاہلی  
 وہ نام قبول ہوں کہ زبانہ کی ہاتھ  
 گویا ہی میری ضبط کی او پزبان  
 جو روپری ہنست و پستائیں ناع  
 اسی سرواز میں ہی تو جویا نہیں  
 تنہا نہیں ہی طوق گلو کا ہی مہم  
 سیارہ می گل ہی نہیں یادین فقط  
 ہر چند بال بال ہوتن پر زبان حال  
 احوال کیا کہنوں تن زار و زار کا

پہونچا ہی پی ضعت کا عالم یہاں تک  
 پہونچا کہی ہما نہ مری استخوان تک  
 سرکٹ گئی یہ بیان نہ اوٹھا وہون  
 ہی شو حسن بایر کمان ہی کہاں تک  
 گو کو کمان تلاش میں رہی قمران تک  
 تنگ گئی ہیں باقین کی اس پزبان تک  
 ازبہ ہی عند لیب کو اب بوستان تک  
 آتی نہ باز عشق سر موستان تک  
 فرقت میں گھل گئی ہیں ہی بیان تک

کچھ اوس ہی حال نہ تھیں کہنا ضرور  
 آخر سحر خوشن ہوگی کہاں تک

اب تو کمانہ باغ ہنر سرور و بان ہنر  
 سحر لبون کرتی ہی محبت پان ہنر

تنگ ہی تھی ہی غنچہ ہان ہنر  
 کیون و لو کہ خون گیتی تباہ ہنر



<p>دل ہی خاک طریح خون سرو چان بنگر  کرتی ہی کسکو سرخز و تیری کمان بنگر  کب ہو شگفتہ دیکھی غنچہ دہان بنگر  صورت شیشہ چاہی مجھ کو مکان بنگر  بوسون کیا کہو دی رہی تباہ بنگر  ہنسکے کری جو گفتگو سحر بیان بنگر  صورت دشنہ چاہی مجھ کو زبان بنگر  خط کی نموسی ہو گئی زہر لبان بنگر  ایک مکان سرخ رنگ ایک مکان بنگر  بھر لباس چاہی آب و ان بنگر  خضر یہ کرتی ہیں کہیں اینہا بنگر</p>	<p>اپنی شہید ناز کو کرتی ہو پامال کیون  شوق خدنگ افگنتی تجھ کو ہوا ہی کیون  دیکھی کشت آرزو ہوتی ہی ایک ہی  بنت محبت عشق ہی ہون می پر ہون  نیلا ہوا زبرد سبز لطیفہ سکھینا  بات کی بات میں بن سحر نخل مراد شمعان  ابر و ناری ہی عشق تیز ہو جو ہر بیان  پیش ازین تھی چشمہ آب حیات جان  حق فی بنایا خلد میں بہر حسن چہ حسن  سرو تر اقدسی ہی لب جو یا حسن  بند ہو ہی ہیں استی گرم ہی تر کنارنا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

زہر خجاسی متلی سب ہیں کیے بیکار

زام قضا ہی اسی سحر عشق زمان بنگر

بیدار دبا وک بثره غمی چکان دل  
 بیارناز چشم سیاه بتان ری دل  
 بجای تیره حسن ماه لقاحست ہو گیا  
 باطل حیاں فستی ہی عشق نہ راہدا  
 اشکوں کا کاروانج روانج بہ نظر آ  
 سرگرم اشک آہ ہوں مانند شمعین  
 اسی بت نہ کر تو کعبہ صا حیدلان  
 اوس چشم نیم باز یہ جب سی ٹپنگا  
 یہ صورتیں تو سب ہیں بظاہر نہ کی  
 نوشین لبوں کے وصف شیریں کا  
 ابرو وثرہ گاہ بجم خیش فزا  
 گلزار کوی یار کہ کہتیں ہر ٹپ ہوندا  
 اسی بت ہزار بار ہمیں آرزو چکا

ہر دم بساں طائر بسمل طہان ہی دل  
 پامال خوشخامی سرو چان ہی دل  
 سینہ میں چاک چاک بنگ کتان ہی دل  
 باحق مری طرقت ترا بد گمان ہی دل  
 ہر دم جس کطیح سی گم فغان ہی دل  
 اختر فشان ہی چشم تو اختر فشان ہی دل  
 حرمت ضرور ہی کہ خدا کا مکان ہی دل  
 بیمار ہی ضعیف ہی ورنہ چان ہی دل  
 ہی بی ورنہ غنچہ لب بی زبان ہی دل  
 عذاب الیائے بان ہی طلسان ہی دل  
 مقتول زخم خنجر و تیر و سنان ہی دل  
 کب ہم صغیر طالب سیر خبان ہی دل  
 القتاب ملک بھی ترا بد گمان ہی دل

کس برق و شکر خنده دندانهای باد	بجلی کطیح سینه بین هر دو طمیان
بی لعل ناب بوسه با قوت لب بند	لی مشتری چال که جنس گران

قد جفاک گیا سحر گیا عشق خوشقد	
هم پر پروگنی بین و لیکین جوان	هی نل

شک سحاب دیده گران	محبوب برق مال و افغان
چشم پر آب غیرت عمان	دریا کا پاٹ گشته دامن
دل نعل نظاره مرگان	اس شیر کو پروای نستان
دل کو خیال کا کل چپان	سنبل کطیح حال پشان
سرن پروای سیر بیان	تلو و نکا شدق خای غیلان
هی جوش اشک چشمه چشم پر آب	قواره و امهر سر مرگان
خون و نی بسکه دست خانی کی تار	مرگان بزنگ پنج مرغان
ساتی پونج چمن بین که هی لطف	جوش خرویش از بهاران
سیر بار حسن شرم هی جنون	صد چاک گل کطیح گریبان

افسون شامی سی پروانه پری <sup>مطلوع</sup>  
 بجزیرت بینل شجره پری <sup>آسمان</sup>  
 ای منیر دل نشین راجا بخش <sup>پرسه</sup>  
 هر شب شب برات هی هر روز <sup>عجب</sup>  
 لکستان بون صفت گوهر دندان یار کا  
 تیر چپی نگاه یار کی بر چپی سی کم نشین  
 کیونکه نه آه گرم سی بوی کباب  
 کوچه مرادشت هی طوبی هی <sup>نستند</sup>  
 رستهای به تو تیغ بگفت ترک <sup>جگر</sup>  
 بندی بین شک لببت چینی کی حسن  
 خال سیاه یار پروا سی <sup>عبد</sup> روی فل  
 هر تازلف مصحف رخ پری بوسه  
 فیض جنون سی هاتمه عجب <sup>تبه</sup> لگا

چینه ای شکستگیان هی آج کل  
 پھر ذوق قیام <sup>سلسله</sup> جهان <sup>پروا</sup> آج کل  
 ظلمت آفتاب چشمه میان هی آج کل  
 هی جشن وصل دل مرشدان هی آج کل  
 نوک بان کاک انشان <sup>پری</sup> آج کل  
 مجروح نار چشمه دل جان هی آج کل  
 دل سوز <sup>تیر</sup> یار سی <sup>پایان</sup> آج کل  
 دیان کو تیر <sup>پری</sup> <sup>تیر</sup> رضوان <sup>پری</sup> آج کل  
 شاید بهاری قتل گاسان هی آج کل  
 اک بت همار <sup>نهر</sup> میان <sup>پری</sup> آج کل  
 هندو کو فکر قتل مسلمان هی آج کل  
 کافر کپاس <sup>تبه</sup> قرآن <sup>پری</sup> آج کل  
 پایوسه گاه <sup>نار</sup> بیابان <sup>پری</sup> آج کل

کیون غیرت بہشت نہو اپنا خانہ باغ  
 تازگاہ رشتہ سدا گہ بنے  
 شعلے بجای آؤ نکلتی مہین متجسس  
 تاری چمک ہی ہیں سر آفتاب پر  
 رہتی ہی یاد حاضر حیرت فراموش  
 کیونکہ دعا وصال کی لنگون حق  
 دل پستی ہی گردش چشم سیاہ یار  
 پیش نظر نہیں وہ بہت خانمان آہ  
 آئید دیکھو ونامرا اور بدکن دانہ  
 آئینہ دیکھتا نہیں ماری غرور کے  
 دوزخ ہی باغ ہرچیز شعلی ہیں گل تما

لک رشک جو گھر مری همان ہی آج  
 چراغ شمع شک کو بھر طاق آج  
 آتش فشان مہر دل خورن آج  
 ہر شب جبین یار یہ افشان ہی آج  
 آئینہ وار دل مہر حیران ہی آج  
 دل تبدلی فرقت طمان ہی آج  
 کاوش پس کسی گردش وین ہی آج  
 عالم مری نگاہ دیدن یار ہی آج  
 دریا بہ لطف سیر حیران ہی آج  
 ایسا وہ خود نمائی پازان ہی آج  
 میدان حشر صحیح گلستان ہی آج

بجی ہی شوق شہ کی زیارت گاہی سحر

دل کو ہوا ہی ملک اسان ہی آج کل

مهر عاشقی کو کر گیا کس حسرت سے دل	نہ تر پیا عاشق ابرو مطلق ز رخ پند
بنایا عشق رخ فی مطلع خورشید دل	ہوا ہی قبا بستان سوراہی نور دل
ہجوم ہیرا ری سی بنا لوں کیو تر دل	عجب کج بخت و کج ہی مین مین دل
پسان شیشہ ساعت کیونکر کد دل	غبار خاطر عشاق ہجر آئینہ رو
ثبات و صبر کی تو بھی کہا دی کن جو دل	وہ قاتل کہ با ہفت آسمان چلا کی قتل
تبان سنگدل کا یار آہن ہی تپہ دل	میں تیرے خاک میں لکھیں ایک فرنی کی
کلیجہ بکا لوں کی ہو جس عاشق کا تپہ دل	وہی شیدا اتمار ہو ہی تہی کی لفت
زباں عمر مثل شیشہ ساعت کد دل	نیا پادین مین و گہری اس عشق کی

دیا دل تہی اونہی مل گیا بونہیت ہی  
سحر اب چپ ہو تم بھی صاحب شان دل

تجھی چاہی یا کیا ہا پھول	تری رخ سی ہر شکر گین ہا پھول
تو رضا گز گنگ پروار پھول	پہنستا ہی بالی مین کیون ہا پھول
کروں کیا شب ہجر دل ہا پھول	گل داغ تن پری جو شہر ہا پھول

لب و عارض مار کا چنیال  
 جا خون مرا تو نمایان ہو  
 مین ہوں گلرخون کا شہید تم  
 تارا وی رنگین اگر دیکھ لے  
 تری آگے ہی نارون پاہر گل  
 سراپا وہ قاتل ہی رشک چمن  
 چمن کا ہی جو سر جو ملو امین  
 تو اسی گل گر بہر گلگشت جہان

نہ غنچہ کی خواہش در کار پھول  
 سرخ تن تن سحر کار پھول  
 نہ رکوسہ تبر و نہ گل گل  
 تو بیل کی نظر و نہیں انشا پھول  
 گئی ہاتھ اور پاؤں کا پائیدار  
 وہن غنچہ قدس و خستہ پھول  
 عیان ہیں میان سپہ پھول  
 اتھرتی کرتی شہباز گلزار پھول

بدن پر نہ صدی سی پڑ جائیں نیل  
 سمجھ کر اوسی ای سحر مار پھول

جب سی لٹا کر دیا تو فیبت خود کام کم  
 خون دل تک چکی ہر فیقت و لذت  
 تو دیکھا لگا جو ترک چشم کی خونریزاں

جان مضطرب سی ہا رہی گر کیا آقام  
 ایو چشموں میں نہیں باقی برائی نام  
 گور و جشی کی طرح کر جائیگا جس نام

یار غم سی محرم طفلی من قد لاجم کما  
 کجی گورده سوس ~~چشم خنیا~~  
~~چشم خنیا~~ ~~چشم خنیا~~ ~~چشم خنیا~~  
 بسکه یک ~~چشم خنیا~~ ~~چشم خنیا~~ ~~چشم خنیا~~  
 وصل کی شب یحیی عیاری باز آید  
~~چشم خنیا~~ ~~چشم خنیا~~ ~~چشم خنیا~~  
 یارنی وعده کیا هی آج آئیگا ضرر

بوجه ~~چشم خنیا~~ ~~چشم خنیا~~ ~~چشم خنیا~~  
 آینه پیشکی سکندر تور دالی جام جم  
 قورقنا هی نه اسیر عشق زیر دایم  
 هوش من آتا هی تیر عاشق لاکام کم  
 صبح تک تیار با محبوب سیم اندام  
 بجهت های سر بر دلگومری پیغام غم  
 شام سی کیون ضرر ~~چشم خنیا~~ ~~چشم خنیا~~

اوٹھ گیا پہلوسی جب سے اسی سحر وہ چشم  
 جھل آ ہو کر گیا دل سی مری آرام ہم

طبع مال نہیں خواہش اقلیم نہیں  
 صفت طاعت طلاق ہی ہی  
 مہربان یار ہوا نسل خدا سی یارو  
 سجدہ محراب میں ابرو کی ہوا فضل

طبع خو کردہ سودای زرو سیم نہیں  
 حال دل خاک لکھو طاعت ترقیم نہیں  
 جو راغیار کا مطلق ہیں اب سیم نہیں  
 کس پہ چھلایا بت تری ترقیم نہیں



سبزہ خط کی نظار ہی پڑا کہ تیار ہی ہو گل	دستِ یاقوتِ قرم خالی کی تیر قلمیں
سج و رحمت ہر جہان گزراں میں تو ام	نہیں تیر پہلی جہانِ شکر کی بی غنیمت
صدا و مائی فی کیا پیچکی نقشہ تیرا	ہی سرِ صدا و غلیان یہ دھرم غنیمت

اسی سحر تیغ کا جھکنا بھی ضرور کرتا ہی  
خالی آزار سی کج خلق کی تعظیم نہیں

وصل کا مژدہ جو پہونچا کاٹن	جان سی آئی ہمار ہی جبر
ذکر حسن اسن ہوا دیوان میں	سورہ یوسف بھی ہی قرآن میں
قوت دل ہی تو قوت و ح ہی	کیا مژہ ہی تیری منہ کی پان میں
نزع میں بھی عیسادت کو نہ آ	مگر گئی عاشق اسی ارمان میں
گر ہو جاتی پاس میری ہوتی جاؤ	ایک دو باتیں تو سن لو کان میں
بیوفا عیت ارکھتی ہو کسے	ایسی کلمے اور ہمار نشان میں
مل نہ مل محنت سار ہی آیا نہ آ	ہم تری مننون نہیں ہر آن میں
کلبہ ن چٹکی کا کیا پسنے وہ گل	چٹکیان لیتی ہی چٹکی ران میں

چرخ غافل بدتر از حیوان می بود  
 حسن خلق عقیق گنج بکار می بود  
 کوهستان کز نوا انسان مین  
 فرق کیا انسان او حیوان مین  
 جو بلالی ہی تری دامان مین  
 کھوتی هو ایمان کیون بهتان مین  
 جبریه هرگز نه سین امکان مین  
 شوخ ایسی کب ہی لالی پان مین  
 مھر آسا ہون تری فرمان مین  
 بہت خلل انداز ہین ایمان مین  
 کیجیے اب تو سرو ہی میان مین  
 زربو ہونی کا پتا کان مین  
 تم رہو گی بس اسی ارمان مین  
 آیا ہی لا تقنطوا سر آن مین  
 چرخ غافل بدتر از حیوان می بود  
 حسن خلق عقیق گنج بکار می بود  
 کوهستان کز نوا انسان مین  
 فرق کیا انسان او حیوان مین  
 جو بلالی ہی تری دامان مین  
 کھوتی هو ایمان کیون بهتان مین  
 جبریه هرگز نه سین امکان مین  
 شوخ ایسی کب ہی لالی پان مین  
 مھر آسا ہون تری فرمان مین  
 بہت خلل انداز ہین ایمان مین  
 کیجیے اب تو سرو ہی میان مین  
 زربو ہونی کا پتا کان مین  
 تم رہو گی بس اسی ارمان مین  
 آیا ہی لا تقنطوا سر آن مین

۱۶۱  
 آگاهی لولاک جکی شلمان مین

مهر روی یار هو گر جلوه افکن کاب مین  
 باغ حسن یار هو گر عکس افکن آب مین  
 گره پوتیر اشعله رخ برق افکن آب مین  
 پیر کیا کیا عکس نعت نروی و ش آب مین  
 آینه مین کب هی عکس لب یا قوت فام  
 اسقدر و یا مین تیری یاد مین ای سحر حسن  
 یارنی دریا مین لاف عنبر منی پونی نمن  
 چشم ترین جلوه گر نخت دل سوان نمن  
 غرق هو و ه بھی جو هو ظالم کی شیر کجا شریک  
 چشم طوفان اگر دکلانی اوج جوش شریک  
 گر پری دریا مین کس لب بر قتل خلق  
 طالب دنیا سی هی غارت گزینون گو گزین

جهم پتله پتله گر لبش آب مین  
 بلبل گان مین کجا کتا کتا کتا آب مین  
 شور و حای لقیه بندایه شون آب مین  
 سانپ لیرین بلبل پیرین پ کی مین آب مین  
 ویکه لی ای جوهری لعل کبر آب مین  
 تره و اکو سون ملک صحر اکا درین آب مین  
 گھول الامشک گویا سیکڑون مین آب مین  
 صورتی ای محمد کبر هی مسکن آب مین  
 دوتی ہی چوب بھی همراه آهن آب مین  
 سنبله هو غرق ڈوبی مکر خرم آب مین  
 دم مین مین مین مین لبان تیغ آهن آب مین  
 در مین مین مین مین مین مین آب مین

کاوش کج علمستان صنادل بچ  
 امین ہی کت بلین ہرہ درلی مین گن  
 سیر دریا جانگزا ہی جب سے ہی دای  
 نگبین جوش صلاوت سی ہی دای شوز  
 غرق اپنی آئینہ و نیمین ہی مرا جسم نرا  
 پنچہ رنگین شرارت سی جو دہوئی شعلہ  
 شمع سالن میں وزان ہون بھنورن خلیغ  
 گر پڑی زیا میں عکس عارض شک جمن  
 بلیلو شبنم نہیں پیش رخ رنگین یار

خارسی کی پہنچ کا اوچھا ہی آہن آہن  
 کسنی دیکھا ہی گل گوہر کارورن آہن  
 مثل موسیٰ پ کلماتی بدین وزن آہن  
 یہاں شب قہوت ہوتی تا شیر و غل آہن  
 خضر ڈوبی تہ نشین ہو جا کندی آہن  
 ترنہ میں ہوتی ہیں نعل سم تو سن آہن  
 موج موج اپنی لی ہتی ہی گلن آہن  
 مگر لب شیریں کہ تھی شوخ پرن آہن  
 مثل فوارہ کھڑا ہون باگردن آہن  
 آتش رنگ خواہو برقی انگلن آہن  
 پنجشاخی شاخ مرجان ہون شون آہن  
 پانی کی چادر بنی گلچین کا دہن آہن  
 آتش گل سر دہی و باہی گلشن آہن

دُر جوہی چورنگ کین لکھا تیرے  
 آبداری تیغ ابرو کی کری گرتھان  
 کو ملوث ہوں جہان سی پر کنازہ ہی  
 سایہ تیری قد بالا کا پڑی گزرجھن  
 جوشن من مریاں خم ہی کشتی می ہی وان  
 بنگلی زنجیر پا ہر موج دریای نرسنگ  
 جوشن وقت سی رگل بر بہاری کی طیرج  
 چشم و دندان کا جو ای گل چک گیا پوین <sup>عکس</sup>

لکھی ہی کبتر ہنگام دست چورنگ  
 پانی کا پیند جا کھی مویو کا چورنگ  
 تر نہین ہوتا کہ جی جھل کا ورتھان  
 جابی مرغانی ہوتھیں کا شین آیتن  
 زاهدان خشک کھی نا تری دھن آیتن  
 ہو گیا رام ای جنون ~~مشت~~ <sup>مشت</sup>  
 تر رہا کرتا ہی اب ہر تار دھن آیتن  
 ہر حباب اختر یہ ہو گا نرگسی <sup>ن</sup> آیتن

دیکھئے نکس سن قد یار دریائین سحر  
 جلوہ گری صاف نخل و شت آیتن

خیال کا کل و روی نگار کہتی ہیں  
 نہ دوش پیش سو نہ ہزار کہتی ہیں  
 زبس جہان میں ہم آغوش پارسی ہو

خوشی پچل یوین لپٹ نہا کہتی ہیں  
 گلے تھاری تو ہم ہیشمار کہتی ہیں  
 محسوس ہی نہیں خون فشا کہتی ہیں

<p>حسین ہیں کہ یوں ازمنہ دلہا          کیا ہی سینه کی داغ بوبھی گناہ          جو کہ جو اٹلی اسی خود و شوئی اسکت          جلایا خوب سحر و لطف حال خطابی          خوش آتی او کو نہیں سیر باغ جنت کے</p>	<p>جو مرغ دل کا یہ غم شمار کرتی ہیں          ہم ایک جا پہ نزاراں بہار کرتی ہیں          کہ نقد جان نہیں پس شکار کرتی ہیں          جگر پہ لالہ نمط داغ چار کرتی ہیں          جو گلہ خون کی گلی میں ہزار کرتی ہیں</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

غزل لکھ اور سحر اس میں تو جلدی  
 کہ اشتیاق سخنور ہزار کرتی ہیں

<p>خیال عارض گلگون بابر کرتی ہیں          عجب تباہ عشق گمشمار کرتی ہیں          یکسوی دست خنائی شے کی ہے تھی سرا          بنیان خاک کرین اپنی نابھانی کا          جھکا ہی جا تا ہی اک سمت ہم چلنی          یہ کیا غصہ جو دستان آبی پانی تھی</p>	<p>میں پیش چشم ہمیشہ بہار کرتی ہیں          کہ جسکو زلف و کمانی ہیں بار کرتی ہیں          کہ سرخ نکھیں ہیں بات کا خطا کرتی ہیں          کہ بال بھی تن لا غریبہ بار کرتی ہیں          یہ پھول بدھی کی شافی بہار کرتی ہیں          وہ گوگل بہ ترمی مغل میں بار کرتی ہیں</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جھکات تو کہ ہمیں اور کچھ خیال نہیں

بسان شیشہ ساعت ہر نقطہ صائب

نہ کیوں ہمارا سخن سنگی جل مرین جا

جگر عدو کا پھٹا دیکھ خامہ دور با

فکر ارادہ بوس کتنا کرستی ہیں

جو خاکساروں و لمین غبار کرستی ہیں

کہ مثل سنگ ہوں میں غبار کرستی ہیں

قلم میں ہم لٹو دو لہفت لہ کرستی ہیں

بسان کشتہ سیابای سحر ہم بھی

نہیں کہیں ہمیں یہ ہر جا قرار کرستی ہیں

تو ہی پری میں عاشق دیوانہ وار ہوں

ششاق گل نائل باغ و بہار ہوں

شیدائی لہن و شیفہ روی یار ہوں

بیٹا ہوں کہی تو کہی اشکبار ہوں

کاشا ہوا ہوں کھ کی اوس گل کے گھر

ہی ہی نہیں نہیں نی تھاری کا قتل

اک سر و سبزہ رنگ فی دیوانہ کر دیا

ایجان لاکھ جان سی تجھ پر شاہ ہوں

امی ہم صغیر تشنہ دیدار یار ہوں

میں مبتلا می گردن لیل نہا ہوں

سجلی کہی ہوں اور کہی بہار ہوں

کیونکہ نہ میں قیب کی نظر نہ میں خا ہوں

کہہ ڈالوا کیا بار تو ہوں میں شاہ ہوں

برگ خزان سپاہ خصم سہا ہوں

<p>نہ کھلا دی اپنا چاند سامنے غیرت کجا  وصل و حسنم کا گرچہ رنجا محال ہی  ایسے عہدہ وصال سی جی شاد و کجی  زنہ ماہون جھیلکی فرقت کی سختیا  کچھ اور مجھ کو آپ فوجی آتش تھی یہ</p>	<p>نظارہ جمال کا امید وار ہوں  لیکن خدا کی فضل سی امید وار ہوں  صدقی تمہاری کب سی ملین نیا ہوں  چار آنکھ کیا کروں کب بہت شمسار ہوں  بس اک نگاہ لطف کا امید وار ہوں</p>
<p>ہوں سرمد کیون نہ چشم کو اکب اسی سحر  مین پامال گردش لیل و نہار ہوں</p>	
<p>ساقی کا عکس رخ نہیں جام شراب میں  چہری کی یون جھک ہی انیاں نقاب میں  عالم ہی سخت نکل یہ چشم پر آب میں  چشمہ ہوا ہی خطا سی مکدر جو حسن کا  عالم ہی جلیوں کا یہ زلف و خنیاں  زلفین جواونی چہرہ کہو لین کھل گیا</p>	<p>ہی آفتاب جلوہ نما آفتاب میں  بجلی پڑی چکتی ہی گویا سحاب میں  مکدر ہی شفق کی جیسی عیاں ہی سحاب میں  کسکی نظر لگی تھی عین شباب میں  دو برق جلوہ گر ہیں قبا سحاب میں  دوست سی لگا ہی گسں کی قبا میں</p>



افشان یہ پرو کاغذ کی کسی گینا کی  
 آئینہ کس پری کی ہی گلزار حسن کا  
 اوس بت فی گالیان محمد بن سناکی  
 پیری میں ہکو شوق ہوا ہی شراب کا  
 دست خانی اوسنی کمر پر جو رکھ لیا  
 کیا جانی کہ سخت ہی کس نیز سیو گیا  
 مطلب یہی کہ واری میان چشم تظا  
 بیدار کر نہ رفت نہ خوابیدہ کو دلا  
 چلمن میں اسطرح سی عیان حسن یاد ہے  
 وہ مست نماز ہاتھ سی اپنی اگر پکڑے  
 شاید شب وصال کی اب صبح قریب  
 باز دھی جو یونانی پہ تو فی کمر کوپ  
 مگر بھی ہی خیال جو ملنی کا یار ہے

نگین کرو لباس اپنا شہاب چین  
 ہر رنگ کی چمک جو عیان حجاب میں  
 حاصل ہوئی مراد بہاری عتاب میں  
 ہی عشق آفتاب شب مہتاب میں  
 مونی کمر کچھ اور ہوا چ تو بات میں  
 صورت بھی جو دکھاتا نہیں اب خوب میں  
 بھیجا کھلا لافانہ ہی خط کی جواب میں  
 خاموش کہ نہ گزشتان ہی جواب میں  
 لہرائی حبسی عکس قمر موج آب میں  
 کیفیت شراب ملی ہکو آب میں  
 بیوجہ قول نہیں ہی مرا اضطراب میں  
 باب وفا نہیں تیج میں کی کتاب میں  
 زیر زمین نشا میں ہو عذاب میں

یہ جان لی جان ہی سدا اطلب	وہون کی حسن پر تیکر نہیں ہوا
بی اختیار دل ہی ملیچ و تابت	بشا کی سینی آج ہی کل کل کو بل دیا
پایا ہی غل خنجر قاتل کی آبت	ہیت کا غل و نہ شہیدان عشق کو
اختر چاک ہی ہین پڑی تہا بت	موتی نہیں ہین جھاکی خیار پر عیا

یارب ہو اس سحر کو زمین نجف نصیب  
ملجای خاک خاک در بو تراب مین

کو نسا دل ہی کہ جھین تو نہیں	جستجو تیری کسی ہر سو نہیں
شکل شبنم بندر یہاں کئے نہیں	پاس جب سی مھر و ش گلہرو نہیں
دلپرامی دلدار کچھوت با تو نہیں	چاہنی مین دل ہی ہم محبوب مین
واغنامی دل گل شبو نہیں	روز و شب بیان اک طرح پر ہی بہا
دیکھ لینا مین نہیں یا تو نہیں	پھر جو بولا جس کی شب مزج صبح
تجہ مین لمی گلہ و وفا کی تو نہیں	چاہون کی آشنائی ہی تری
بی بہت شہری تری کو کو نہیں	کس ہی قد کی تجھ سے نین ہی

عکس رخ سی ہین ستاری نگہ نام	کم شریاسی ترا جگنو شہین
عقل کہتی ہی کہی نواع کمان	تل سیان گونہ ابرو نہیں
سکدہ مین عشق کی دل ہی گزن	سیان کباب پہلو آہو نہیں
ہجرین بھی ہی تصویر سی صال	شکر ہی خالی مرا پہلو نہیں
گل بدن پر گلبدن ہین نواع ہجر	رشک گلشن کب مرا پہلو نہیں
چشمہ خورشید مین ہی چو موج	رخ پر آشفہ تری گیسو نہیں
خوشنما اسی اور اتنی تلخ گو	لب تری خطل ہین شتقا کو نہیں
یا تو کل یہ قول ورا قرار تھے	یا اب وس الفت کی مطلق ہو نہیں
عیب سی خالی ہی تیرا موبو	کوئی چشم و زلف مین آہو نہیں

صبح دم سیر چمن بی لطف ہے

ای سحر افسوس وہ گلرو نہیں

گردش مین تیری ساتھ نہیں حجاب ہوں	تو آفتاب ہی مین کمال آفتاب ہوں
مخمر ہجر دیر سی مین دل کباب ہوں	ساقی پہونج کہ آشنہ جام شراب ہوں

رفتی کیوقت مین گمشان سحاب هون  
 بسختی کی تیری ز رمی بره کی هی شکل  
 معج هون افراتق مین کی تی هی کاریت  
 سحر جهان مین اپنی نمایش هی بی شباهت  
 ابرو کا هی اشاره که قوس قزح هون  
 کرتا نہیں شمار کوئی مجھ تیر کو  
 زندہ رہا فراق مین تیری مین سخت جان  
 عریان هون کفن ملی بعد مرگ بھی  
 غیر وں کو دلہنی نہیں میتا هون تیر کو  
 غم تھا کی طرح چشم جهان سی سحر مین  
 ساقی غنچ لب سی گدزتی ہی لب لب  
 هو جای کوئی بات خلاف مزاج اگر  
 موی کمر کی عشق نئی یہی نشان کیا

اک برق مقیار دوم صطراب هون  
 تو برق خندہ ن ہی مین یان سحاب هون  
 مہمان کوئی دوم کا بساں سحاب هون  
 مین برق ہون ارہو نقش مین ہون  
 کہتا ہی قدیار کہ تیر شہاب هون  
 مین فرد کائنات مین مد حساب هون  
 اسی بحر حسن شرم سی آب آب هون  
 مدفن ہون نصیب خاہ خراب هون  
 مین سن سچا کب گویا نقاب هون  
 سکھاتا اپنی ماہ کو طرز حجاب هون  
 گویا لب پیا لہ ہون موج شراب هون  
 معذور رکھ کہت مست شراب سباب هون  
 و ہون ہون ہی کوئی ہزار نہ مین مستیاب هون

دبت مری گناہوں کی کتنی ہی تھر

طول شب فریق ہوں روز حساب ہوں

سبزہ ریگانہ ہوں نقش قدم ہوں جاوہ ہوں

اشک حسرت ہوں گناہ خلق سے اقصا ہوں

صورت تصویر چہ حیرت وہ تیار ہوں

موی آتش دیدہ ہوں سیلاب آتش داوہ ہوں

کسطح قوٹیم کو میں بی عصا استاؤ ہوں

جامی سی باہر پی آوارگی آواہ ہوں

قاصد باد صبا کا منتظر استاؤ ہوں

گر مہ شویں صوت ہمہ آتش داوہ ہوں

غرق بحر معصیت نامند موج باوہ ہوں

شام سی مینی پہ اب تک منتظر استاؤ ہوں

محبوب کا غن بہانی پر نہ کیوں آواہ ہوں

پایمال خلق ہوں س گل دوستی آقاؤ ہوں

آبرو ہو خاک اک ہر جانی پران داوہ ہوں

مثل آمینہ ہوں شہر محور روی ساوہ ہوں

عشق میں ہی جان و دل کوچ و تاب ہوں

آہ کی طاقت نہیں اور آمد و لداؤ ہوں

ای جنون جشت ہی سنکر آمد فصل ہوں

مثل بوی گل گل حلقہ نگاہ پری چاؤ ہوں

مصطرب ہوں عشق خال دی آتشاں ہوں

وہ شرابی ہوں پسینا ہو گیا شیر آب

ہو گئی صبح اور نہ نکلا گھر مٹی چاؤ ہوں

وہی دل توڑین ہوں باقوشیشہ مٹی کی

سلسلہ پیرمغان کی خانوادہ کالی	بھرتیت ہوئے تبارت ہوئی بادہ ہو
بٹھیس لگتی ہی نکلتی ہین شر ہر آہ	صورت چھاق میں آتش بجائی قمار ہو
الف دست نمائی فی لگائی لہر لگ	میں چہا کر کندہ سان آتش بجائی قمار ہو
میکشی کا مجھو ہی پیرمغان شرب	دل ہی میں تیرا پالہ پنی کو آما وہ ہو
نہ تو جہ کی نظر کب ہی کرا بد ہی ہو	مستند پای چراغ میکدہ استادہ ہو
شکری شوق و جنون کی کشمکش توی	کفر و دین کے قید سی ای گبر و شیخ آراہ
متنظر کس گل کا ہون میں تو ان گس	ٹکٹکی ہی سر ہتی تھامی عصا استادہ ہو
کیا سیکر وحی ملی ہی ویر کی عشق میں	وہل کی شمعیں یاسیا آتش آراہ
شبنم گلشن ہو میں کاغذ یا مہر نیم	ہوئی گل کا رنگ دہی عاشق و لڑا وہ ہو

کیون لون ہر عارف ہستی ہی ہستی ہستی

حضرت ناسخ کا میں ہی صاحب سجادہ ہو

برف ہوئی سر ہوا بگر نیون کنوین	جمع پیری ہی سیکر کی غافل نہیں
جانیا الی امی سیج اپنی تپ مہر نہیں	شرت دیدار جان شبنم گلشن نہیں

واقف آمدن و زنگی می دل روشن نهین  
 جز خیال یار بکتایمان گذر نهین  
 کاروان عمر کا گویا جرس می دل مرا  
 اپنا آنا تو فی کھنڈیا ہی گرام حال  
 ہونے تپارات بھرستہ پر مچھلی کی طرح  
 پیسیدہ موی سر کی صبح پر کی شام  
 جوش بیتابی دل صحت ثابت ہو گیا  
 سینہ کا وی کر رہی تیشہ عشق بیتا  
 گرم پہلو کہتی ہی بد بڑی ہی شعلہ  
 دواع ہرین لسوز عاشق ہدم آہ گرم  
 بی اثر تیرا فسون ہی جانہ کروم باز نہ  
 پیار کی حقون لٹا ہر اوڑھ رہی ہی دلخاک  
 ہر گنہگار شہمانی صول ما ہر خواہیہ

ہی منافق جسکا کیساں نطن ہر باطن نہین  
 روشناس عکس غیر آئینہ باطن نہین  
 سانس تک چلتی ہی ضبط فغان نہین  
 اسی شکر جان ہی جانا تو نامکمل نہین  
 بحر خوبی کل کسی پہلو محبی توجہ نہین  
 ہی لب لبام آفتاب عمر باقی دن نہین  
 سینہ عاشق سوا سیما کا معدن نہین  
 اسی فلک سینہ ہمار اعلیٰ کا معدن نہین  
 بازو لسور فیضی وقت کی تپ فرم نہین  
 ایک ہم آغوش فرقت میں تپ نہین  
 اسی پر سخاوت چہون عاشقی ہی جن نہین  
 اسی تپو تپسی یادہ کوئی بد باطن نہین  
 دیکھی کتب مری ہی چرخ پھر ہی نہین

دنگ تانی چلا وہ دیکھا چلا گیا	کم پری سی شوخو نہیں بہت کم نہیں
پیش تو یہی بہت توجہ پس گت پیمان	وصف ہیں مرغی خدائی کی ونا لکین نہیں
قاعدہ بنی صرفہ تھا باطل کیا نہیں اسے	دیکھ صرفی قد جان کا الف سا کن نہیں

بعض حدیثی بقول مصطفیٰ کفر و نفاق

ایسی سحر جسکو نہیں حب علی مومن نہیں

کئی خفگان خاک اوٹھ کر تھکتی ہیں	قیامت پانچ تپتی ہوئی جیسے نکلتی ہیں
بجاری چشم تر سے قصداں انسو نکلتی ہیں	یہ حسرتی برابر جاگتی۔ وئی اولیٰ ہیں
شعبہ بگدا زخم میں گرم آنسو نکلتی ہیں	برنگ شمع نور ستخان میں لگی ہیں
وہم تحریر سوزِ جلال اوراقِ حیات ہیں	زبان جامہ کی سوزش پر گرم آنسو نکلتی ہیں
یہ غامی ہر دندان سے کٹاری جاتی ہیں	تنگر گاسا حیا سب میں موتی نکلتی ہیں
بناسر و چراغان غما ہی ز فرت سنی	شرارتی گال کی اب ہر پتہ نکلتی ہیں
منافی پیران میں غل خا کر انون پریر کر	کبھی سودا میں لہا یار میں گہم محبت ہیں
نگشت نقد بند تو نہیں بات ہیں	وال مال کو منہ نہ لگی چکی سنی ہیں



اشارہ ابرو و مکران گریہ می غیر و نکو  
 بہار باغ و گلہا می چین کی بنی تانی  
 خیال لایکی مروت بہشت فقیقت  
 پھری ہی فتنہ کیا آنکھ ان جانو گاہ  
 نہیں جنبش کی طاقت مست و دیدارم  
 نشانی اوس کی جانی بھی پکاری  
 طبع ہی اکثر جو شہرسان معانی سی  
 ادب ندانکی رنگ و آب کا پاتا ہوں <sup>مضمون</sup> حبیب  
 نہایا کون بحر حسن و غنی خوش میں اگر  
 شب تار کیفت کی بیان کیا ہونا کی  
 پلائی کسی چشم مست و اروی سیہوش  
 مرض چشم و آب کے حال پر کویا سست  
 ہوئی بزم طرب و دل باج مجلس ماتم

دل آشفستہ سر پر تہ بنیاد جلتی ہیں  
 شجر سب یکساں گویا کف افسوس ملتی ہیں  
 کوئی دم کنج غزلت میں سب صیوت بہلتی ہیں  
 جو دیکھیں غبار میں تو وہ تو پوچھتی ہیں  
 جو پستی ہی پاک می دم کف افسوس ملتی ہیں  
 یہ چھلاکب سلیمان کنگوٹھی سٹی لیتی ہیں  
 مرصع ہیں مضامین باجوہ ہر دم و گلنتی ہیں  
 تو اوس دم سخت دل ہمراہ شکوئی نکلتی ہیں  
 کہ تواری خوشی ہی نیزہ ذخیرہ بھر دیتی ہیں  
 دل اسفند یار و رستم و شان و مہمتی ہیں  
 کہی ہیں پستی اٹھتی کہی گرتی سنبھلتی ہیں  
 فلاطون مسیحا بھی کف افسوس ملتی ہیں  
 دل عثمانی بسمل سان نہیں تنہا اوچلتی ہیں

<p>             معنی نوحه خوان به شمع کی آنسو نکلتی مین              منی گلگون نهی شیشی لومنه سی و گلپتی مین              تقاضا سن کا ہی بارون بھرین جلیتی مین              شمشیر اکثر دل پیرنگا راسی نکلتی مین              تماشا ہی شر لعل بن خشان سی نکلتی مین              تری سودانی مین جی بستر یایا جلیتی مین              و ماد م تیغ پرتی ہی پای پی تیر جلیتی مین              پی گلکشت جی صحن چین مین و نه سلاستی مین              گل نرگس حج کا کر سر قدم آنکھونہ پلستی مین              کمان بون چو لپی مین شر او شمشاد جلیتی مین           </p>	<p>             خند قدیر جنگ ساید با ہی لشکونکا              بیو ہی لبت نیامه کا دل خون بھر تی              بلا جی بن ہی لنینا دل نه و اور وٹھنا مین              بتیان سنگدل کیونکر نہ سر گرم شرت ہو              او ہی نیکتا ہی پکیت جی پانچا کھا کھا              یہی ہر و مخری گرم بازار سی قیدون              نہ کیون بیل مین بازار و مخر کا نسی جان              نہین بھولی ساتی چھیل غنچی مسکارتی              طلانی اشرفی لانا ہی بھر پیشکش              گل کی مین اوخ شقد کی مین کا نوین           </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لبون مین اب کر شرب وہ کتا تھا شوخی  
 سخن لعلون سی ہم مارے کا سر جلیتی مین

جام می سی منفعیل ہی کتاب سارا

زلف ساتی سی ہی شرمندہ سحاب سارا

سن پری مین تو کج روی ایسیا فتنه  
 ہوگی فردا قیامت تھی اسکی باز پرس  
 برق بھونی مرغ زرین فلک آئین  
 جلوہ حسن سکا پوشیدہ ہو کیا زیر نقاب  
 جست کرتی ہین سحانی لجا بخشش  
 گرم گرم یہ مری آنکھ فطوح فان ہو عیان  
 کوزہ پستی ہی لیل پری گردون  
 سما فلک طائی تری کافی سحانی کا شور  
 ایک جرعہ مین ہی کرنا اک جهان کو مست  
 میری آہون کی ستون ہون نہر منور  
 برق و شمس کا خندہ دندان نما گرد آوی  
 قبضہ قدرت مین جان عدوی تیرہ  
 سہم اسکی تیر کا پانچ ہی شورش فلک

کیا بلا ہو گا خدا جانی شباب آسمان  
 آج جو چاہو ستم کر لیں آسمان  
 مانگی گر شوق کزک عین کباب آسمان  
 مجھ کا حامل نہیں ہوتا حجاب آسمان  
 شرم سہی نہیں فی لی منہ پر نقاب آسمان  
 موج بحر اشک سہی ٹی حجاب آسمان  
 وسمہ شب کہ ہو صوف خضاب آسمان  
 ہاتھ سنی بہرہ کی چھٹائی باب آسمان  
 توڑ ڈالو کاسبوی پر شراب آسمان  
 سرنگون ہو خیمہ زرین طناب آسمان  
 بجلیاں برساتی عاشق پر حجاب آسمان  
 ہی کمان توں فلک نکال شہاب آسمان  
 غوف سی بخواب تھا ہی عتاب آسمان

سوی خوان الشیاطین بی شک انداز تو	هی ترانا و ک مکر تیر شهاب آسمان
روز و شب جو درین اوج فلک بگذر	در هم و دنیا راه و آفتاب آسمان
مثل احمد حبیب نمازم عالم ناسوت کا	اک اشارت می می بونستج باب آسمان
پنجه دست حنائی جنب کاتماهی شیخ	زرد و هو جاتا می نگ آفتاب آسمان
برق ہی با پتھاری ل بیت	یہ ہی دود آہ میرا یا سحاب آسمان

ای سحر بن میری مولای فضل شمشاد  
 مع حیدر سی بھری ہی برکت آسمان

خون نشان دم برین گماشتہ پھر دہ بون	ولید و پلکین چہین نشتر پشیمان دہ بون
دیکھنی موتا ہی پہلی صول جانان پاو صال	مجسمی ہ آرزوہ ہی میں جانسی زردہ بون
غیر چشم کمان ابرونی مارا ہی مجھے	زخمی تیغ ننگہ بون تیر شکر کانخ رده بون
اشک کا جو قطرہ ہی آویزہ یا قوت	خون ل و تا بون مجروح لب خن بون
سبحہ زائد ہی یہ نہیں غضب کہتی ہی	بہر حیدر مرغ بون ام ریا گسترہ بون
ای جنون بون روزش میں غن بون	جو چوکان فلک کسی کچھ سی خوردہ بون

دیکھنا میرا جگر کہتا عجب دل کردہ ہوں	ویدہ و دستہ قاتل سبھی لڑائی نیکو
عالم پیری ہی گویا زخم بر رخ زورہ ہوں	چل سبھی ساری دنیا کی ہمراہ شب
اشک گم و آہ سر و خاطر افسردہ ہوں	ای کل الفت چشم و لب و خارین
آفتاب شہر کہتا ہی چراغ مردہ ہوں	کیا بلا ہی تی عالم سوز پیش حسن گم
دل کہتا ہی ٹھنڈا ہوں چراغ مردہ ہوں	صبح پیری دین کا نور لطف سوز عشق

دیکھیں بنتی ہی کیونکر دیر زبان ہوشی  
ای سحر دین ایسی باتوں کا نہیں کردہ ہوں

بات مصری کی ڈولی ہونٹ شکر پانی ہوں	جان شیریں سبھی کہیں آپ ہین پانی ہوں
گوری گوری ہوں خیر کہہ رہا ہوں	ماہ نو ابرو کج و انت تری مری ہوں
مہر جبین گروہ ثوابت ہوں سیار ہوں	خوشنما خالتی ہوں تو جہارتی آنسو
برگ شعلی ہوں شر پختی گل انکاری ہوں	لالہ و ہجر ہوں جان سوز ہر گل گشت چمن
تیر و لد و زنگا ہوں شہرتی ماری ہوں	آنکھ لڑتی ہی کشیدہ ہونی قوس ابرو
بیاض تیر رہی پانی مین انکاری ہوں	قلم و اشک مین بخت دل سوزان دیکھو

تو ہوش شغل میں ہوتی ہی مری لکھنبر  
 شربت چول سی صفت مرض چھڑ گھٹا  
 چشم ترسی میں خجل ہجر میں نا و بجا  
 قابلِ ربط نہیں ای بت ہر جانی تو  
 جانِ نیا بہمنی شوا نہیں اللہ نہیں  
 ویکسی منزل مقصود کہ کیونکر سوچیں  
 پھول کی مہنی چھری کھانی تھی آج  
 نیل پڑ جاتی ہیں گیا عید بن باز کی

ای پر مٹی ہم و گمان اک کی بہ کاری  
 نوشدار و لبِ جان بخش کی نظاری  
 دل خزانہ ہی تو مرگان سی فواری  
 ہم نہا ہینگلی مگر قون جو کچھ ہاری  
 تجھے دل لاری ہیں ہر ت تو نہیں ہاری  
 بار عصیان سی گر انش پشپاری  
 کوڑی موابت کی جیسے ہیں ہاری  
 سخت پھٹائی ہیں جب پھل اک ماری

ای سحر ہجر کی شب ہی کہ کوئی دیو سی  
 دیدہ غول ہیں گردون پندیں تاری

چار ہو جائیں جو اوسن تی نظر کی کہتیں  
 لابی موشی تجلی کی نظاری کی آج  
 نہ پتھون نہ پشونی نہ یہ گردش نہ بصر

چرخ پر جانیں جھپک شمس قمر کی  
 کسطح یکہینگلی خالق کو مشر کی کہتیں  
 کیا ہوا گائیڈ کس کو جو زر کی کہتیں

مهر و شمع تجوی مقابل ہو تو کس من سے	سامنی ہو تی نہیں دست نگر کی نکمہ
آنکھ دکھاؤ نہ دیکھ نہ کہ الفت سے	پنچی احسان سی کرو اہل نظر کی نکمہ
حور عین آنکھ چراتی ہی ہی چتون سے	دیکھیں ایسی نہیں بجان بشر کی نکمہ
کیون نہ گرس کی رہی آنکھ کی گلشن	کپڑی اوٹتی نہیں صاحب کی نکمہ
آمری جان آنکھ پیاچر دا	دھونڈتے ہیں تجھی شست جاگری نکمہ
دم بنگ گیا اندر طیل شبح	ہین شرم سی شتاق سحر کی نکمہ
آنکھ اوٹھا کہہ بی عاشق کو نہ کیا	لاکھ شتاق رہیں ایک نظر کی نکمہ
آنکھ بھر کر جی مکیا او سے بہ کیا	نظر آئیں نہیں ایسی تو اثر کی نکمہ
خود نہا تجھ کو بنایا مجھی خیر ان کیا	پھوٹیں اقبہ کری کو نہ گری کی نکمہ

تکلیب دم مہین ہی دم بطنیل سبطین  
یا اہمی رہیں پر نور سحر کی نکمہ

دیکھ کر عقد گہر زلف بت بیاک لہن	چرخ پر پروین چٹائی شمع شمع تاک
گھر موی ہر جان عشق ابرو سفاک	مردم عالم کو سر مہ فی ملایا خاک

ہی شرافشان جو ہر دم آتش رنگ  
 خجلہ انگوری کھانہ تھا بہت دم  
 سر پہ چشم بوسی لب کی شکر کو جان  
 آنکھ ہی جام ملاہل حب فیون خان  
 ہمت عالی نہیں جانے بسا پتہ خود  
 ہی خیال پہلوی گشت سلیمان سی  
 کان کپڑی و بر و سکی ستارہ صبح کا  
 خاک محبتی کر گیا ابرو زرونی کی وقت  
 او کی دل میں کہ چیری کیا اشرپید اگری  
 عاشقان چشم قد میں قیامت شویش  
 چھہ جانی پائون قاتل کو یہ سو اس  
 بو سنہ خال لب شیریں لہا اور جان  
 کر ملی دست نگارین تری ہی قی طو

بن گیا ہی شعلہ خنجر پنجہ سفاک دین  
 تیسے ہی ندوین بن بہت لعین کی گان  
 ہماو دونوں تیرہ کارون ملایا خاک  
 ایک کیفیت ہی قاتل بہا و تران  
 کب میں او ماو و نوصل خیمہ فداک  
 ہی پری کب ہی جڑا وکیل تری نک  
 جلوہ گر ہی وہ جڑا وکیل تری نک  
 نوح کا طوفان بھرا ہی فو نک  
 جانہیں سکتی ہو او و لستہ ہی نک  
 عطر فتنی کا ملا کسنی تری نک  
 عاشق کو بھی تناسر بندہ ہن تران  
 دیکھ لی تاشیر بھی ہر کی تران  
 ہوید برضا کا جلوہ خیمہ واک ہن



خاکساری این مهر کی لری ہی روستی	آینہ کیسی جلایا تا ہی بلکہ خاک مین
ہو گیا بھرام بھی لقمہ دہان گور کا	بلکسی ہین کیسی کسی آسمان فر خاک مین
نقش مائی ہروان کچھو پھین در جاوہ	دیو کی حیوت شجر ہین شیت حشت ناگ مین
گلبدن میا ہی گرتجا کو مین گل ہین	پاسمن کی صاف بو ہی بلکسی شاخ مین
کس کا قد گور غریبان پر ہو ہی فتنہ خیر	ہی پشیمو قیامت خجنگا ناگ مین
چاشنی شہد لب سی بنگی شاخ بنا	نیشکر کا ہو گیا عالم تری مساگ مین

جب مصیبت مین لیا نام علی راحت  
کیا اثر ہی ای سحر حضرت کی نام پاک مین

لیکن تین تاب تو ان گشتان دوزون	مثل تصویر مین اویدہ حیران دوزون
خون ولاتی ہین کیسی لختان دوزون	دخنی تیغ تبسم ہین دل و جان دوزون
مسی پان موعن عزیز لب ندان دوزون	حلیکی ہون خاک سیہ گوہر مر جان دوزون
ہجر مین سینہ و سر سی کھی تھو تھو ہی بط	پھاڑتی ہین گنہی امان گریبان دوزون
گنج چرسن کھین گو کہ نگہبان لیسکن	مار نہن ہین تری گیسو چان دوزون

چشم و گیسو فی کیا نرگس و سبیل کو فریاد  
چو شش اشک جو و کجلائین فی یزید  
و در تحت سی فارغ بھری قفس  
قتل کو طالب دیدار کی شاک پیک  
سفر خط کی جو کھینچیں رخ رنگین بہار  
تیر ہی آنسو نچ کیا مروت عالم کو ہلاک  
قیس و فراد و مقابل ہو سی حشر میں  
تم کچھ ہنسی نہ بولی نہ کیا لہسی غبار  
کیا تری کشتہ حیرم کی تنہائی پر  
چشم قمان میں یہ سر کی نہیں بننا  
مر عرض کی ہی لیاقت کی موافق جو  
کیلے میں بٹتا ہی فو صدق میں ہر  
کعبہ دل میں ملا ہو خدائی وہ

کیون نہوں بلغ میں جیران و پشیمان  
چشم مروت سی گرین قلم و معانی  
مکتب عشق میں ہر طفل و ستار و نون  
یتیم ابروی کج و خنجر شکر گمان و فتن  
غم سی پاپا اخیان میں گل و سیان  
زہر قاتل سی ہیں لہر زہر فنیان و نون  
چھڑ کر بھاگ گئی کوہ و بیابان و نون  
لیگائی خاک میں ہم سرشت امان و نون  
ایک گیسو ہنس یہ پوش و پشیمان و نون  
جوش حیرت سی بگشت بہر ان و نون  
ورنہ شراف بھی پچی ہیں لسان و نون  
گرچہ میں اصل میں اک قطرہ باران و نون  
دیر و سجد میں ہی گھر مسلمان و نون

جانتی واحد و حیدر میں مٹی بدین کفر	کہ رہوتی نہ اگر دیدہ عرفان موزون
مجرورہ کی ہی گردش کا سبب نہ و	کہ شب و زہین سر پری تو زبان فزون
کیا کریں سیر گل لالہ بات انگن	ہیں سراپا صدمہ ہزوہ و امان فزون

جلد اب جج وزارت سیاح ہون فائز

کمین پوری ہون الہی مری زبان فزون

نازمرگان صنم تیر قضاسی کم نہیں	صاف امتون کی چکت قن بلاسی کم نہیں
آہ آتش بارگر برق بلاسی کم نہیں	دود آہ عاشقان کالی گھٹا سی کم نہیں
قتل کرتا ہی واسی ندہ ٹھو کر شجی	آپ کو وہ بت سمجھتا رخت ہی کم نہیں
ہونٹھ پاتی ہی آتی ہی سرتن جین	کو سناتے امری حق دین علسی کم نہیں
تیری باتوں میں عجب نام اک لطف	کج ادائی تھی ہی بتا ہی کم نہیں
خون عاشق صرف دست پا کر و جامی لگا	سرخ خون شونہی رنگ خاسی کم نہیں
تیری گویو طح اسکا بھی موزی نام ہے	یہ رقیب و سیہ کالی بلاسی کم نہیں
مثل آہن سنگدل تھا وہ سنم پر گیا	دل ہمارا جذبہ میں آہن باسی کم نہیں

سر چسبی که گریا سایه هوا و یا شاه  
جان تازه او سنی بی خلق جگر هوا  
خط کی آنی سی هوا گو حسن می یایم  
جو مرض ناز می اچما نهین من تا کبھی  
سلطنت عشاق کز قی بدین تان ملک  
چار انکسین شکل سی جو بدین دل بیگیا  
هجر جانان جاگز اری کیا دوشی فایده  
شک چشم غول بی هر اختر تابان  
بخل ماتم بدین نال اور نوحه شور آفتاب  
دل کا آتش که منی جان بحق تسلیم کی  
آه من اینی کیون شیر هوای بیت بھلا

تیری دیواری صنم بال عاسی کم نهین  
آب شمشیر صنم آب بقاسی کم نهین  
عشق روز افزون مگر بیان ابتدا کم  
عشق اون بیار انکھو کجا کجا کم نهین  
دلق کمنه بیان لباس آو شامی کم نهین  
گردش چشم صنم کچھ آسیا سی کم نهین  
نوشدار و اپنی حق بدین شکسیا سی کم نهین  
ہجر کی تاریک شب کالی بلا کم نهین  
بنی بیتا نسر ماتم سرنی کم نهین  
ابتدای عشق کامل انتہا سی کم نهین  
قامت خم گشته محراب عاسی کم نهین

بہوش کل بصر و لگو نهین ہرگز سحر  
خاک کوئی دست مجھ کو تو تیا سی کم نهین

روی وشن کا پری عکس گرانی مین  
 لب کلرنگ صفائی ونداک تر  
 چشم مخمور کواوس ست فی ہونا جو  
 گرم ترچوشش گریسی ہونی آتش  
 زیب تن اونسی کیا آب ان کا جو کیا  
 رشک اختر ہوا ہر ایک جاب دریا  
 ماہ کا اور تری عارض کا پراکس جو  
 جنبش موج سی صدمہ نہ کر کو پہونچے  
 آشنا و نکو کر قتل اگر وہ انجھہ  
 نہیں پھولوں پہ شبنم تری عارض کا

کماشیان موج ہونو شیا کھنونا پی مین  
 کان مین لعل ہی شہزادہ گہرائی مین  
 ظریفی ہو گیا ہر ایک بھونپانی مین  
 بھی تماشا کہ ہی و عن کا اثر پانی مین  
 شرم نمی ڈیگی شمس و قمر پانی مین  
 شب بھایا جو مرار شک قمر پانی مین  
 ایکجا جمع ہوئی شمس و قمر پانی مین  
 نازنین ہونہ کھڑا تا بکر پانی مین  
 موج و گرداب بین تیغ و سپر پانی مین  
 شرم نمی و لگی ہین گل تر پانی مین

مشک نافہ ہوا ہر ایک جاب آج سحر  
 بابل و سن شونخ فی و ہونی ہین گہرائی مین

تیری ساعدہ سی ہونی و نی ہوا پانی مین

اسی گل تر یہ نہیں نقش و نگار استین

اشک خیز می می رنگین بهارین

خاک موزی و شمعین چون چاکر

سپاو و ندان چشم این تقدیر کو بیاست

شمع کو صدق او وارون با عدیر نو

جای می می چشم حورین جوان چو

کفش با او سوزناک سحر بی با تو کا

بهری کا آبرو این تکو و عوی بی

هی رگ گلبرگ تر بهر کایت

ایک ہی رگ لعل و ایک نا

موتی نسی بھر گئی جیت کنا

جامہ فانوس کو کر کی شارا

گرود من اوس پری کی او غبار

ہاتھ بھی وٹھنی نہیں تیلہ ہی

غرق عالم کو کرتی اپنا

ہاتھ پر گل کھانی ہین اوس گل کی چھپی

ایمان نہیں کچھ حاجت نقش و نگار

ماہ اور ہر فلک و کیتی ہین

نور امل ہو اور و سر کا دوا

ہر تان ہین خون چشمہ چشم سی ہم

دل مضطرب چ کھا ہی کیا کیا

شب روز رخ کی چاک و کیتی ہین

بس لب سنگ پر سرپا و کیتی ہین

خانی جو تیری کفک و کیتی ہین

کمر کی جو تیری لچک و کیتی ہین

<p>تجھی دیکیتی ہین جو کھیر وینن مہون  ہماری طرح وہ بھی ہوتی ہین پیدا  ہوئی صبح آیانہ وعدہ شکن تو  اوٹھاتا ہی جب وہی دشمن سی پڑ  تری منہ کو کیا دین ملجوئی نسبت  ہی اک برق سی خرمین دل گر تھی  جو کتا ہوئی کھو بر حال آہستہ</p>	<p>تو حسرت  تجھی ہر  تری لاکھ ہم اب تملک دیکیتی ہین  تتق نور کا تا فلک دیکیتی ہین  رخ مہر و مہر بی نکلت دیکیتی ہین  جو دا تو نکلی نیری چمک دیکیتی ہین  تو کتا ہی ہان چل سرک دیکیتی ہین</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سحر ہجر مہر وین کیا کیا بلانین

شر شام سی سبج تک دیکیتی ہین

<p>جلوہ مہر منوبت سی جو ہی انور زمین  نور اہلبیت کی ہوتی نہ حامل گر زمین  واع ہی او کی غلامی کا جہین باور  جلوہ گر ہو باور پڑی آفتاب بر زمین</p>	<p>ہی فلک سی لاکھ جی تیرے تیرے  منظرب تجھی صورت کشتی بی لنگر زمین  کترین بندگان ہی خسر خاوا زمین  کھنوی ہر زمین کر غیث خاوا زمین</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بوسه ای بر چهره تو ماه و دو با شرمی  
 رونق افروزی جان بسته بهی شکر  
 تو بیند که نشان می سکه داغ عشق  
 آه آتشباری هوشی اگر رفتی خاک  
 مستجری ملک چو پادشاهی نکرستی  
 کرم که بهشت غافل ملک گیر نیستی  
 دزد ز خاک خشان مهربان کب نفسی  
 سند و قالی سلطان او کی را کی خاک  
 جلوه وندیش تیری بسکه پای تباب  
 می خور می خور عاقبت کو تو سنگ است  
 رونق عالم می عالی مهتونی فیض  
 سوزان شمع نشان کای گریه و خون  
 ست عالی ظرف یا کش که جام افتاد

با خسته تنی بانی مهر و شاد و زمین  
 خنده کن می بهرمان چرخ چهارم زمین  
 بهی بی خوشبو مثال تخته عسکری  
 جوش باران بهاران سی نهوتی تن  
 کون ای منم او خاک لیکیا سر زمین  
 آج اگر می پیا کل هوگی چپاتی زمین  
 بسکه جلوسیتی بهی شورش و زمین  
 تیری کوچی مین می جبهه ای صدم زمین  
 بنگی نه آسمان شکایت و گون زمین  
 سخت پیش جابلان می گرچه تپه زمین  
 تیرین چرخ سی می وز و شرف زمین  
 کیون نهول بر آتش صورت مجرمین  
 می بطری آسمان و بر تپه ساغر زمین



خاک مین کیا کیا ملی خوشی ازین کلاه  
هونگی پھر ہم آبلہ پاشت پچھی جنوں  
خواب است گری ساتھ ہوں انجان  
سینت بازار مین سو یوسف ہر غل غل  
عکس کا کل جلوہ گر آئینہ عارض مین

مصر شاہی گوی ہر سندھی  
تیز کرکھی سر ہر خار کا نشتر  
قبر ہی آغوشن ایہ دھن مین  
واہ مصر حسن ہی کیا لاکھوں کی زمین  
خاک تشنگان میر کرتی ہی ملک مین

ہند مین بتیاب ہی یہ خاک پای پوتیاب  
دیکھی گا یارب سحر کس دن تجف کی زمین

تین کی آب سخی داب من گل ہون  
سرتری پانون کیون ہونہ مرل و نہا  
خندہ و چشم دکھا نور رخ زلف سیا  
کیون حیران پریشان مین ہن صبح  
غم ہی کیا ہمسفر و مجھ کو تہستی کا  
علم آہ غلم خیل لم ہی چپ رہت

چمن جو ہر شیر کا بلبل نہ مین  
سرو تیر اقد جو ہر ہی جسم مین  
شب تباب مین غلام گل مین  
شفقت رخ کا ہون آشفقت کا کل ہون  
ساتھ ساتھ ہی لپی لپی مین  
لی ہر لہر سیا مان تھل ہون

<p>بوسہ چہ ہو ہی پوچھا ہے مرا نام          توں کو جلتا ہی سرونیدین پتی ہی بان          دہرین لاکھ کی محبی بھو گیا ہی سلم          تو جو ہی شمع تو پر واگہ جاننا نہ نہیں          رات بھر کھینچ بھلا خواب شیرین          جانتا ہوں کہ یہ ہی کھلے رخ ساقی          دم نہیں ہا شاہرہ زید کہ دم ہی پیا          عشق ہی عین جانی میں گھلا ہا محکو</p>	<p>اپنی عیال کی تو راج تباہ نہیں          کر رہا شمع کی مانند تھل ہونین          اپنی صیاد کا مقتول تر نافع نہیں          تو اگر ہی گل شاداب تو بلبل نہیں          مومو جو خیال خط و کا کل نہیں          سنتا شیشے سی جو آوازہ قفل نہیں          کر رہا آہ نامل آہ پیر نہیں          بد کی طرح سی باہال تنزل نہیں</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بہنہ ہی سحر حضرت کاشی کی جگہ خالی ہی

قصہ ہی ہندی عازم سوال نہیں

<p>محفول لدا میں شہر گن پیدا کروں          شمع سان اک داغ جب لایسی پیدا کروں          نخت دل میں میں لون اور فرید کروں          اسطرح نخل محبت میں ثمر پیدا کروں</p>	<p>خار و گران پر گل نخت جگہ پیدا کروں          شمع سان اک داغ جب لایسی پیدا کروں          نخت دل میں میں لون اور فرید کروں          اسطرح نخل محبت میں ثمر پیدا کروں</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جوش بی برگین کن تا ز پدید آید  
 گریه عشق و خون گریه کار پدید آید  
 عشق کوئی خنم من گریه زانی کب پدید آید  
 بکیسی مین یاکت که فاقه گریه  
 دلین دست کی نهین جابری گریه  
 عشق چشم باری مین یه انقلاب سخت  
 جو دالون با تشنه شایه  
 تب بیان بپود او کی شعله زخا کا  
 سنگباران ستم چچی تواضع کم  
 دست قاتل سیهانیک مجکوشوق قتل

نخل خشک مین بر سر  
 غنچه آسما منتی منتی شست  
 شمع سان نو و جگر بالایی سر پدید آید  
 دشت غریب مین کمانی مسفرید آید  
 سنگ مین هر چند گشته شایه پدید آید  
 سر نه کوری بگو اگر کل بصر پدید آید  
 کمال کسینون بال که او و کم پدید آید  
 جب بان گرم مانده شری پدید آید  
 همت ای می شایه پدید آید  
 شمع سان جب قلم مینا زو سر پدید آید

ای سحر لکون غزال دے نری آفتاب  
 اس مین مین اور نخل مار پدید آید

هون و بیل لپرتن تن باغ اگر پدید آید  
 غنچه کی کاشانه بی در مین پدید آید

بوسہ چھین بٹا کر پیدا کرو  
 حسی عشق میں ہی سپریدا کرو  
 بچسن کے وانے جگر پیدا کرو  
 صاف انتون کی چاکے لکھیا جی چاک  
 ملبوس نے لڑائی گمری فریاد  
 کر شبت قت کروں سنے فون میں  
 رانا سر کا مولا تھوڑی جوروں یا  
 دل گاکر متبامی پنج ہو سکی بلا  
 پانی پانی شجر ہی گہکے شبنم کی

کفر و ایمان کس طرح فرمیں سپریدا کرو  
 کیمیا کا خاکہ کس طرح میں اشریدا کرو  
 آفتابی دل سچائی کو سپریدا کرو  
 بہر خیمہ رشتہ سدا گہریدا کرو  
 دکنین ہی باتوں کا انداز دگر پیدا کرو  
 دہر شب پھار کر روی سحر پیدا کرو  
 مہ طالع ہو دل شب سحر پیدا کرو  
 دیکھی بزنا حق چلا کیوں سحر پیدا کرو  
 جوش شش اشک استہرامی اتر پیدا کرو

اسی سحر لکھون غزال سن سحر میں اتبیر  
 بی بہا بحر مل نہی پھر گہریدا کرو

ہجر کی ششام ہوتی ہی سحر پیدا کرو  
 زہر مین سنگ جراثیم کا اشریدا کرو

سحر کا خیال رخ اگر پیدا کرو  
 مرہم زخم دل محسوس اگر پیدا کرو

جوش حیرت کماوت جانم کسکد اکر

هون مہ قانع گزیدم نیم پید اکر

لاغلیا کردی ایشی عشق گلو و چشم

بال سی بار یکدو ایشی کاش جسم ناتوان

خون قطرون آرش جو بخشون بعد

زخمی تیغ نگاہ چشم مست یار ہون

یانی بانی لہر ہو دیکھی جو باران شر

باند ہون جوڑا بال چہرہ لہری چاکر اکر

وصل کی شب صبح کی صحر کی ہو کر مضطر

صبح ہوتی ہوتی پھر ظاہر کروں آہ شام

دل ادا ہو کہ شل شمع گر کر دین

قتل گر محکو کری وہ عیشی بزم نما

شمع آستان گہلی ہر دم گلاب لیدہ ہو

صورت قدیر پیر پیر

خاک دین کی عین غم کا اکر

بال بکشتہ و ساغر پیر

روزن ز یادین قاتل کی کھرید اکر

شاخ تیغ یار دین گلاب تیغ پیر

بھر بھر کشتہ تا ز نظر پیر اکر

برق کا پی آہین سو مہم قہر پیر

شام کو پنهان کروں نو زحیر پیر

اسقدر ای رحمت ہون پیر اکر

پیشتر خورشید تابان ہی تو پیر

جای خون شرابان دین و جگر پیر

دین بھی پھر شوق شہوانیت پیر

شام ہی تا صبح دم سو بار پیر اکر

معدن باقیات ہی شان گھریدا کرو  
شکل قفس سپرین موسیٰ شریدا کرو

پوسا جیسی کی بلیا تیجی اگر کی لون  
کھینچ دھیل کھون گرم لائے سو فراق

حشر کا سامان کھاتی ہی چھی نام فراق

کون صورت وصل کی میں اسھی پیدا کرو

پای قاتل پہ ہم اپنا وہین سر کھتی ہیں  
دماغ دل کھتی ہیں اور زخم جگر کھتی ہیں  
ایکجا آتش آب ٹھہر کھتی ہیں  
ہم سمندر کھچ آگ میں بھر کھتی ہیں  
غیرت خوشہ انکھور جگر کھتی ہیں  
گر مرا قتل و منظور نظر کھتی ہیں  
چھائی ہم غم کی گھٹاشام کھتی ہیں  
مازنین بال سی باریک کمر کھتی ہیں  
شعلہ آہ جہاں سوڑی کھتی ہیں

ہمستہ ہمتی کی قبضی پہ اگر کھتی ہیں  
گل لالہ کھچ مال زور کھتی ہیں  
خوش اشک انکھیں رویش کھتی ہیں  
آتش عشق کی سینی میں سر کھتی ہیں  
سوڑی کھتی ہیں ہم پر چھائی ہیں  
ہم انکھوں کی موجود ہی تکرار کھتی ہیں  
یاد میں کامل و خوار صنم کی دل پہ  
خوش گامی جہت کی تویہ معلوم ہوا  
خون ہستی عالم کو نہو برق بلا

جنگی ہاتھ آئی ہر گیسر قناعت یار

دوست بزرگ بھی پڑتی ہنسی کی کھچ

اونکی رحمت طلبی کیکہ کی اونکی ہن

لشاک خورشید بھین باغیت جگر ہن

موشگانی جو بہت کتنی ہنشاہ کی طرح

رات نہ کس لب بیان جو کا رہتا ہی خیال

کب وہ مال مارو دنیا پر

پس منہ چوہ پوشیدہ نظر

زیر سر جو کہ سدا باش نہ کرتی ہن

مال نیاسی یہ ہم لعل و گہر رکتی ہن

کوچہ زلف میں شاید وہ گدگد کرتی ہن

چشم سنی ہم چوہاں خون جگر رکتی ہن

ای سحر شام سی آج آنیکا کسے ہی خیال

مردم چشم نظر جانب در زکتے ہن

جب جا اوس دل باری میری پہلو میں

ماہ نو کی پاس اک اختر تابان عیان

شمع سان رہتا ہی اسکی ہاتھ سنی ہو گدا

اشرفی کی پھول قطری ہن شبنم کی

اپنی ل کی ٹکڑی میں کھلاؤں یا جگر

دل کو ہر دم ہی چھو تیری پہلو میں

خال مشکین ای صنیع ابرو کی پہلو میں

دشمن جان ہی مول میری پہلو میں

جلوہ گر ہستی غنی گردن کی پہلو میں

کونسا کا پل کی شمشیر ابرو میں

ی شہزادہ شہین گاہ میں کہتی ہیں

ہی حسین بخش نظر اور لب لباب تصویریں طاقت پرواز مطلق انہی بازو میں نہیں

پیشتر از این اوست و شوق چشم آهوی زمین

سجڑا خستہ ناگوارا نہیں کہ غیر از وصال کجا یاد آئیں

میرزا یونس سی تھیں اب  
ہوا انور کون دلکش سا رہیں

اگر پنج تره ماه پیرا نهین

[illegible]



نہین درو ہجران کا کچھ بھی علاج	کسی کا مفت ڈرسی چہ را نہین
کھا میں نے جب غیر آئی نپاے	لگا کہنے تیرا جب را نہین
ہوئی تیری دوری نہ دیکھ کر	تجھی پسراب بھی ہمارا نہین
ہوا قبر عاشق پہ کیون گل چراغ	اگر مار کا کل کا مارا نہین
کیا آتش عشق میں کیون مقام	سمت در اگر دل ہمارا نہین
نہ کیجی کوئی چشم ایسی جسے	ترسی رخ پینیل نظار نہین
جو قاتل کو بھی شوق مشق جفا	تو بہت دہ بھی ہمت کو ہمارا نہین
میں اپنا گریباں کروں کیا فر	کہ باقی کوئی تار سار نہین
تم آئی نہ آئی کی محنت رہو	کیا کسی پر اجار نہین
ہی منظور شاید زمانہ کا خون	جو یہ سچ جوڑا اجتار نہین
ہی جلی سی ناخن بدل لہ نو	خجل ڈرسی تنہا ستار نہین
کر بھی تو مدد دے ہی اسی پر	فقط کیا دہن آشکار نہین
کئی عمر سنتی ہوئی ٹیڑھی بات	کبھی پسند ہے جی سی پکار نہین

شب بجز برین غیر یاد کنم	کوئی اور مونس ہمارا نہیں
دم نزع آنا ہو تو آسج	کہ اب حاجتِ استخار نہیں
رہی ہاتھ کیوں پھلی مرنی کنی	اگر شوقِ وصلت فی مارا نہیں
ہوا موی کا کل کو کیوں پیچ و تاب	بتو شعلہ گر رخ تھرا نہیں
تر پنا سمجھتے ہیں دو راز ادب	کبھی دم تہ تیغ مارا نہیں
کیا نفعل زیت فی ہجرین	کرین کیا کہ کچھ بس ہمارا نہیں
مجھی تو زلیخا کو یوسف عزیز	کہ معشوق سی کہ فی پیارا نہیں
پھر ہی ہنسی کیوں آنکھ دلا رکی	جو غیورن فی او سکڑا و بھارا نہیں
مین ہوں آشنا صادق ای ہجرین	تجھی جھسی زریا کس مارا نہیں
کمی کر نہ اچھی آہ تیری سوا	کیسکا ہمیں اب ہمارا نہیں

سحر و امق و راض و فرادوس

کے عشقِ خوابان فی مارا نہیں

تو زرد ہو گئی موتی کی آبِ یمن

نہایا ہو کی جو وہ حجابِ زیا نہیں

جواو ترا شام کو وہ سجایا  
 وہ دانت پکھ کی ہر گھر کا بچا  
 نگاہ دیدہ مستانہ کا اثر دیکھو  
 تری نہانی سی اسی لہ موج حسن و جمال  
 لگا دیتی ست نہانی نی اک پانی  
 نگاہ سے دیکھا جواو سی جانب آب  
 یہ کسی حسن طومار کا میسے  
 وہ مہ جو کشتی پہ جام شراب تھیں  
 یہ بوہی جسم میں اس گل کی بھائی  
 نہیں سوار ہی کشتی پہ وہ مہ فی  
 پنجوڑی بال اوں پیش نی غل  
 بہ کشتی کا کل پر خم پنجوڑی بن بکر  
 دکھائی وہ بت مہر و حسن میرت

گمان ہوا کہ گرا آفتاب دریائین  
 صدف کا ہو گیا خانہ خراب دریائین  
 تمام آب ہوا ہی شراب دریائین  
 ہوئی ہری و ہری کچھ آئے تائب یائین  
 یہ ابلی ہین نہ سمجھو حباب دریائین  
 حباب ہو گئی جام شراب دریائین  
 ہر ایک موج ہی تاج حباب دریائین  
 ہوں ایکجا پہ مہ و آفتاب دریائین  
 ہوا ہی آب بزرگ گلاب دریائین  
 روان ہلال پہ ہی مہتاب دریائین  
 نظر پڑا کہ افشان سماں دریائین  
 جو موج موج کو ہی پچ و تاب دریائین  
 ہو مشکل آئینہ استواہ آب دریائین

سناهی کشتی پر دست گرم شدن هی کج	بپا هی صحت چنگ و رباب یامین
بشکست سخی او رنجش نال عشق	کھڑا ہو لکی شراب کباب یامین
تری بغیر تھیر لطف شیر آب میں	بنی ہی چین چین موج آب یامین
نہیں گنت رسی کم محبو حلقہ گردا	دکھائی نکھتین ہین سحر جاب یامین
خانی ہاتھ شرارت اسی سنی ہونی	ہر ایک ہو گئی مچھلی کباب یامین

نہ بنونی دیگاتہ خاک سوز ہجر سحر  
نگر ملاشس کروں جابی اب یامین

مست الفت ہوں لیکن می ترواں	دامن عصمت آلودہ خصیان نہیں
زندگانی کا مڑہ بی صحبت جانان	موت کا سامان ہجر یاہ کا سامان نہیں
کس غزل میں صفت مہر عارض ناان	مطلع خوشیدی کم مطلع دیوان نہیں
نصرتی کم سبز پشت لخت ناان	کون کتا ہی سی لب شہرہ دیوان نہیں
ہر نفس میں ہی دم نابو بہاری کاش	غنجی کہلتی رہیں گلگون خندان نہیں
پرتو خوشیدی قوت فی پائی تاب	لعل لب پر شونہی ہرنی نگہ بان نہیں

دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین

دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین

دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین

دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین

دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین  
 دین ابراهیم را در دین

وہی ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور ان کو پالیا اور ان کو مرانا چاہتا ہے اور ان کو جہنم میں ڈال دیتا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

برای این که در این کتاب

۱۰۰

محمد بن عبد الله

وہی ہے جس نے پتھر، اجڑا، اور

چند روز پیش که من و دوستانم به این مکان رسیدیم

تاریخ حیات حضرت مولانا

وہو

۱۰۰  
 ۱۰۱

11  
 12  
 13  
 14  
 15  
 16  
 17  
 18  
 19  
 20  
 21  
 22  
 23  
 24  
 25  
 26  
 27  
 28  
 29  
 30  
 31  
 32  
 33  
 34  
 35  
 36  
 37  
 38  
 39  
 40  
 41  
 42  
 43  
 44  
 45  
 46  
 47  
 48  
 49  
 50  
 51  
 52  
 53  
 54  
 55  
 56  
 57  
 58  
 59  
 60  
 61  
 62  
 63  
 64  
 65  
 66  
 67  
 68  
 69  
 70  
 71  
 72  
 73  
 74  
 75  
 76  
 77  
 78  
 79  
 80  
 81  
 82  
 83  
 84  
 85  
 86  
 87  
 88  
 89  
 90  
 91  
 92  
 93  
 94  
 95  
 96  
 97  
 98  
 99  
 100  
 101  
 102  
 103  
 104  
 105  
 106  
 107  
 108  
 109  
 110  
 111  
 112  
 113  
 114  
 115  
 116  
 117  
 118  
 119  
 120  
 121  
 122  
 123  
 124  
 125  
 126  
 127  
 128  
 129  
 130  
 131  
 132  
 133  
 134  
 135  
 136  
 137  
 138  
 139  
 140  
 141  
 142  
 143  
 144  
 145  
 146  
 147  
 148  
 149  
 150  
 151  
 152  
 153  
 154  
 155  
 156  
 157  
 158  
 159  
 160  
 161  
 162  
 163  
 164  
 165  
 166  
 167  
 168  
 169  
 170  
 171  
 172  
 173  
 174  
 175  
 176  
 177  
 178  
 179  
 180  
 181  
 182  
 183  
 184  
 185  
 186  
 187  
 188  
 189  
 190  
 191  
 192  
 193  
 194  
 195  
 196  
 197  
 198  
 199  
 200  
 201  
 202  
 203  
 204  
 205  
 206  
 207  
 208  
 209  
 210  
 211  
 212  
 213  
 214  
 215  
 216  
 217  
 218  
 219  
 220  
 221  
 222  
 223  
 224  
 225  
 226  
 227  
 228  
 229  
 230  
 231  
 232  
 233  
 234  
 235  
 236  
 237  
 238  
 239  
 240  
 241  
 242  
 243  
 244  
 245  
 246  
 247  
 248  
 249  
 250  
 251  
 252  
 253  
 254  
 255  
 256  
 257  
 258  
 259  
 260  
 261  
 262  
 263  
 264  
 265  
 266  
 267  
 268  
 269  
 270  
 271  
 272  
 273  
 274  
 275  
 276  
 277  
 278  
 279  
 280  
 281  
 282  
 283  
 284  
 285  
 286  
 287  
 288  
 289  
 290  
 291  
 292  
 293  
 294  
 295  
 296  
 297  
 298  
 299  
 300  
 301  
 302  
 303  
 304  
 305  
 306  
 307  
 308  
 309  
 310  
 311  
 312  
 313  
 314  
 315  
 316  
 317  
 318  
 319  
 320  
 321  
 322  
 323  
 324  
 325  
 326  
 327  
 328  
 329  
 330  
 331  
 332  
 333  
 334  
 335  
 336  
 337  
 338  
 339  
 340  
 341  
 342  
 343  
 344  
 345  
 346  
 347  
 348  
 349  
 350  
 351  
 352  
 353  
 354  
 355  
 356  
 357  
 358  
 359  
 360  
 361  
 362  
 363  
 364  
 365  
 366  
 367  
 368  
 369  
 370  
 371  
 372  
 373  
 374  
 375  
 376  
 377  
 378  
 379  
 380  
 381  
 382  
 383  
 384  
 385  
 386  
 387  
 388  
 389  
 390  
 391  
 392  
 393  
 394  
 395  
 396  
 397  
 398  
 399  
 400  
 401  
 402  
 403  
 404  
 405  
 406  
 407  
 408  
 409  
 410  
 411  
 412  
 413  
 414  
 415  
 416  
 417  
 418  
 419  
 420  
 421  
 422  
 423  
 424  
 425  
 426  
 427  
 428  
 429  
 430  
 431  
 432  
 433  
 434  
 435  
 436  
 437  
 438  
 439  
 440  
 441  
 442  
 443  
 444  
 445  
 446  
 447  
 448  
 449  
 450  
 451  
 452  
 453  
 454  
 455  
 456  
 457  
 458  
 459  
 460  
 461  
 462  
 463  
 464  
 465  
 466  
 467  
 468  
 469  
 470  
 471  
 472  
 473  
 474  
 475  
 476  
 477  
 478  
 479  
 480  
 481  
 482  
 483  
 484  
 485  
 486  
 487  
 488  
 489  
 490  
 491  
 492  
 493  
 494  
 495  
 496  
 497  
 498  
 499  
 500  
 501  
 502  
 503  
 504  
 505  
 506  
 507  
 508  
 509  
 510  
 511  
 512  
 513  
 514  
 515  
 516  
 517  
 518  
 519  
 520  
 521  
 522  
 523  
 524  
 525  
 526  
 527  
 528  
 529  
 530  
 531  
 532  
 533

وَأَمَّا بَعْدُ فَيَعْلَمُ مَا يُفْعَلُ

بسم الله الرحمن الرحيم

مجلس

تقریر فی ۱۲ محرم ۱۳۰۲

بسم الله الرحمن الرحيم


بسم الله الرحمن الرحيم

اندر این شهر

وہی ہے جس نے ان کو اپنا

وہی ہے جو کہ

وہی ہے جس نے ان کو تیار کیا ہے



<p>شب سخت خفته بود گویی بیدار خواب و ده روی گویی برین مستی که با خواب عمران زنده است تن با خواب ملک کوهری بسکه حسرت یدا خواب گوئی نه فعل کا هو خریدا خواب</p>	<p>اوس مهر و شکر خواب دین کیا بکنار ای چشم تار و زنی کا لوثی نه عمر بجز جاگی بهاری دیده بیدار کی نصیب رهتی ہی سوتی مین بھی کھلی چشم دکلائی اگلا جی قوت انگ آتپ</p>
<p>خاموشی سحر که روی خواب</p>	<p>نالوشی تو نه فتنه خوابیده کجا</p>
<p>چشم تره شک بر نو بهاری اندون چهر حسن آلهوئی فصل بهاری اندون هر طرف ہی جوشش لب بهاری اندون رات بھر پھر اوس گل غم شیر و کی نون نعل آتش ہی موم شوق مین ق طپان نامه بر جا کر پھر اٹک نہ کو بی سیک یار کی فرقت مین پھر بهوش مین ہی</p>	<p>چشم تره شک بر نو بهاری اندون چهر حسن آلهوئی فصل بهاری اندون هر طرف ہی جوشش لب بهاری اندون رات بھر پھر اوس گل غم شیر و کی نون نعل آتش ہی موم شوق مین ق طپان نامه بر جا کر پھر اٹک نہ کو بی سیک یار کی فرقت مین پھر بهوش مین ہی</p>

خاک و رانی چهره ای مثل گل  
مهر بخت که نهاده بر خورشید  
جانی تکی جو در این سر نهین بچا  
در و چهره کامیاشون خورشید  
و زمین بود که پیاده هر کل سوار  
یا دزدان آماج ده طغ کشته وصل  
کیون مجبی خلیک کی گشتن سیر کباب  
انتظار سر و قدین مثل نسو می  
چهره کاره زنی خیال غمزه ابروی یار  
چهره صورتی لبان تنگ چشم است  
سانس کتی هی گرانی تن فیه صفت  
عاشق آشفته سر کاهی سر سیمه راج  
چهره که میگوید عشاق بهر حال

عشق فی بر باد کی می بهاری اندون  
لاکھ پنهانی کوئی رنج بهاری اندون  
هر جربان دین یہی صوت بهاری  
کر کر می شنی ہوئی زاهد کی ساری اندون  
بایک آتی چین چین گرسواری اندون  
والکربان گل مین پاری پاری اندون  
کسی باتین یاد این پاری پاری اندون  
بہتی ہر دم لگی نکبتین بهاری اندون  
چهره معانی لبت بازہ زخم کاری اندون  
جوش پری شورش فیاور استی اندون  
زندگانی ہی عاشق پہ بھاری اندون  
زلف مرغول ہونی چہر شایندہ اندون  
زیب این چہر لگی ہوئی کساری اندون



پھر لگا وٹ کر کی اونہی قتل گساہا کیا	برجھی پھر ترجھی گمہ کی دل پارمی اندون
یادیں مٹھس وٹس کی اوگنی اگھو نیہند	رات بھکے خون میں شمشاد اندون
غیر فی اوس شوق کی مہندی لگانی ہی	خون دل پھر اچھو پانی اگھو سیاری اندون
وین ل صبر خبر و ہوش و آس را مہ خواہ	ہم گئی ہمسی جد سب باری باری اندون
شیخ صاحب خٹ کی لکھن جھانک	دیکھ لی حضرت کی بھی پرہیز کاری اندون
روی وٹس مجھ کو دکھاتا نہیں شک	اتھڑا لکھنی کی ناساز کاری اندون
ہجر کا دن ہی قیامت شام ہوتی ہی	ایں بل بدگاہ ہون جینی سی عاری اندون
مسی مٹی کا ہر گویا شوق اوس لداڑ	گوہر دندان کی چمکی آبداری اندون

ای سحر ہی بسکہ یا وقامت موزون یا  
 ہو چلی موزون طبیعت چہ ہمارے اندون

اسیر لطف ہون غل حلقہ زرنجیر کرتی ہیں	بپا شور قیامت نار شبگیر کرتی ہیں
نقابت سی باہر چاند لقمہ کی کرتی ہیں	دل شب سے فدا چہ تیغ کی کرتی ہیں
کھڑکی ہو یا م پر بہر شا تو بھی ایللی	سحر تر ہو کر لکھن کی کرتی ہیں

دل بتیاب عاشق کو جدا کر سب بولا  
تیرا نشان قاتل میرا گونج ہلا ہی  
پرینجا نہ بنا دل مرے صبر تیرا  
مری حالت نہایت تیرا نہیں  
خیم شمشیر ہی محراب کعبہ اونکی نظر وہ نہیں  
اسی کہتی ہیں سلیم مرزا بجاوت کا  
نہ ہن سہی چل جھرتی ہیں وہ گشتہ آئین  
منو نامی کا پرنہا تا غبار خاطر نازک  
گھر ورس سے ذہبت خموشاں وین تجری  
دل سوزاں لکری جو کہ ہیں چشم گریباں  
کیا ہی قتل تو اک بوسہ می خساں لکین کا  
شگفتہ غنچہ دل ہوتی ہیں وہ کی عمر سے  
گدے برچی لکھائی نہ منظر ہلا

ہم اس پریو اب کستر اکسیر کرتی ہیں  
یہ ناقص ماہ کامل پر علم شمشیر کرتی ہیں  
پری کو ہم منسون عشق تیری نسخہ کرتی ہیں  
لہو آنکھوں سی جاری حلقہ نہ خیر کرتی ہیں  
وہم کجیو چہ تیرا شمشیر کرتی ہیں  
مقتضا کا سامنا ہی را تو کبیر کرتی ہیں  
حواس نہ لیا بتی ہیں جب کرتی ہیں  
خو اوس گل کو خطا کا درخت کرتی ہیں  
نہ تار گشتہ کو مجھ میں نہ وہ تقریر کرتی ہیں  
سز مرگان کو نوک شکیہ کرتی ہیں  
بیت میں جن ناحق کی نہیں کرتی ہیں  
یہ عقد ہی حل تمہاری خن تیر کرتی ہیں  
مقابل برو و مرگان کجاں تیر کرتی ہیں

اسیری کی زبیر وادی حشت تہنای	رم ای صیاد کتبی سی پنجر کرتی ہین
غم الفت سمجھو شیخ جی باریچہ طفلان	فراق یار کی سند جوار کی پیر کرتی ہین
مرض چشم اوں جاوہر کا ہونو کاہین	نہ فسون کا گھٹا ملن شیر کرتی ہین

تردین سحر کسکو دماغ شکر گشتی ہے

جو چکر کرتی ہیں پس خاطر تنویر کرتی ہین

عارضی لطف سیام سی کچھ کام نہین	راحت اجڑی ہی سحر و شام سی کچھ کام نہین
دل کو یاد دیت خود کام سی کچھ کام نہین	اب ہین سوس براجمام سی کچھ کام نہین
وکیون اب سحر و صنوبر کو براتی	قامت یار و لارام سی کچھ کام نہین
عین و مشک کی خوشبو سی کسک و ککوش	نکھت لطف سیام سی کچھ کام نہین
جان کا طابی تو جابی نکر و نایتی	کچھ پیش و لارام سی کچھ کام نہین
بیمروت کی ہین آنکھو نشی شاہ و نوون	اسلی نرگس و بادام سی کچھ کام نہین
دشت پر خار مصیبت کی فصلا ہتر	چمن کوچہ گلہام سی کچھ کام نہین
ان بتوں کی لمبی کیون کجی ایمان بربا	اسی ستاری منیا ہتر سی کچھ کام نہین

ولین لاؤن کئی بت کا تصور بخدا  
 بنوفا صحبت لہ عزیزانین تو خرمی  
 رابطہ ہو غیر کہ جسے شہو کسی گریز  
 ساقیا فصل بہاری ہی و آغاز شبا  
 اندون پاس نہیں جو وہ مخانہ فرو  
 دور سا غمی و محبوب اور برم طرب  
 گور و کر طول جدائی کی کیا ہی چھا  
 ولین بایا و سکی ہی آنکھوں میں تصویر آو  
 عشق و سنت کا ہوا رہن ایسا  
 اخلال کا کل کی محبت کی چٹائی  
 طائر زنگ حنا ہو نہیں اسیر ای صبا  
 رند و میخوارجی کتا ہی زار ہ تو کیا  
 تیری صحت گین رہو گانہ کو جہنم تر

اب مری کعبہ کو صنام سی کچھ کام نہیں  
 یہاں غم ہجر ہی آرام سی کچھ کام نہیں  
 سچ ہی اب عاشق نام کام سی کچھ کام نہیں  
 جام دی جام کہ انجام سی کچھ کام نہیں  
 اسیر مہتاب لب بام سی کچھ کام نہیں  
 گردش چرخ بد انجام سی کچھ کام نہیں  
 اب غرض نامہ سی پیغام سی کچھ کام نہیں  
 شیشے سی کام نہیں جام ہی کچھ کام نہیں  
 دین سی مطلب نہیں اسلام سی کچھ کام نہیں  
 دانہ سی کام نہیں نام سی کچھ کام نہیں  
 فکر دانہ کی نہیں نام سی کچھ کام نہیں  
 بات جب حق ہو تو الزام سی کچھ کام نہیں  
 خاص سی کام نہیں عام سی کچھ کام نہیں

بهر طوف و در بت چاه بی میان بجز  
کافر حسن چون بیست تیرسانی کا  
جی و بی بی بی بن هم اور تو بر آگستا

ای جنون جانه اکر امی کچه کام نین  
جل مرا و بی سلامی کچه کام نین  
باز آئی تری انعام سی کچه کام نین

فکر شہرت ہی نہ مطلق نہ تعلی سی غرض

ہو نین گنہام سحر نام سی کچه کام نین

بسا خیال رخ گلزار آنگھو نین  
مدام نشہ سی ہی نو بہار آنگھو نین  
نین ہی غراب کی جازینہ آنگھو  
نظر جدھر کو پھری پھر ہی نظر آ  
چور الیا تری درو خان فی دل کیسا  
دل اہل درد کی لیتی ہوا و کرتی ہو  
غبار خاطر مردم ہی خاکسار ترا  
ہی دست مست مین تیغ سیاہ پانچ

سحر مدام ہی جوش سہار آنگھو نین  
شراب ہلکرتن ہی یا خمار آنگھو نین  
بجھو ہی بسکہ ترا انتظار آنگھو نین  
پھر ہی کرتی ہی تصویر یار آنگھو نین  
اونکھی لگیسا غیا چار آنگھو نین  
تھاںک ڈالیمی صاحب ہزار آنگھو  
کھٹکے لاری جوشل غبار آنگھو نین  
نین ہی سر مہر آنگھو

شفق سحاب کی پہلے میں جلوہ آرا  
 صفایا تصویر ندان فی شک کو  
 نہ ہو لٹاک شب ہجر ہی معاودت  
 فقط قلق سی نہیں آت ہر ہر دم  
 تصویر رخ و خط میں ہوں سیر سی  
 بھرا خیال ترا بسکہ شاہ کشور سن  
 پیا ہی آٹھ پر شور و کوشش ادب  
 خیال کامل و رخ پھر رہا ہی پیش نظر  
 ای ہوں حبیب میں دنیا راع و دان  
 پڑا ہی چشم میں خسار آتشیں کا جو  
 یہ کسی چہرہ گل رنگ کا تصویر ہے  
 عقاب چشم کو تیری یہ تھی بس صید  
 ہوا اشارہ ابرو سی دل تیرے شیر

نہیں ہیں بخت جگہ شکار آنکھوں میں  
 ہی قطرہ قطرہ در آبدار آنکھوں میں  
 ق کہ دخل خواب نہیں تینا آنکھوں میں  
 کہ طفل اشک ہی ہیں بقیہ آنکھوں میں  
 نہونی بہار گل سنبہ خار آنکھوں میں  
 ق کیسی جانری زینہا آنکھوں میں  
 کہ خواب تک نہیں پاتا ہی آنکھوں میں  
 بھم ہی گر توں لیل و نہار آنکھوں میں  
 گھر بھری ہیں برای شاد آنکھوں میں  
 بہم میں ایک جگہ نورنا آنکھوں میں  
 چمن چمن ہی شگفتہ بہار آنکھوں میں  
 کیا ہی مرغ نگہ شکار آنکھوں میں  
 نہ آنکھ مار کی اب تیرا آنکھوں میں

سحر کناری اوختای جوت حیات  
بهر آتی اشک بهن بی اختیار آنکتهن

پاس وہ رشک آفتاب نہیں	ساقیا خواہش شراب نہیں
سرخ پرنور پر نعتاب نہیں	جلوہ برق ہی سحاب نہیں
رنگ بوین جمل ہن گل تنے	کب عرق رکوش گلاب نہیں
تیری چہرہ سی کیا مقابل ہوں	فخر و مہین بہ آب تاب نہیں
ناتوانی سی لڑکھڑاتا ہوں	مختبب نشیہ شراب نہیں
دل جلاتا ہی آب آتش رنگ	می سی ہو جہت سناہ نہیں
چاند پر چھپا گیا ہی ابرنگ	سرخ روشن تر نقاب نہیں
بل کوئی دی رہا ہی کا کل کو	سر دل کو ہو چہ چ و تاب نہیں
چھا گیا ہی خیال نہ لاف ایسا	شب بھر آنکھوں میں نہ خلع نہیں
وصل کی شب جو غور سی دیکھا	ق مانع گفت گو حجاب نہیں
باعث تنگی دہن سر مو	دغل و گنجائش حجاب نہیں

بند کرتا ہے منطقی کا طوق

پاؤں کو ہنر زہ کو ورنیوانہ

پیر چھوڑ دین سپاہ کاری کو

غواب و غور پر ہر چہ خواہ خیال

او کی دندان صاف کی آگے

کہم نہوا دماغ عشق پیری میں

زنگ لب و زعفران دندان سے

زبان پر پیر پاؤں پر کھینچ

یو کمان سنبل و بنفشہ میں

دماغ دلاک چیب کی ہی قریب

تھیرا حیا ان ہی بلا گردان

کب پتھری بات لاجواب میں

خط میں کیا کیا میری خطاب نہیں

اسی ہی بہتر کوئی خطاب نہیں

نہوش و عقل تو انج تاب نہیں

آبروی و درخوشا نہیں

دھوپ بھیلی ہی آفتاب نہیں

در و در جان میں آفتاب نہیں

ہر حال کی سیکھی تاب نہیں

شکست غم پرین پیچ و تاب نہیں

صبح سی دور آفتاب نہیں

چرخ گردش میں حیا نہیں

ساری مضمون میں ہی سحر حیدر

کونسا شعر انتخاب نہیں

نہ



انسان کا دخل کیا کہ پر کیا گذر نہیں  
 کسرات سیل اشک روان تا کہ نہیں  
 لاغر ہونے سے زراہ میں ہر گز اثر نہیں  
 بنی فکرمیں نہیں ہوشنستان جہن  
 قاتل کی پیش چشم ہوا محو دماغ  
 تو آسمان سن ہی چہرہ ہی آفتاب  
 پڑا ہی عکس آتش رخ کا دم خرم  
 اندر ہی تجلی رخسار تشین  
 روشن بزرگ و امی میں ہی صحن باغ  
 صبح شب وصال قیامت بپا ہو  
 ہی جلوہ گر حامل جزا میں ماہ نو  
 ثابت ہی جرم ماہ پہ ستاروں کی چپک  
 نقدان جسم ہی صفت واجب الوجود

خلد برین سی کم ترا ای جور کھر نہیں  
 کب چشمہ سوئی جاگتی ہر چشم نہیں  
 نخل خشک لائق برگ نہ نہیں  
 افسرسان شمع جو پایا تو سر نہیں  
 چلتی ہیں تیر دستہ شرکان نہیں  
 تار شعلہ مہر ہی موی کمر نہیں  
 بیوجہیچ وقاب میں موی کمر نہیں  
 بجلی ٹپ ہی ہی رخ جلوہ گر نہیں  
 کمر آج نخل طور سی کوئی شجر نہیں  
 ہی شور و خروش نالہ مرغ سحر نہیں  
 تیغ ہلالی آپ کی زیب کمر نہیں  
 قطری عرق کی چہرہ دلدار نہیں  
 حیران ہوں کیوں تون کی زبان کمر نہیں

طلی نهمین کس طرح سخی ملک م کی ا  
 گزشتہ رنگ خنخ وہ گزشتہ  
 اسی سر دلالہ روعتی شرم سی ہی  
 مراوین شکات قناب کے چہر عکس ہی  
 پہلوئی قناب میں پروین ہی جلوہ گر  
 اندر کس قدر شب ہجران سیاہ ہے  
 زلف و مازی ہی مٹول شب فرا  
 جلتی ہیں جلوہ در دندان یار  
 جاری ہیں اشک شمع ہیں سینہ کی  
 ستو ایک خال ہی لب نجش یار کا  
 آہا میں اور کی صورت پروانہ شمع  
 ان شاعر و کی دیدہ انصاف کو  
 گزشتہ گزشتہ یار سی شبیہ تی میں

بی زاد و راحلہ ہون کوئی ہمسفر نہیں  
 پاؤ نہیں چکار اب ہی جو دوران نہیں  
 شبنم کا چہرہ گل تر پر اثر نہیں  
 آئینہ فلک میں نمایان تسم نہیں  
 اوس شکست کی کانیں عقد گہر نہیں  
 تار آگ آسمان پہ کوئی جلوہ گر نہیں  
 مانند خال کج و مہن مختص نہیں  
 ہیں آہی یہ ولہین صدف کی گہر نہیں  
 بارش سی آتش گل تر کو ضرر نہیں  
 اب ہر مار زلف خمی و ضرر نہیں  
 پر کیا کروں کہ ہامی سی بال پر نہیں  
 کچھ اپنی حسن و قبح پر انکو نظر نہیں  
 ابرو نہیں مژدہ نہیں نور نہیں

صبح وطن ہی شام غریبان ہی ہر وقت

لوہ محروم و ش جو پیش نظر ای تھیں

رخت عرفانی ہر فی باکی حاجت نہیں

رشتہ جانِ جہان حاضر ہی بھر دین

شوق ہی کوں مالمی کا سر ہی نہیں

وہ مسلمان ہیں نہیں رشتہ جسکو کفر

اپنی گھر میں ہی مجھی پر گاریاں جلا رہا

جہان میں گمانِ باری ہی کہتا ہے

حور و ش کی تری مائل ہی پرکھ دے

وصل کی شب میں پوچھو کیا ہی سیر

سینہ کو بی کی صدا یہاں نغمہ داؤد ہے

نام زہی چاہی نفرت ہی اہل کو

وصل ہوتا ہی مسیروں و رنوتا ہی صلا

جسم و سر کو حلقہ و دستار کی حاجت نہیں

ای بت ترسا تجھی نار کی چٹ نہیں

ای تگر و تپس کی حاجت نہیں

انک کی تسبیح کو زنا کی حاجت نہیں

دشت کی خواہش نہیں سار کی حاجت نہیں

تیر کی حاجت نہیں تلوار کی حاجت نہیں

نور کی شباق ہم ہین باکنی حاجت نہیں

راز دل ظاہر ہی کچھ اظہار کی حاجت نہیں

چنگ پر بچار و و ہو سیتا کی حاجت نہیں

ہینان و و این شربت نیار کی حاجت نہیں

کوئی بڑا ہی تری بیار کی حاجت نہیں

گوهر مضمون سلی آن دیوان صبح آسمان  
حیدر ملک بزرگوار کی حاجت مین

کری هر موج پیدای چ و تاب بار دریا	سنگ کز کمر نیچو زنی سپید چمن بار دریا
توبه هر موج شاخ گل کلهی گلزار دریا	پای سیر لاله و عکس گل خسار دریا
گذر تیراک کو بهوتا نهیدن شوار دریا	قد ماست با جرحت مین نهیدن دریا
خبر نا آشنای دوتا بهون چار دریا	مناجبر هوگی بهین تجیل اشک باد دریا
شرافشان اگر هوا آه آتش بار دریا	لگی پانی مین آگ کی دو دفتر جری
بنی هر موج ووش آب پر زمار دریا	زمانی کو جوا وتری ه بر مین او ه کار
همیشه پنجه مر جان هی کما تا خار دریا	جگر خون کردیا ای گل تر می و خانی
شنا کر تا نهیدن ه مشتری خسار دریا	هوا می بر می زنی کو کب سیمار کان
چراغان کا تماشا و کیمه لی ای بار دریا	بهار افزای لی شک بهیچ دل سوار
حباب اگاری هون مرغ آتشوار دریا	حیاتی با تخته ملکر و هوئی گرو چاند کار
مر می نکمون کس کی چهر گیتی تلوار دریا	تبهور آکشتی مین اگر ابروی قاتل کا

لہذا بحر الفت حق ملامت نہ کرے  
 گہر ہو پانی پانی گر چہ کس دین  
 اگر کشتی یہ دی حیرت افزا سی ٹھہری  
 طلسم تازہ و تر چو طلسم خان صاف دکھائی  
 کبریٰ بی عقل و بی تمیز قدر اہل جہان کیا  
 ستم آباد دنیا کب ہی جابی امن و آسائش  
 ضرر ثابت قدم کو کیا نماند کی فوری  
 گر ان تر مویو نسی قطرہ می کر دینی آستین  
 تھنک لاشک جوشانی ہی کشت چرخ خضر کیا  
 تو کل جب ہو کامل گو ہر مقصود ہاتھ آئے  
 سبکروی سلی انسان حاصل راحت نہ آئے  
 حباب سا اگر کھولی کوئی چشم بصیرت کو

پین و کشتی نہیں جہتہا از رخ فانی  
 صدت کی سرگردی گرمی بازار دین  
 سوا اسک نہیں کی کہی ہو وار ویران  
 ہوشل آئینہ ستادہ آب کبار دریا  
 ہر اک بیچ آبگینی کی بنی ویران  
 چھن کیا مردم آبی در شہوار و دریا  
 ہی قہر آب تک نام ہی کو خوب و خراب  
 کہ زنگ آلودہ کب ہو تیغہ کسار دین  
 اکی ڈوب جانی خانہ خمار و دریا  
 ہو آنا خرمین مہ غرق کشتی خراب  
 صدت کی فغاوت کی در شہوار و دریا  
 شناور غرق ہو پیری جو لیکہ بار دین  
 سنین اک موج کا زاید ہو کھار دین

رقم صنایع انگیزانی کیا ہی صنعت  
لکھا ہی ملک قدرت فی عجیب ترین

چڑھی ہیں ہم ازل سے ساتھی کوثر کی بیٹی  
سحر شتی نہیں درکار دیرین

برق ہی جلوہ نگاہ نہیں

صبح بان ہی تو شاہ نگاہ نہیں

کون دن مثل شب سیاہ نہیں

زادہایک شتی گناہ نہیں

پردہ کچھ مانع نگاہ نہیں

سر پہ کج گوشہ کلاہ نہیں

خضر خط کو ہنوز راہ نہیں

جھوٹ ہی دل کو دلسی آہ نہیں

قول وامت راہ پر نگاہ نہیں

بان ہو تیری زبان پیغواہ نہیں

ابر ہی کامل سیاہ نہیں

ہوسہ ہر ذرا سبب نہیں

پیش روہ رشک محروماہ نہیں

خلدین ہیں شراب کی نہرین

رخ پہی مثل شمع جلوہ نور

سیر پر ہی ہلال جلوہ نما

لب نجاست برتری ساقی

جان جاتی ہی وہ نہیں آتے

ایک عیار ہی تو عمر شکن

ایک ہی میان مال لاغوسم

کاش مین تیغ مغربی ای یار	بمهر خیز ز کمان سیم
الف دست دایم کماهی خیال	بی سبب شغل شوق کماهی چین
تیر خاکی بین سرمه سناقر گان	آبگون و شسته بی نگاه چین
پھونکی دیتا ہی سوز فرقت یار	بی سبب حال دل تباہ چین
بین نظر مین شرار و تابہ گرم	جس کی سبب نجوم و ماہ چین
کیون نہ یاد آئی صحبت شب و روز	چرخ بلاقات سال ماہ چین
خود سر روشنی پہ یار مائل ہے	ہم کو مہیات دست گاہ چین

سحر اوس مہروش کی فرقت مین	
صبح کب بشل شب سیاہ چین	

ناصحو ہجر مین احت کاسر انجام کمان	تکو آرام مبارک مہوش انجام کمان
ہجر ساقی مین سرت کاسر انجام کمان	مین کمان باوہ کمان شیشہ کمان جام کمان
نئی احباب کی صحبت ہو مبارک	اب مرا فرست کمان بھلا آیت خود کمان
محو یا درخ و کاکل ہوں نہیں مجھ کو	دن کمان بات کمان کمان شام کمان

<p>یار شش منقصب نمی زنی شکست بنی دنیا کی زنجیر بجز از محبت من جان تک لایم</p>	<p>چین آرام کمان عاشق ناکام کمان لب شکر دین ه سیر لبام کمان میری جان آید پختنی کیا بنام کمان</p>
<p>جان لی باد رخ وزلف صنم فی آینه</p>	<p>سیر نامه کی سحر صبح کمان شام کمان</p>
<p>بیهات نهی من بت مغر و غلام عارض کی نهی من طبع و تفت تصویر زری و حسن کی شعلی کی حامل چهارم تیغی ناوک بدوزنی سینه پوشیده و اعط کی نعل من کتب عظم چھوٹی کی بھلا ہستی کمان حسن</p>	<p>صد و نسی ہوشیہ دل چور نعل اک چاندنی لی ہر شب سجور نعل مثل کتب سی ہیان نور نعل دل ہی صفت خائز زبور نعل یان شیشہ می ہتا ہی ستور نعل فرووس میں بھی لگی کوئی چور نعل</p>
<p>یار کسین سب پس مرگ سحر کو</p>	<p>فرووس میں بھیا ہی لی چور نعل میں</p>



کبک کو شوخی ز قمار تری یاد خود فراموشی مین بهوشی ز فتنه ی قری	درم لبت مت رعنا کو فی شادین جان اپنی نہیں بیان جان یوین
میری قاتل کو تباہی کوئی انداز او ستمگار کری دل مین اگر کو نصا	ابھی کم سن ہی اسی طرستم یادین قابل حم ہونین لائق سید نہیں
قمران چار طرف پھرتی ہین کو کو کتی صفیہ دل پہ دکھاتا تری تصویر کار	بلغمین آج جو وہ غیرت شمشادین گازہ فیسوس ہی مانی نہیں بہراوین

ای سحر کو چہ کامل مین ہی او کین دل کمان بھو لگی آیا ہونین کچھ یاد
----------------------------------------------------------------------

دل فوطا نظر ابین بسمل سی کم نہیں تلخی ترع ہجر مین ہی شربت عیا	ناکہ کشی مین لاکھ غنا دل سی کم نہیں
تربت مین بعد مرگ اسی ہی رو ہاروت وارہ مین بقید مین دل ہزار	آب حیات حجبہ دلال مین کم نہیں
کہتی ہین لوگ میری ٹپنی کو دیکھ کر	وانغ جاگہ لڑا کہ کامل مین سی کم نہیں
	چاہہ تو مین اراچہ بابل سی کم نہیں
	یہ بقیہ ارطا بسمل سی کم نہیں

آنکسین اگر بدین رفت عیان فراقین

اگر بوی کج سپیدین نویسی حسنین

عشاق مرگنی دین لہو تھوکر تھوکر

جی یار زندگی ہی سوا مجھ کو موت

خشکی یلین لب مری لب ساحل سی کم

رخسار دنا زمین مہ کامل سی کم نہیں

اوس بت کا عشق بھی ضل سی کم

آب حیات زہر ہلاہل سی کم نہیں

عاشق ہی ایک سر و گلستان حسن کا

نالہ سحر کا شور ناول ہی کم نہیں

صبح کی تاری گلوں پر دنیا کی خال تین

ہی مرد سبزہ خط ہونٹھہ و نون لائین

بارش رخسار پر مگر کان سی ہی کسین لائین

چھوٹا مشکل ہی قید الفت صیاد

سستین یار بہر اشک شوئی تو نہیں

روز تباہی دل حسینو کی ہی حیر و

کوکھ لڑتی ہی کین مرغ دل دانا چھنے

چاند کی ٹکری تھار ہی رگی رگی کال تین

یہ چین دین تو نہیں نہیں فرخفت میں لائین

خس میں گارخیان میں فہس میں لائین

ایک مرغ دل ہی زلفوں کی دھڑکال

آنسو نویسی سہگیتی رومال پر و مال تین

غنجی و گل سبزہ بیکانہ سان پال تین

وانہ ہی تلی کاتل آنکھوں کی وری جان

<p>چرخ و تاب عشق کامل نمی گدازد هر شب اینی طلعت یابد که تا هر صبح</p>	<p>استین من با تهنیت باغ من ز نون منون من کوب اقبال من</p>
<p>چارسو سیاهی سحر کالی بیا که سنا من</p>	<p>مبتلای عشق زلف چشم و خط و خال من</p>
<p>جهان نقشه ترا همی پریشان کردی جو بدین هم خیال قامت آزاد کردی غزلان خن گداز کی اینی جمع هوشی وطن چو آبسایا و شست بیتا کی خط نهدن سایه سیاهی اینی پادشاه جو معنی فهم اینی رعین طلب پهنختی یه و کیو خوبی قسمت عجب ادا زانده هی مملو صفحہ دل مشق تصویر تصویر نه کاظمی باغبان قنبر خوابیده گلشن</p>	<p>بنای خانه از تنگ کرد که تنه این هر کرون سرو او کی آه این کردی جو بیا چشم من هم ناله و فریاد کردی ابا کی حضرت ان کیمن کبیرا شاد کردی طلب کم حوصله هم نه این او کردی وہ تیری بیت ابرو پر همیشه صبا کردی و یاد دل کت بیدار هی بون او کردی به بخالت پنا سینہ من هم سجا کردی کسی پر موسم فل میس نه این او کردی</p>

تصویریں اپنی بلاتین تیری لیتی ہیں  
ایسی صورت دل ناسا کو ہم شا کو تپن

سحر ہم جکی خاطرات بھرتی نہیں  
غضب ہی خواب میں بکھو نہیں یا کو تپن

منہ تیری طرف اوبت ترسا نکرو  
سودانی بھی ہو جاؤں تجھ پر بھی  
گر دم بھی نکلیجای تو ای شکر کیا  
منہ خواب میں بھی تیری طرف کر کی نسو  
تو آنکھ لڑانی یہ رہی جان لڑا  
آنکھوں سی تیری کی گل تر ہو جو شاہ  
گر آپ سی تہن تو پروا نہیں مجھ کو  
گر ہجر کی غم میں ہوں جان جدا  
چلنیش یہ عرق کی کھون ہی یہ  
منصور صفت دار پہ چلنہا ہی گوارا  
کعبہ ترا کوچہ ہو تو سجد انکرو  
زلفوں سی تیری سلسلہ پدا انکرو  
احسان سی ہو ٹوٹکا گوارا انکرو  
وہو کی سی سی در پہ گذارا انکرو  
وہ آنکھ چو اوں کہ اشارا انکرو  
زگر کی سی طرف باغ میں دیکھا انکرو  
مر جاؤں تو مر جاؤں مر او انکرو  
مانی کی کہی تجھی مت انکرو  
قرگان کا تصور کہی مہلا انکرو  
نظارہ سر و قد رعیت انکرو

یہاں بل ہی بکیتی کھڑے کر ہی کج خلق  
 ٹیڑھا رہوں جبک اوسے سیکھا کر دو

<p>جیمین ہی ک نیا ہر کی ملاقات کریں          کر گئی کوچ وہ دن اپنے ہمیں گالی دو          کعبہ گرد ہو ترا کو چہ نہ کریں ہم سجدہ          بہت باز بسی کہیں ہم بھی کنارہ جز          جام جم کاسہ دریوزہ سی بلین کہیں          سنتی ہیں یاری معان کہ میں ستاں</p>	<p>آئی دم ہونو چھپتی کہیں کہیں          بہر اغیسا زوان آپ سید غایت کریں          بت پستی میں کہیں صرف اوقات کریں          استہی طرح کوئی بات بی گھات کریں          بادشاہی کہیں شیری گدا بات کریں          دل ہی بتیا کہ کس طرح ملاقات کریں</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایسی سحر جب بہن یاری ثابت نکلیا

کوئی بات یہ ہم فخر و مباہات کریں

<p>ہوتی ہی صحرات اب بھی جہین نہین          خاتم کی قدر کچھ لو کہہ بن نگین نہین          کہتی ہیں لاکھ ترک محبت کیوا سٹے</p>	<p>اب تک نہین کم اپنی ہوتی نہین          کیا زیب اس مکان کا جسمین کہیں نہین          کیا کہیں اپنی دل کو کہ انجام نہین</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اونسی فاما کا ہکو گمان ہی یقین نہیں	ہمسای و خلیع با کا یقین کی بات نہیں
یتوری چڑیا کی کہتی ہر چ کی نہیں	گھر جاتی ہیں قلیوں کے جیت چتا نہیں
اؤ کا جواب میں مری کہنا نہیں	کہنا فرار کا محو ہے بھول جاو گی

ان دونوں باتوں میں جو بلا ہی سحر کو

تاخیر بھولنی کا وہ ای ناز نہیں

ہی جہاں شہنشاہ کیو مہربان پاتی نہیں	حال دل کس سے کہیں رہتا ہے آتی نہیں
کونسی شب کیسے شو شہرنگ یاد آتی نہیں	بہر کپ پیچ و تاب دل سی گہری نہیں
جان جاتی ہی شکایت تلک لاتی نہیں	یہ ہمارا ہی گلیجہ اسی تباہ سنگدل
واہ دیدی کی صفائی آشہر تاتی نہیں	بیمروت ایک بھی عہد نہیں ہوتا وفا
کسکو ہی پروا یہاں کی پاتی نہیں	میں جو کہتا ہوں کہ مر جاؤ گا تو کہتا نہیں
پاتی ہیں تلوار اگر وہ تو مجھی پاتی نہیں	کیا کہوں میں کہ ہر پیا سی زمین جی نہیں

لاکھ بھجاتی ہیں اؤ نکو شیوہ و طرز و قفا

ای سحر وہ حرکتوں سی اپنی باز آتی نہیں



و یکمینا کشید جادوی نگاه یار کو  
 بیایع بین کهنه کی ریجان خط خسار کو  
 کسی نمی دم باز می کشانی لوس خیار کو  
 ستره می بران کیا تیغ نگاه یار کو  
 لب پیکر کجی زین و البهائی شکر یار کو  
 هجر بین کیا لطف عشرت محو چشم یار کو  
 هی که درت بد نما اهل هنر کیوا سط  
 زگر و سنبل بالا گردان بر چشم وز  
 کسی سکه ملائی شرارت گرمی شونجی چاک  
 خوابید بخت عقل که ملا تا نهین یوسف  
 کیون نه می سی هو تا بن تو ندان آید  
 چاکل افزونی مال صد مبه بیم وال  
 تو مری افتادگی بر چانه امی زبان یار

ناز کی چتون کسمانی روزن میوار کو  
 یک قلکم کرد شکسته سبزه گلزار کو  
 چکیون بین ہی و تا عاشقان زار کو  
 عین محبوبه رنگیا ہی نگه اس تلوار کو  
 تلخ شد زندگی ہی تشنه ویدار کو  
 تلخ بی می زندگی هوئی ہی مهر خوار کو  
 چاه بی آینه سان دل صاف جوهر کو  
 نارون کو قدیه وارون سپهر گلزار کو  
 تیری چتون کونہسی کو بات کو ز قمار کو  
 طالع خفته ملی بین دیدہ بیدار کو  
 ملکیا ہیر اسپس اس تیغ جوهر کو  
 سلطنت بین بھی نہیں آید مہ نیاوار کو  
 پچاند جاو ن سایہ سان دن و پھر یار کو



نا توانی سی گر آن ہی جابتہ ہستی مجھی

مثل تصویر آشنا کہ پیکت ملک

مجھی بولویا نہ بولویا پس آویا نہ

خط کی آتی ہی چینی لٹ سیکہ رہی

یا دایرہ ہو گئی غالب خیال لٹ پر

ماہتابی پر رہا گرم تماشا شب وہ ماہ

آفتاب برج خوبی وہ سپہر ہی

طور سمجھی ہیں بلبندی کو جو بام کی

ایکدن میران نہیں ہنی کا حواری چون

بت پرستی ہی شعار کفر شکستین

دیکھتے ہی سلیمانی تو یہ عقدہ کھلے

ایک ہی سفاک قاتل ماتھے منہ ہوتا

سرفرازی کا ہی تمغا افسر داغ جنوں

طاہری اک تار سر کو کیا کر دلی تار کو

آئینہ رو کو کیہ شوق جہرت دیدار کو

پر گناہ و سوگم نہ آتا کہ دود و دھواں

کر دیا اندھا زخم کی چاک لٹ کو

دیکھو بچپنی میں ان بھگیا مار کو

پھل پھری سمجھا ہماری آتشبار کو

ظہر سوچ کی کرن کا چاہی تار کو

وہ تجلی جانتی ہیں جلوہ دیدار کو

حق رکھی آیا دوائے عشق کی سرکار کو

دخل کیا امر بدیہی میں بھلا کار کو

پیش واناہی علاقہ سنگ سی نہار کو

کر نہ لی چورنگ جب صبی صبر کو

رخت عریانی ہی خلعت عاشق ناو

ای سحر مشہدی تو عبد شاہ بت شکن

تو بتا چھ کیوں نہیں اپنی بت پندار کو

نفیر سی نہ علاقہ نہ شاہ سی ہکو

نہ دیکھنا کہ کسی ٹیڑھی نگاہ سی ہکو

گوا یا یار فی ایسا نگاہ سی ہکو

گلا یہ ہی اثر و و آہ سی ہکو

ملا طرقتیہ تو بہ گناہ سی ہکو

لگا و بر چھپی نہ تر چھی نگاہ سی ہکو

ہین وضع دار ہی مطلب ناہ سی ہکو

جو انفعال ہو اچھ گناہ سی ہکو

سحر عرض ہی بت شکن گناہ سی ہکو

سجی کی پھر نہ ملاقات سید ہی بت

ساحل خاک ہی نقش پا کی طرح

نہ زور بجز کیریش آسمان کو خضاب

وہ رند ہیں کہ لیا کام خضر شیطان

کہان سی لاو کی پھر اتنا دینی لا

وفا کر و نہ کر و ہم نہ تھک چھوڑینگے

خدائی اپنی کریم کی شان کھلاوی

یہ آرزو ہی سحر یا بھیکو سہراہ

بلالی غیر ہی کی اشتباہ سی ہکو

تراشویں کیکلم بہ قلم بہ شاخ طوباکو

کہ وں تخریر اگر مدین صفت قدس و بالاکو

و کما دی گروه نور حسن خا صفا  
 و کما دی وی نور دیده شتاق شیدا  
 خیال بوسته قوت نزع هر بنای شیدا  
 غلام بنده کردیای عشق پاک لاکو  
 تری نازک دلی کا پاس آتای محبت  
 هوا حب عشق کیسان بتو کا ذکر و یاد  
 بجزای خوش الفت ایک بحر حسن کاو  
 پر پوشش فی جو پهنی موتیونکی جہاں کاو  
 ندیکه گیکه کبھی حبت مین در خسار جور و  
 چرخ می ہی بعد مدتاک پر و حبت  
 جهانمیک کی باتمه تی جی را بی آتیا  
 نظر مین قمر نوکی گلشن ناز و جوا  
 زینش رشید روی یار هریش نظر مین

و کما دی طور پر موسی کبھی بهی شیدا کو  
 بنا و میانی موسی بهی بهی شیدا کو  
 لب جاش سی کو زنده اعجاز شیدا  
 بنوا ورتو سب حال محبت و لیا  
 بلا و لیا دل سی بهی شیدا  
 سلام اب ہی جہا مسجد ویر و کلیسا کو  
 کیا ہی بند مینی نکینا کو زیدین و پاکو  
 مقابل بدر کی و کلا و اعف شیدا  
 پریر و جینی دیکه اهی سی سنگ کشت پاکو  
 خلل و الویه صحیح و نه بنو کونی پاکو  
 ید رضا و پا حق فی جلا کر و شیدا  
 خرامان باغ مین و کبکین جوا و شیدا  
 کیا ہی نور محشر هجر کی شہای ملیا

کتابی صحت نظر آیا

دین کو جزم سمجھیں تو مدار روی کیا

سجھ کیا نکلی بدین کو باطن کو تفاوت  
نہن معلوم روز و شب میں اصل فرق عمی

چشمیں سے دیکھنے والی اس دنیا  
اشک کی ہر قطرہ کو الود خوشی  
گورا گورا جسم شکم محل کا شان  
بجھا باند اگر وہ دیکھ کر ملتا وہ  
نگہیں چشم خارا کو دیکھ کر دیکھ پائے  
سر جھکا دیتی ہیں سب میں ہن چھٹیا  
باز آتی ہیں عجب چشم خونریزی  
دیکھنی والی جو ہیں گلزار حسن یاد  
بہشت مخوابی دلبر ہی جیسی چشم

عشق میں قائم کیا ہی گ پسیا  
منفعل دل کی طیش فی کردیا سیما  
منفعل کر دی سمور و قائم و سجا  
زرد کر دی ہو کپکپیوتنخ ہست  
نیند گھیری چشمہائی گس بجواب  
دیکھتی ہیں جب ہم ابرو کی ہم محراب  
کہہ نہ چھٹی ہیں چشم دریا بارسی سرخاب  
زرد پٹا جانتی ہیں مصر عالیا  
خواب میں دیکھا نہیں کہ ہونے روی

کس فرسی لیا مانند فرادای

# آب شیرین سمجھی تیغ مار کی ہم آب کو

آب روان ہو باغ ہو جام شراب ہو	ہا تو ہو چوک فر ہو تپا تپا ہو
گراوس پی کی ہاتھ میں چاہم شراب ہو	کیا رشک سی کی ہر آن قناب ہو
وہ رشک مہربم پہ گریختاب ہو	غیرت سی صبح نور و رخ آفتاب ہو
وہ رشک مہر صبح اگر سحباب ہو	تو آفتاب رشک گل آفتاب ہو
تحریر شوق وصل کو نامی ہر دن جو	مکتوب ہستیاق مجھ کتاب ہو
گر خواب میں بھی وصل میر ہو یار کا	سنتی شب فراق کی آرام خواب ہو
ہی بادہ غوار غیر و غینہ نہ شمع بزم حسن	حل کیون جل کی آتش غم غمی کا ہو
دیکھوں جو دست غیر میں زلف آباد	اشتبہ سی لکھو کیون پیچ و تاب ہو
اکل گسی لگانی ہی ہنہ میں عشق نئی	سیا ب و رد لکھو کیون صدف شراب ہو
ایسا جو طرفہ ناز کیا ہی یہ شوخ فی	بکٹری کسی سی کام بھی پر سباب ہو
کیا ناز کی ہی وٹھنے سکی دست پیکر	سناغر اگر حجاب پوشم شراب آغوش ہو
وہ رشک نہ نہانی جو دریا میں بات	ہر موج کھٹکان ستار احباب ہو

پروردگار خانہ الفت خراب ہو  
ایسا نہو کہ خانہ مردم خراب ہو  
کیا لطف وصل میں جو بیا حجاب ہو

بیگانہ اک جهان اسی فیض میں کیا  
جی میل شک تھکنی کل چہرہ کیا  
تو کہیں نہ کہنے کھلی نور کیا

دنیا کا عیش پھر بھی غیسر ہو اچھا

سین شباب پر نہ کہی دستیاب ہو

مازنین جسم سی قی ہی سمن کی شو  
نات بینا وہ آہوی شمن کی شو  
شک عنبر ہوی کافور کفن کی شو  
پھر تقویت دل سینہ قن کی شو  
سارے دیکو تر آئی بے ہن کی شو  
شمع کی گل سخی یان چمن کی شو  
آج مہکی ہی جو گلہا ی چمن کی شو

لطف لہار میں مشک لختن کی شو  
غیر عطر ہی خوشبو گلہا کی شو  
کاکل شک شان آئی جو تپہ پین کی شو  
مرضی بے دین بیارہ بنا کو سنگھا  
ایک کلن میں کمری شک گلہا کی شو  
اتھ سی بی جو تو کاکل نہ پینا کی شو  
دوس کل غذا کی صبا الہی کی شو

زلف ساتی کا پری کمری ساغر میں

فی کل عام مین ہو مشک ختن کی خوشبو

چمن ہو بادہ ہو چھانی گشا ہو

بتو بیرسم ہوا وریو وفا ہو

نہ کیوں دل خال مشط کا بتلا ہو

پھرون ہمراہ تو سایہ ہون بنتا

بھلا اوس ماہ کا دل مجھی پھیرا

جباب آسا دم آنکھوں نہیں گرے

دہن مین آب حیوان آنکھ مین نہ

ہی ضعف اب سدراہ کوی جاننا

قد اوسکا ہی قیامت کا نمونہ

تصدق رخ پہ تیری شعلہ بطور

محبت کی نظر سی دیکھ پاؤ

نہ لائی بوتن گل سپہن کی

ہر ساقی گلگون قبلہ ہو

ہمارے جان کو فخر نہ

نہیں مسئلہ جو قسمت کا لکھا ہو

بلا تین لون تو کہتا ہے ہلا ہو

رقیب و سید تیرا برا ہو

تو ای تو اے ہماعت رہ گشا ہو

حالا مار ڈالو جس کو چاہو

تو ہی ای آہ دم بھر کو عصا ہو

چلی تو شورش محشر پاپا ہو

یہ بیضا کف پا پر مر

شفا ہو جانی لیکن تم ہو

صبا گھر سی ہمارے تو ہو

وہ نہ ہی غیرت نور شید محشر  
 وہ دیوانہ ہون کر جان بے ہوش  
 جو دیکھی آفتش ملک غار بن یاد  
 نہ تھیں گٹارہ سیاحت مجھی نچ  
 سب بونچ جاؤں میں دلدار کی پاس  
 کوئین میں جھانکی کر شیریں شام  
 پڑیں کانٹے زباں میں وقت تیر  
 کبھی جستی نہ روز بد ہو دیکھا  
 جو او سکی کوچہ کاکل میں ہوتا  
 کیا تیغ نگہ سی دکو مجبور

قیامت کیونق قامت پر خدا ہو  
 تو مونج رنگ گل رخسیر پا ہو  
 گل خود شید مھر پر ضیا ہو  
 تم امی آنکھو مری حق میں بلا ہو  
 رسانی پر اگر سخت رسا ہو  
 پنین پانی تو شربت کا فرا ہو  
 تری ثمرگان اگر کاوش فرا ہو  
 ہمارے جسم کی پروا او سکو گیا ہو  
 تو عنبر نیز دامن صبا ہو  
 نمک چٹھ کی تو اک تازہ فرا ہو

بلاسی گر نہیں وہ صادق القول

سخن تم بات کو اپنی نبسا ہو

بعد پر چین جسم سلسلہ پا پھر ہو

دل پہنچی نام بلا زلف کا سودا پھر ہو



طائر جان گل خسار کاشید اچھر  
 دل کمین آنکھون پر اوس سیتا  
 عشق چشم اوس تبت سا کا جنون اچھر  
 چھر وہ آتی وی صحبت ہی نقشب  
 غمزدہ خنجر ابرو خاشن افزا اچھر  
 تو خزان مین جو بہار گل عارض کھلا  
 صبح ہوتی جو تری لفت مطلقا  
 اوٹھ گئی آپ جو پہلوسی ہی جان  
 تو اگر قتل کری ہاتھ سی پی محکو  
 دل مجروح کو ہی زخم دگر کی خواش  
 ہون وہ پروانہ جان باز کہ گردن جو  
 خود فروشی پہ جو وہ یوسف ہر تپا  
 پھر بہاری چشمت وین و خلق سی م

ہم نغمہ دل قمری سیر قدر عنا اچھر  
 نہ جگمگ می عشقی دو بال اچھر  
 پانوئین ساس نہ کوئی چلیا اچھر  
 جی کشی بزم طرب مین لہو اچھر  
 دل مین خنجر وہ پلر کا کھٹکا اچھر  
 فصل گل موسم دمی مین چن اچھر  
 رور و رسی سبزل شب یلا اچھر  
 آپ چھر آئین تو جینی کا سہارا اچھر  
 جیون سوار تو مرنی کی تمنا اچھر  
 جان جان گوشہ ابرو سی اشار اچھر  
 شمع سان سرتن پر نور سی بد اچھر  
 مشتری ایک جان مثل لہجہ اچھر  
 بیکسی یار وطن گوشہ صحر اچھر

خار بستر ہی چو اس شک گل تر کاو

پنہر ہلدا آنی گل داغ جو

پچھری تھو نہ تھا خدا کر یاں کیا

لیچلی وحشت دل پھر سوشت خار

بام پر چڑھتی او ترقی ہو بہت

چشمہ آب میں پھر نخت جانم کرو

خاک سی میری بنانی جو کوئی سیت

وہ مسیحا نفس آجای جو پھر بالین

جی وٹھوں لائی جو پھر تو میری کا جا

خود فروشی کا تری گرم ہوا پھر باز

ریشک شیریں لب شیریں کا جو پھر لب

مریم وصل سی مجروح کو پھر احیا کر

ہی یقین جسم مر اسو کھ کی کاٹا پھر

کو کبہ شہر میں دیوانہ کا غوغا پھر

پانوں کمتی ہین کہ چل باو یہ پیا پھر

خون نشان دیدہ ہر آلبہ پیا پھر

حشر برپای نہ عالم تہ وبال پھر

عین بیا میں چرخان کا تماشا پھر

دستر تاتھ تک اس سست اپنا پھر

کشتہ تیغ تعافل بھی زندا پھر

قاصدا بہر خدا میرا سیحا پھر

ہی یقین اس نال شفتہ کو سوچ پھر

کام جان چاشنی وصل ہی مٹھا پھر

یونہی لب ہین زخم کاٹا کا پھر

پڑہ غزل و سرحد کی قوافی تبدیل

## محفل اہل سخن میں سخن آرا پھر ہو

پھر بہار آئی جنوں کا سر بیان پھر ہو	گلن کی پانڈ مرا چاک گریبان پھر ہو
یاد دنا نین می چشم جو گریان پھر ہو	و آسن بجر ہر گل گشتہ و اماں پھر ہو
دستی نمی ست جنوں چاک گریبان پھر ہو	مددی قوت پاسہر بیابان پھر ہو
پھر کھلی رہنی لکی سرو سخی کی بال	مثل سنبل دل شغفہ پریشان پھر ہو
سوز فرقت سی ہو پھر ہر ہوش شفا	کثرت دایع قی سر و چراغان پھر ہو
چاک ہو شکل کسان پیر بہن ہستی غم	جلوہ گر گھر می گروہ متابان پھر ہو
صاف ایتو کی چاک ہنسکی دکھا پھر ہو	برق غیرت سی دل صاعقہ نوان پھر ہو
تو گیا جسے یہی حق سی قمر کی نما	رونق باغ وہ شمشاد خرامان پھر ہو
تو جو آئی تو میری تن میں ابھی جان آجا	غم دل و نہ ہو پھر عیش کا سامان پھر ہو
نظر و نین بی رخ روشن نہی ایتا تو	محر و ش آئی تو بیج شب ہجران پھر ہو

پھر تمام آہ شب وصل ہوئی یار چلا

صبح کی ساتھ سحر چاک گریبان پھر ہو

مهر و شبنم بی پره کو خنجر پاره آید  
تجربه شریفی بی پره سیاهی گشاید  
نزد و دین بی نوید این بزمین گاهین  
بمنع دل چرخ مخم کاکل بین جلیبی  
گریه میونس ناله همدرد منج مجرم غم فیت  
هون به دست سائگین چشم امی هر دور  
بنکی پروانه فدا شمع قد نور و ان پو  
کیون به بت می ناله دل نمی می یارب  
شعله خسار آتش آن که کجلا بی نقاب  
یا تو هر دم و کیتی تنی مبد تم می کلام  
هی بهار صحبت یا ان منتم منم  
هجرین هر دم می هر مرگش نه زندگی  
می نازک این می چشم ساقی کاخیا

صبح کا دود کا هوا هر لکب منع بام  
جای می سر کی نیمی نیمی جاری جام  
کیا تری آنکس به نسبت گشت و ارم  
آشپانه جانتا می حلقهای دام کو  
بهره و لکب کیا خست دل آرام کو  
دور ساغر جانتا هون که درش ارم کو  
ویکجه لی قبری اگر ارم و سینه ارم  
شوق بی قوس آواز می نام  
که دی شک طواری برق تجلی بام کو  
چشم و گوش را بهترین تنی نامه پیغام  
دور جام آغاز کراتی سبوح خجلم  
خواب خورسی کیا بهوت عاشق نا کام  
کیا پرسی سانه شیشی این امارا جام کو

کیونک زلف سیدین حسن لکھنؤ فروغ	آسمان پر جلوہ کر موعتی تہن شام کو
ساعتی لکھتی ہین نگاش گل	درہک لکھتے کتب جاکتی ہین باجر کو
ترک چشم یاری کرنی لگا تھا ہر کس	تیر ترکان فی مشبک کنیا باہر کو

سرخ چادرین چہپائی یارنی زلف تھی	گردیا پوشیدہ دایان شفق میں شام کو
---------------------------------	-----------------------------------

کیونک خوشنویس روح افزا فضا کی لکھنؤ	رنگ انفاس سجایا ہوا ہی لکھنؤ
گلچینی بوستان ہین چہ باہی لکھنؤ	کیونک دل مانند بچس ہو فدائی لکھنؤ
رنگ روغیرت غلمان ہین گلچن لکھنؤ	صحن جنت کی روش ہین کہ باہی لکھنؤ
حور عین پر بعد مگر کی نہیں پڑی لکھنؤ	باغ جنت میں کہاں ہین خوش اداسی لکھنؤ
اوڑکی جاتا کیا کروں کہتا نہیں ہین لکھنؤ	دلین جوش شوق ہی سر میں لکھنؤ
شہل جنت لکھنؤ فرت ایکدم ہی لکھنؤ	کس قدر لکھنؤ واقع ہی فضا کی لکھنؤ
درود لسی ہر گھڑی کو عینک نہ جالت لکھنؤ	ہنی خیال دلبران خوش اداسی لکھنؤ
جس طرح مرغ چین ہو نفس میں خطر آ	دل ہی یون بتایا سینی ہین لکھنؤ

ایکلی باری کہ خدا بہکودکھائی لکھنو	عمر بھر کا فریون و سب اگر بچھو
کیون نہن سوچی سی قربان لکھنو	یا نکین شوخی کہ نہ ختم ہوا

ای سحر اس گلزمین میں فرمہ پڑا	کر چکا ہی محمد لیب پیش نوا سی لکھنو
-------------------------------	-------------------------------------

پر نور مرا گھر صفت سچ و تسر ہو	اوس جانید کی ٹکڑ کیا جواک ات گزرو
ممکن نہیں ہی کہ محرم عشق کی تیر	جب تک جدا تیغ شرم گاری ہو
ہر کج کار کا دہن و شہوا سی بھر ہو	مضمون میں انتونکا اگر پیش نظر ہو
تب ہر غم حجر کی لذت سی خبر ہو	اللہ کری امی دل اوس بیت کا کشتی
نایاب ہو جو بندش تعریف کہ ہو	ہو ساری مضامین ہر تنگ کی
جو مصرعہ کیتا ہو وہ اک سلاک کہ ہو	اشعار مری سنتی ہیں وہ کان لگا کر
ناسفتہ نہ کیا کوئی شکون کا کہ ہو	اسد رجبہ ہی ہیں ہی نہ کوئی تر کا
یار تب شمع وصل کی تا شمع سحر ہو	وہ رشک قمر پائیں ہی اپنی نہ عا
دل تیر سی چھ جانی سینہ کو خبر ہو	لندہ ہی قاتل تری چٹکی کی صفائ

بتیابی فرقت میں کہوں کہ مودہ شہا

فولاد کا دل لائی جو نازا و سکی و شہا

سوئی جو نہائی پہ کل انعام سمبھرا

ای ماہ تری کان کی بجلی کی تر پتہ

تعلیم ادا کرتا ہی خوش گناہ

و کھلا محبی اوس مہر جہا کتاب کا جلوہ

دل بچہ گیا یہ سر پہی گریخت

ای غیرت یوسف می جانکی جا

کیا رخت بدن پر ہی فقط زور نہا

فرقت کی شب ہی کھتا مار نہ باقی

صحت سی غریزہ وہ آزار ہی محکو

کیونکہ کی اوس کو دل بتیابی ٹہری

مشاطہ جمی خوف ہی کر دیکھی لنگھی

جو مصرعہ برجستہ ہو بجلی ہوش رہو

پتھر کا کلیجا ہو بہا راسب گریو

پیدا گل تصویر میں نبوی گل تو پتہ

مثل یہ نور برق بنی ناخن کج بگریو

آئینہ نہ کس شکل سی منظور نظر ہو

ای آہ سحر تجہ میں اگر کچھ ہی تر ہو

کیا دور جو ہر رنگ میں انشودہ شر ہو

بندہ میں ترا اور تو خرد یار و گر ہو

کچھ کام کرای دست جنون غیرت اگر ہو

ہوشام کا دہن کہ گویا بے حس ہو

اوس غیرت یوسف کا جواز تو نہ ہو

جسکی نگہ گرم سی بجلی کو حذر ہو

ماہو نہیں پیچیدہ کہیں ماہوی کمر ہو

خوش آتی نه کیون فکری نه می نیست	وہ کون بشر ہی نہ جی خواہش نہ ہو
گہیر جی جی و بھمی غیہ کیوں انکسار	بارش کی علامت نہی بالی میں قمر ہو
نہی دایلی بوسہ فی شفق لب لب کا	سہامی سہرو عطا نخل تن کا کاش

وہ رشک قمر بچ مہینای سفری	
نہی کیون بھلا رنگ سحر مثل سحر ہو	

نہ کیوں نہر کا عالم نکل رشک قمر ہو	مری چشم تر و کیوں مری ان جگر ہو
جایا بھکوا اور طلاق نہ کی او بکھ خبر ہو	ہماری دوسرا ان کا فرمایا روا نہ ہو
بہا حسن کمال فونہ پہاغت اسے سار	نہ چشم غیر کی اب تم پہ پہنچا نظر ہو
ہزاروں خراب بین کیا رہیوں تیغ ہو	نہیں میں نہ نہ زبا ہوں نہ میرا جگر ہو
بھلا یاد تھی او نہی مطلق خبر نہی	یہی قرار تھا ہستی اصحاب حشر ہو
ہماری سول سوزان کا عالم نہ پیا ہو	کسی مصلحت میں گمانی شمع و جہاں اگر ہو

شب وصل اور سکا ہی ہی منہ پیا کل رک گیا	
کہ کہ چہ تیر کی محکومار کھاوگی سحر و کیو	



عشق ہی لگو مری چشم شکر کی تھ  
 چشم ہی کریم ادا ابرو خدا کی تھ  
 جسطح پھول ہوئی سی جدا ہوئی  
 دل پر داغ مرا نکل گیسو کیون ہو  
 غل کی سیان تانہیں مجھ کو مسلسل  
 ہند و زلف کو ہی عاشق رخ کیونہ  
 چرخ ہر چند چڑھی ماہ مگر نہ کیا ہی  
 دکن انجم کی ہی بند آنکھ تو خوشید کی  
 باتیں کرتا ہوں مہین غافل سے صیا  
 میری ان اشک مسلسل کا قرینہ ہی  
 روح و قالب کی جدائی بھی اظہار  
 عمر اپنی اسی حسرت میں بسر ہوئی  
 پھول خیار سی شرمندہ بقیہ شمس شاد

آنس بیمار کو ہی مردم بجاری کی تھ  
 عشق ہی تبرک شکر کا کو تو اکر کی تھ  
 لخت دل حاشی ہین یوں کہ شہر بار کی تھ  
 ربط طائوس کو ہونکا نہیں ان کی تھ  
 مین کھلایو گکار بجیر سی جھنکار کی تھ  
 بعض کا فو کو نہ کسطح ہو وینا کی تھ  
 کہ مقابل ہو مری جا پسی خیار کی تھ  
 کوئی جا گام مری دیدہ بیدا کی تھ  
 گرم بازی ہی گر قمار گر قمار کی تھ  
 یہ وہ سچ ہی جو وابستہ ہی نا کی تھ  
 عاقبت موت ہی تانہی غبار کی تھ  
 ایک سب فی کالی ملک تو دلدار کی تھ  
 نہیں نشینی ہی حسن کو کھار کی تھ

کوری نور کو تشبیه جو دی نار کی سی	شرح کیونکر تری چہر کو کہیں ہی نہ
جو حُزب کو بھی گرائس ہو دو چاک کی	اہل عیترت کو دنیا بس ہے نہ اس کو چاہن
سخت بخود کو ہوا سابقہ شیار کی	اگر کیا دل بت پرمن پہ خدا خیر کری

یا آہی سی جلدی سی بخت بین پہونچا  
عشق رکھتا ہی سحر حیدر کرار کی

وہ شوخ جیلہ ساز نہ آیا ہماری	کہ ہاتھ باندھی پونٹ پی لکھ رہی ہا
مرجان کے دونوں پنجی ہین ہیر کی ساری	کس قبا کے بیٹے پیاری پیاری
اونویں خٹلاط کی کہیں کناری ہاتھ	مینی جولین بلائیں تو بولی وہ ناز
بیوقت کہ گداؤ نہ رکھو کناری ہا	ہم سچ پہن کیا ہے سو جیتی تھی
کہتی اگر نہ دیکھا کو شاری ہا	لاچارانہ نقد و مل عاشقان نار
ابن سبہر کا بتی اک تھاری ہا	ہم کس سی ادخواہ ہوں انصاف کی
لائی ہین توڑ عرش علی کی تھاری ہا	سیار کا فرغ تری ناخون پہ
ناخن کی بدل پا کو آئی تھاری ہا	پنچہ ہی آفتاب تیلی ہی سیاری

<p> نچہ گرا آفتاب کی چنچ کو پیرد  منہ دی لگا کی اور فزون کو سی پنا  اور غنچہ کے چھلکی بھی کھاتی ہیں تہی  ہی تجھی جانا جو ہونی کا اشتیاق  کیا لہنی لہنی مال میں کیا صاف گال  ہی زبانی ہی نکری وعدہ وصال  زنجیر کو سمجھتی تھی اک تار عنکبوت  اسی غیرت سیج تری ہاتھ ڈھلے </p>	<p> اسی شوخ ماہ نو کی کھانی اوتاری  تا آبروی پنچہ مر جان اوتاری  گلدستہ نگہی مری کیدریت  بہی ہن جو دیس ہی سی جانی  کیا او بھری بھری کات ہی پیاری  تو ہاتھ پر قریب کے ہیسات مای  اسی ضعف پیشین تھی اپنی لاری  بستر سی اتوا دھتی نہیں سہا </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دشمن ہو ہی ہن شد خون شل ہل شام

عزت سحر کی ہی شب مروان تھاری تھام

<p> دکھو ہم پنچتی ہن یار وفادار کی تھام  صاف ہن قتل جی می می لدر کی تھام  کیا بلا رقص ہی سہل ہوئی ساری محفل </p>	<p> اوسکی بندنی جو کجاچی یار کی تھام  کبھی اس سے نکلتی نہ تلیج یار کی تھام  پڑتی ہن پانوں میں لکیر تلیج یار کی تھام </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

انگھ کی زہر کا تریاق پھال لب  
 برق مٹی منسلک ہی نسو جووان پتی  
 بول باز کی پین کی پین خوشن  
 ایکلی دل لبت حسارہ چشم گیسو  
 کیا بیان صبح شبنم کی دوداؤ  
 پائون کجا بھی ہوتا نہ میری گھن  
 اسی تواج جو چاہو وہ ستم میری  
 پچھلے ساند باز کی جو پورینا  
 گمانی پاند پتی تو شامی نہن  
 مجلس گان تری آئینہ عارض نہن  
 کیون عاشق ہون بجلا تم نوکانی  
 کشمکش میں می محرم ہی لزار می  
 تیری کجا ہون نہیں برو خدا جھکی

طرفہ نسخہ ہی اگا آپ کی بیار کی ہا  
 آبرو ہی مری اب چشم گہر بار کی ہا  
 بلی اگ مینہ کس طرح سی و چار کی ہا  
 ایک دیسٹ مہر پیتا بکا چار کی ہا  
 وہی جانی جو بکا ہو کسی عیار کی ہا  
 سیکڑن وعدہ کی ہا تھ گویا مار کی ہا  
 منصفے خسر کو ہی ایزد قہسار کی ہا  
 شاخ گل و لچاپنی لگی دلدار کی ہا  
 اگیا نچی جو خوشید سی شسار کی ہا  
 دامن گل پہ درازانی نظر خار کی ہا  
 بنو جو یوسف بھی تو کجا ہا ہی و ار  
 بانہی جاتی نہیں پشت کنگہ کار کی ہا  
 ساغرمی کیطوف پہلی مٹن چار کی ہا

<p>غیر غم کچھ نہیں آتا ہی خریدار کی ہاتھ خاک لے لے گا نہ سفاک جسم کار کی ہاتھ پای خرم چو متا ہون ساقی طائر کی ہاتھ باز متا ہون نہیں کہ جس کا منی غما کی ہاتھ</p>	<p>جس الفت ہی ہی بازار جنہیں کیا خون عاشق جو بہا تو ہمت کی سوا می پرستی میں یہ مجہد کی کیفیت کہ سہ دست ہو گردن مینا میں کہی</p>
<p>ایک چیدہ کی غلامی مجھ کی ہی سحر بندہ کو رنگ ہی جو کی چار کی ہاتھ</p>	
<p>حاشا شباب ورمی ناب صبح گاہ بہتر نہیں مداومت خواب صبح گاہ بیشک نہ رہ نہ ہی مضرب صبح گاہ شیرین ہی آدمی کن لی خواب صبح گاہ ٹھنڈا ہوا چپ راغ جہا تاب صبح گاہ نکھر ابرنگ سبزہ شاداب صبح گاہ اوڑتا ہی نگ صورت شباب صبح گاہ</p>	<p>پہلے ہی بزم صورت شباب صبح گاہ پیر می غفلت امی لانا چھوڑی بی بوسہ کیا مفرہ ہی صبح گاہ پیر میں خرض ہستی ہی غفلت پسند اوس مہروش کی گرمی بازار ویکر شبہم ہی بھر خط عرق چہرہ صبح کیا لطف عشق میں وہ مہروش نہیں</p>

<p>بسمل و اهنون برو ساقی کی نایاب  یاد و سخن نهایی تعقیب کربار  که کل نمی تیر شام مقابل بود یکجا  لکاهی سی پانچ شفق شام رویا</p>	<p>خنجر بی همی موج می تاب صبحگاه  ای شیخ همی سیکه لی آداب صبحگاه  همسر گلی سی هویه نهین تاب صبحگاه  تختی سی هی زرد سبزه شاداب صبحگاه</p>
	<p>چوپتا بی روز آخر شب ای سحر واه  مین بون تیل و شنه بی تاب صبحگاه</p>
<p>دعا یا آه که رسم جگر سی جوان  نسبت کبوتری نیکی جوهری راه رست  فرقت مین یاد رستی هین کیسوی غریب  هی روشنی ویدره ابل زمانه تو</p>	<p>گنن صفت هوای رخ آسمان  نشان بی تیری لانگ خط که نشان  کیونکر نه پیش چشم رهین و جهان  مردم صفت لباس که یجان جان</p>
	<p>طبع ز ساقو نول نه لک طای ای سحر  بی حاسد این تیره درون کی تابان</p>
<p>سیر کی حلاج و بوش به خمار کن</p>	<p>عرش سی هی شان بالاحید کرار کی</p>

ہر جلاوت نہ در دست قدرت غفاری  
 بیخ و بن سی منہدم کنو کنو بنو بنیاد  
 کیون نہوں را و سکی شمشیر و سحر  
 پر بچہ تانی ہر ملک رستی میں انکسین جور  
 یوسف مصر نجف کی ہر باریت خوا  
 متی بہشت جسم و جان محمد اور علی  
 احمد و حیدر بن مہر ماہ چرخ دین حق  
 شیر باد سی کیا روز تو لہد بہت ناب  
 ہی نہی شاہد و ضائل کا رتی قرآن گو  
 کیون نکرتی مکت بہت طالبان ملک  
 ہی غلامی مراد بن مصطفیٰ زوج بتول  
 عمر و مرہب کیا میدان میں ہو پید  
 شاہ دریا دل کی بہت صفت پہنچا کہی

پشت ہوئی ہی قومی کج احمد مختار کی  
 آب ہی بہن فنا شہا بہتری ملکوار کی  
 ضرب قہر حق ہی ضربت حیدر کر کی  
 واہ کیا تو قیور و عرس تھی نئی واری  
 آرزو یہی ہمارنی دیدہ بیداری  
 ہی دنی یان کفر گنجائش کمان ہی چاری  
 چشم احوں کو نظر آتی ہی صورت چاری  
 تازبان چو نسی اوسنی احمد مختار کی  
 دشمنوں تک ہین مفرطت نہلین کمان  
 ہتی میان تو قیور کیا مغل میں زور داری  
 اوسکی ہوئی کہ اطاعت چاہی اغیار کی  
 خاک میں شوکت ملائی فرقہ کفار کی  
 مدح کی مصرع ہین لڑیان گو شہر حواری

انت سنی گر حقیقت میں ہی قول  
 قوال احمدی ہی الفت لہل خلد  
 بہتہ اویں لہی ہی شہت پرنگ تہا  
 او کی رونڈہ کلس ہی جوفیہ منیل  
 واہ کیا پر نو دین گلجام رونڈہ تمام  
 تجھے پوشیدہ دین بانفی انہی سر جان

ناب حیدر کی ولایت میں کسی کار کی  
 اور عداوت بی تکلف اہ سید کی  
 ہو نہ حسن ولین محبت حیدر کرار کی  
 سیر و کھلائی ہی عالی خلد کی گلزار کی  
 خیرہ ہو جاتی ہیں انکسین مروت سار کی  
 اہی شبہ حاجت و حاجت کیا اظہار کی

دل کی جو طلب سحر کی بین و بین برآستان  
 تھک جو ہی سو گندہ روح احمد مختار کی

پہلو ہی غیر میں سنم گلزار  
 ہر دم خیال کا کل و خسار  
 گلشن ہی نریم عیش لب جویا  
 نرگس کی انکسین میں ہی مٹی لگی  
 کس شمع و کا نو کر ہی روز بان ہوا

مجرع خار رشک دل و انداز  
 دل بہت لای گروش لیل و نہار  
 ساقی ہی جام باوہ ہی برن کنار  
 کس سر و قد کی آنکھ آج انتظار  
 سوزان زبان میں میں لبان شہار



روشن ہی گو ترک اثر عشق ما ہو  
 کہ کتا تھا ہر سر کی رخ ہا رسی خیال  
 کیا سبز چوڑی پویشی ہی سر سبز کشت  
 کس طرح ہونہ سوکھ کی کاٹا تن زار  
 گل ہو چرخ عقل ہمارا نہ کس طرح  
 حاضر ہو لیکی آرسی کیونکر نہ ہر سحر  
 کاٹا ہو جلد ہو کھ کی امی جسم مالو  
 دم آ رہی آنکھوں میں ای غریب سیح  
 سیراب کیوں نہیں ہمیں کرتا شمع  
 چپتا کہیں چھپانی سی ہی حسن شعلہ  
 آئینہ فلک پہ ہی نگ کفک شفقت  
 کیا خاک منہ مل ہون لب مضرب کچھ  
 سودا ہوا ہی اس ناک شفته کا دو چند

سینے پہ دماغ بھجھ چرخ مزار  
 شعلہ انسی ہنسی شمع کا پالامی دار  
 افر تون کیون جنون ہو کہ جوشن ہمار  
 مرگان کی یاد ولین مری خا خان  
 ہر وقت یاد زلف بت گلہ از  
 خورشید آسمان ترا آئینہ دار  
 منظور چشم دشمن بدین مین خار  
 تیرا ہی تھن اردم احتشاد  
 ہم تشنہ لب ہیں اور تری تیغ آبدار  
 فانوس نور شمع کی کب پردہ دار  
 غزشید عکس کی سہ زانوی یار  
 یابن شکشاں نکمت نہ لنگار  
 جسد چشم زلف و تو ماسی دوچار

قائل کی دل کو جب کہ ذوق فدا کا	لب لباب دل تڑپتا ہی ناول کی شوق
دامان کو ہمار نہیں لالہ دار ہے	ہر شب بیدار کی بونہی ہوئی ہے
دست دعا چار کی ہر شاخسار	ماں کو خدا میں جو دین سوختہ جگر
پیر میں کانو بخش تہ اکو سوار	بام تہا نکس ہی بانی کا پس چرخ
ہی آہ سر و و اشک وان جو بیاں	کو چہ تہا باغ مری انغ تن میں گل
دیوان ہمار باغ ہمیشہ بہار ہے	کلبانگ ہی سر قلم مرغ خوش نوا

پوشیدہ کیا کندہ ہو سحر کوئی دستین

دربان کی چشم روزن دیوا سپاہ ہے

دفع عاشق کو گر گلشن میں نچی تاک	جان می ہی پیچ میں لطف بشتاں کی
سیر گلزار ارم کرتی ہیں نچی خاک	مرکبی دیوانی جو کوی بت بیاں کے
ہم تو منت کش ہیں اپنی میزبان	ولکینی کو بام پر آیا وہ سیر خوشیل
کیا تن لا غم را قابل تنہا فقر اک	لا کی زیر دام چکا خاک پر صیاد
ہوں بونہ صید جو قابل نہیں کان	پاؤں تھکے سانی می ہی کی محال

موج ہونیکا نہیں کچھ ہشی کار ادا زخم  
 بعد مردن ہشی ہم مستون چو امید  
 وہ مسیح آتا ہی گویا رغریاں کی طیرت  
 مرگتی پر بھی ہی گشتہ دو چرخ  
 لطف شمع بوسہ اہلسی کہہ تم  
 بوسہ خط ہشی فی صحت دل بیا کو  
 حشر کی دن بھی ان کی ہن میں لا  
 جاوہ قاتل تہ شمشیر و کیا خوب  
 ضبط جوش اشک مکن ہشی مرگاشی  
 خاک چھانی ریت بھر چہین زخاں  
 نیک نیت شجاکو کوئی نہ کہی نہیں  
 عشق اونچ شعیہ و کا بسکہ تربت

شکر ہا سرفی ایسی بو مری قمر اک  
 رہتی ہن بیزیری ہشی ہشی خاک کے  
 سخت جاگی بھدیت کاں خاک کے  
 کیسے چکرین گولی ہن جا ہی خاک کے  
 سانپ پیدا ہو تہشی نو شعیہ  
 زہر ہی ہن ہشی وٹھانی فایدہ تراک  
 کشتہ ہن غنچ گلگتہن ہشی شکاک کے  
 مرقی دم ارمان سبکے دل غناک کے  
 سیل کہ کیا ہی وکی سی خص خاک کے  
 ہم گلی کیا کیا کرین گشتہ فداک کے  
 محتسب نام ہو گا دخت زکو تاک کے  
 رشک از تنگی زوری ہشی خاک کے

ای سحرستی سبکدوشی کا سامان دیکھو

ہاتھ میں تلوار ہی آج اوس بت نکالے

جان ہی عشق میں لکھ کر خاک  
 خواجہ جین جیسے کیسی بوسہ رخ و لہو  
 تیرے ہر ہاشمی کان سن بت خوشنوار  
 ششہ تیغ لکھ دین ترک چشم بیدار  
 شکاک نینگی پانی ہی تیغ تیر کا  
 حق بجانب ہی ملدین کیونکہ نہ وہم نہ تھم  
 تیر قیامت چشم آفت جنبش ابرو غضب  
 ہوش میں ہی شکل کسان نہ تیار  
 عکس وی محروش سی نگیا خنجر ہلال  
 کفر و ایمان ہر نقیہ میں ہی ہندو  
 آنکھ سے کی اشاری دل ہی سبکی چھینٹا  
 ماہ نو کی یا سحر میں ن سہا ہی جلوہ گر

سہری لالکی چڑھا تو قبر پر گناہ کے  
 صدقی ہوتی ہیں ہم اپنی طالع بیدار  
 باڑہ کی ڈوری ہنری رسی چشم ستار  
 پھول ہون پھولونین اپنی گنہگار  
 زندہ جاوید ہیں کشتی تری تلوار  
 جبکہ دیکھیں ہاتھ تیرا تھم میں ان غبار  
 شور محشر زانی انداز میں زقار  
 رشتہ بامی سنجہ ہر اک زخم دہندار  
 تازی ہیں جو ہر شمال کھمکشان تلوار  
 جمع کتب ن دانہ تسبیح بی زنا کے  
 دلبر ہیں تہکندہ فی کپوت و او سن عیار  
 تل ہی یا پہلو میں او سکی ہر و خدا کے

خط کی آبی سی کیون قدر افرورن  
 حسرت یاد رہی جلد امی شکسج  
 خوابین بھی سکل کو ملا تا نہیں <sup>جال</sup>  
 قبر میں آگ ل وی صنم کا ج خیال  
 ایک بت کا ویکینا تو ہی محال اس تنہ  
 ہر روز تر یاق کیا کرتا ہی وہ غجر نسا  
 ہی مرنے کی تھی جس کی این غنی

ہیں است کا کہ جان دین تیغ  
 زندہ کہ نہ رہے <sup>میں</sup>  
 ہوتی ہیں <sup>میں</sup> طبع ماری چو بیدار  
 تخته ہری قبر تھی بنگیں گلزار  
 کوئی کیون چلے ہوی اللہ کی دیدار  
 ساقی نصیب کلنی موتی ہیں مھر ساقی  
 ہجر شہین و قبر میں مجھ کو کھنچے

رشک اب تو رفتہ رفتہ یہاں تلک پہنچا  
 ویکہ کتا پاس زلفو نکو نہیں بخار

وہ باز نہ آئیگا جہ سے  
 گلشن میں جو وہ چلا او سے  
 پایاں نہ رام ہوں بے بنا  
 بیان خور وہ لب ہیں تشنہ خون

اسی دل کیا فائدہ بکا سے  
 گل جلگنی رشک نقش پا سے  
 بقوید مزار نقش پا سے  
 خونی ہیں مری لہو کی پیات

کری کیواستی به دست کمال  
از هر که در دنیا بود  
از این بیت به غرور و کبر پادشاه  
مکرمین کرتی بود در دست طیب  
من یسای سوطی نمی نیل  
آنی مری گھر تو غیر کیست  
کلی ذنی منہ پہ بال چھوڑے  
گنشا ہون تمام رات تار  
لہو چتری تری چوتی ہی سرم  
امی حسہ چال کیا غضب ہے  
بھو کی چین تری جفا کی قاتل  
تو دن کو ہی مہر ات کوہ  
ہی بات یہ انتہائی تقست ہے

کرتا ہی طلب ہوئی کمال  
واقعہ ہی تو دل کی دعا سے  
کر خالق ہی شہید مر و خدا سے  
اچھی حسہ ہو چکی دوا سے  
غمزی ہی کر شمی سی ادا سے  
کچھ کم نہیں یہ کرم جفا سے  
مستوانی کیا نہی ادا سے  
دوری ہی جو بارہ لقا سے  
جلدا ہون مین شوخی حسا سے  
کرتا ہی کتا رہ آشنا سے  
آب و دم تیا کی ہین پیا سے  
روشن ہی جہان تری دنیا سے  
ہم مدتی ہین تم پہ اچھا سے

پیری مین بی خال خط کامل  
سو پھرتی ہین ہسی بی سوا  
زلفین جو ہٹا کی مدہ کو کھولا

ایک لہجہ یہ بول رہی منہ مہر  
اوسکی پشت پر ہوا  
جانی چاند لکھلکھ پراکھٹا

جاتی ہو سنہ کو باگ رو کو  
مل لوسحہ شکستہ پاس

جلوہ حسن خدا واداشکارا چا  
چاندنی کی بخشش کجولہ پراچا  
تیری وری فی ہین پہنچا دیا ترو  
قتل کرتا ہی تو پہلی چہرہ رنگین دکھا  
وقت تسلیم و رضا ہی کفر ایدل غلط  
مہ جبین بامہ نوسی ہی سحلی کان کی  
قتل کو میری نہیں کہ چاہتیں  
صدمت طاقت نہیں جانی کی ناگونی منم

پرومی سی سی ہر شش کج کو کنا را چا  
نور کا سلما ستار کا ستار اچا  
اب تم اسی سنم ہم پر خدا چا  
خون بہا اتنا ہی اسی قاتل ہا  
خنجر قاتل کی نیچی دم نہ مارا چا  
تھوشتہ پروین کا کج کو گوشوارا چا  
ابر و وشرگان کا اتنی قاتل شارا چا  
ای عصای آہ کچھ تیر اسدا چا

ای دلچایا دل نہ کر آہ و بیکار  
 ہر اکبر کو یہ سچا دل مجھ پر جو آہ نکار  
 جسے جنتی سر پر چھایا ہی بہت خوش  
 میں سہی سہی تو آہ و بیکار جسم نہ آ  
 از روی سرگردن شمع و پر پھر شا  
 یار ہی خنجر کف ہی دولت تیرا  
 سب کے لیے ریاں جہان کو دیدہ گریح  
 ناتوازی کیوں دیتی تھی کلمہ تو ذرا  
 مقصد ہی توں مہر و شکرے پائے جانیکا

جان تک جانی تو جانی و مرنہ مارا چاہے  
 جانی گل تربت چہد برگ و نہر اچاہے  
 رخ دکھا کر برق و شمس کو اوتا چاہے  
 بوجھ گردن سہی کی صورت اوتا چاہے  
 زندگانی مجھ کو اسی خالق دوبار چاہے  
 ہاں دل جاننا بہت کونہ ہار چاہے  
 تیرے پیر و پادشاہی گل و شاہ اوتا چاہے  
 تیرے خیر و روح قائل کا نظر اچاہے  
 سچے پروین پہ مجھ کو استخار چاہے

دوست دشمن ہیں مصیبت میں ادا کو  
 اسی سحر مشک کشت کو اب پکارا چاہے

جسے مشک ختن کہنا خطا ہے  
 نہایت حسن کا مریع ہر آہ

دل و سہ کمال کی نکست پرند آہ  
 بہار سبزہ خط خوشنما ہے



دل شفته سی خاطر ہی پریشان

سوال جو سبیل پر ہونا مکدر

بہت گل کہانی او گلن و سی چھٹیکر

ترا ہنستا بگڑنا منہ چپ انا

جو آنا ہی تو اسی غنچہ زہن آ

ہوایہ زلف و کولہانی سی ظاہر

دیاد دل چھوڑی دشمن طلب

کبھی پوچھنا نہ حال دل ہمارا

جو مرنالہ ہی عاشقان سے

تجسلی طور کی ہی نور رخسار

لب جان بخش قاتل کی ہر شہتہ

مجھ کو کون شرف کا سودا ہوا

جواب نہ دیا ہوا

میں خاتم اب غنائی گلہ سنجہ بنا

غضب ہی غنچہ زہن پریشان

ہمارا دم ہر دم ہر دم ہر دم

کہ وعدہ غیب کی آئینہ کیا ہے

عجب نقشا ہی طرفہ احاطہ

یہی اوس ہمدرد سی ہمارا

قیامت کو ہی خزانہ بین بیا

یہ بیضا شمع بار نقش ہے

نیسا سی ہمارا خون بہا ہے

اشاری کی ہی طاقت نہیں ہے

سحر یہ خدیف سی نقشہ مرا ہے

خونری گل رنگ کاشن	خونری گل رنگ کاشن
کامیاب کیمو خوشی و شادمانی	کامیاب کیمو خوشی و شادمانی
بازی تباہون کا بھی نشان	بازی تباہون کا بھی نشان
کیمو پانچ سن پانچ ماہ	کیمو پانچ سن پانچ ماہ
سنگد لری ترانج روشن	سنگد لری ترانج روشن
قبرین چاندنی جو پیتی ہے	قبرین چاندنی جو پیتی ہے
کرسے بندرتے جسے	کرسے بندرتے جسے
لاکھ بار آزما چکا لیکن	لاکھ بار آزما چکا لیکن
قبر عاشق پر شمع ہی بیکا	قبر عاشق پر شمع ہی بیکا
کشتہ زلف یار کی زیبا	کشتہ زلف یار کی زیبا
سیر سیلی تافت دم ہی جلوہ	سیر سیلی تافت دم ہی جلوہ
کعبہ و تکرہ مین کب ہی خدا	کعبہ و تکرہ مین کب ہی خدا
چشم انصاف سی جو غور کیا	چشم انصاف سی جو غور کیا
خونری گل رنگ کاشن	خونری گل رنگ کاشن
کامیاب کیمو خوشی و شادمانی	کامیاب کیمو خوشی و شادمانی
بازی تباہون کا بھی نشان	بازی تباہون کا بھی نشان
کیمو پانچ سن پانچ ماہ	کیمو پانچ سن پانچ ماہ
سنگد لری ترانج روشن	سنگد لری ترانج روشن
قبرین چاندنی جو پیتی ہے	قبرین چاندنی جو پیتی ہے
کرسے بندرتے جسے	کرسے بندرتے جسے
لاکھ بار آزما چکا لیکن	لاکھ بار آزما چکا لیکن
قبر عاشق پر شمع ہی بیکا	قبر عاشق پر شمع ہی بیکا
کشتہ زلف یار کی زیبا	کشتہ زلف یار کی زیبا
سیر سیلی تافت دم ہی جلوہ	سیر سیلی تافت دم ہی جلوہ
کعبہ و تکرہ مین کب ہی خدا	کعبہ و تکرہ مین کب ہی خدا
چشم انصاف سی جو غور کیا	چشم انصاف سی جو غور کیا

ول جلاتی ہی آتش فرقت

جب آویس بت سی آشنائی کی

اعلیٰ سحر نامہ

روز پکار بجو جوشن

چمکی جو برق گوہر دندان پاری کی

چمکی جو برق گوہر دندان پاری کی

وہ مہر چرخ زمین پاری کی

بعد سیاہ ماری مہر ہی گوشتوار

ظالم کسی سطح ثمر دعالے

وحشی ہوا وہ کوی پر پرین گیا

مانند گل گریگی گریبان کوتا تار

جوابات اعلیٰ بے یقوت مین

ختر نقاط ہون خطا مطر خط شعاع

خال آب ہم ہی کمر آبداری کی

الند می قنات تہی گوشتوار کی

یکسان ہو قدر خال بھلا نوافل کی

موبات تقرنی نہیں کلن تہی کی

خبر شیر لابی بار کبھی شاخ واری کی

تا شیر ہی یہ سایہ دیوار پاری کی

تکنتی مین راہ آید فصل بہار کی

یقمت دو چند ہی مین سرخ یاری کی

تحریر ہو صفت جو رخ کلفدار کی

شادی و عزم جہانین ہم میں گل	بے پناہی کی روئی آنکھ سے بھاری
ایں ہفت روزہ کہ آس و بھوسا	بر باد کوثر خاک ہمساری مزاری
بہلی وہ ہفت روزہ کہ آس و بھوسا	تو تصویر کھینچے جو مری جسم نزاری
انہی کے سر پہ ہونے لگا نئی ناز	انہی عند لب سے ہونے لگا نزاری
اوس گل کا دیکھ پانی اگر قامت	قمری کو قدر سے وہی شکل داری

پھر مٹی عیش باغ کی نزدیک چین  
پھر کاشن جہانین ہی آنکھ بھاری

یسیا تری فراق میں اوجھال ہی	ای غیرت مسیح برا اپنا حال ہی
ای ماہ ستارہ تیرا جسم ہی	جب حسن عارضی ہی تو اک دن ہی
کیا فوٹو سنہ توی چہرہ خال ہی	پیدا جہان میں تجا حسیں خال ہی
پیشانی زہرہ منہ ہی اماہ چارہ	موندان صاف تیری ہونے چارہ
کاشا ہوا ہی کھد کی فرقت میں جسم	خار مڑہ کی کماوش پناہ بال ہی
روشن جہان سیاہ نظر میں جو ہو گیا	کس شکست کی زلف کا ہر خیال ہی

لو کجما ہی جب زلف تابین دل

دندان صاف دین من سرخ سی عیا

کیا ہی زبان سرخ و خط سبز کی بہا

خوبان ہرین جو وہ ہوش ہی

گنتی ہی تری گنتی ہی گنتی تمام

دزل نصف دین پش و صل کسطح

ہر قدم چہ نمانہی ہر گام پدا

قائل کی انتظار میں دیک گہو

حالی زمانہ آتا ہی مردوں اب

اسی بت قسم خدا کی جد آری ہی

نیزنگی جہان کا تاشا ولا کج

تو جانتا ہی جس لیے آیا ہوں تیری پا

کر تا ہی ایک بات میں تیر کی تمام تو

ہر ایک بل جسم کو اپنی بہال ہی

یا دہریہ کس سے کس کو لڑا ہی

سید شاہ حسن بہر کتا مزل ہی

بندہ بھی عاشق نہیں کس کو لڑا ہی

سونامری فراق میں اب خیال

اس آئینہ کی کس سے پچھا محال

سے زالی او کی غم چاں اب ہی

سہ بار دوشن بان بن کس سے

یہ عسیرہ ہی حبیب کی قسط الرحاں

وقت میں یکدم بھی عیا محال

یہ دہریہ شبات طلسم خیاں

ایمان جان فقیہ کی موت سوال

پوچھی ہو کلام یہ کس کی محال

دل مضطرب بهیمنی منی رنجی زان	سبدری هانگه سخی بری هین
تقدیری نظیر کات عدیم المثال	نایاب عجز کرمین تنگ لب و جواب
نهج جلال جلالی لوٹ کی کرتی کجانی	نکاح بگانه مرد و مہمانا اسپرین
قاتل سی سی پنی اسخت مجھی انفعال	پہونچا جس شخص ساعد ناز کو بوقت قتل
پہلو سی آفتاب میں رخشان ہلال	کماندھی پہ اوٹی تیغ ہلالی ہری

کسطح ہمنافیت جان امی سحر و ہوت  
بارہ بریں کل نامہ خدا سنو سال ہی

دل بلا کشن سہم پائال ہتھای	سحر نامہ تاج اسکی خیال ہتھای
اسیر حلقہ و امم ملال ہتھای	تری فراق میں نکاح کی چال ہتھای
قریب مہر رخشان ہلال ہتھای	کایمین بوقت نہیں سہی جلو
تری فراق میں اپنا چال ہتھای	جی دورا بہن شکر خانی گمین
کہ ماہتاب کہ اکثر زوال ہتھای	کمان تراخ روش کمان یہ بدتر
حواس خمسمین اب ہلال ہتھای	جو چشم و ابرو کیسو و خال کی خط یاد

یہ ربط عاشق و معشوقہ میں ہے  
خطا معاف ہو اب ہم سب ہی ہوں

وہی مرچھو اور نکال دیا جہاں  
نہایت دل میں تھکا رہا ہے

شب فراغ میں بیکار باندہ موت  
سحر ہی مجھ ہی بس افعال ہوتا

جان بے یمن آنی از آنی اعجاز  
حشر پر بھی سہی قد کی خرام ناز  
دل کچھ پاپاں تو غنی قص کی انداز  
کیا تماشا ہی جلا دے غنسی میں تو غنیمت ہوا  
وہانی کامی تب آنی باغ میں فصل بہار  
طرز تیری چشم صید افکن کا کیا کوئی  
تو نہیں تو بزم عشرت ہی مجھ ہی ہم  
ہاتھ اگر ہیں خچہ شور شیدا ہی رشک  
وگر کیا افشای دروغ عشق ہو غیاہ

کچھ ہی مرد کیو زندہ حسن کی اعجاز  
سحر ہی جی وکھی اجا نشیں کی اعجاز  
جان شستا تان جلائی شعلہ آواز  
حال پنا کم نہیں بناؤں اس شہناز  
بی پرواہی سی جیسے بزم گہی پودا  
کہ شاہین کھلی کتبہ کلمات تیار  
طبع میان با سا بیوتی جی ای سہا  
نقشہ پاشک یہ بنیا ہوا اعجاز  
کمان تک اپنی جہت تھو ان کی

<p>زنی حصول مطلب دل و دلوں طمان</p>	<p>جو پریرہ اپنا سایہ اپنی پاس کئی بند</p>
<p>اس قدر پرہیز کیا ہی عاشق جاننا</p>	<p>شریبیدار اس بلالہ الفت کو پلا</p>
<p>جلوہ گزاف تو کیں پیش کا موی</p>	<p>سحر</p>
<p>یا عیان ہی ساعدیہ آستین ناز</p>	<p>سحر</p>
<p>بنگنی تہی لبش خوشید محشر جانینی</p>	<p>بن تری جانسوز ہی وہ یک جانینی</p>
<p>اوڑ گئی کا فور کی مانند کیسے جانینی</p>	<p>محروشی فی جکلو لارہی شوقی</p>
<p>چنگ بھڑ بھڑ سائی بادہ غور جانینی</p>	<p>یک بخت کیا تھا سلیمان نصیر</p>
<p>ایوین پامال غیت آج کیسے جانینی</p>	<p>چمکنے لگتی تھی بھش شکر جانینی</p>
<p>ظلمت تربت میں بھیلی ہی اس جانینی</p>	<p>کو کہنے لگتی تھی مایوسی و دُش</p>
<p>بھوگی شفا و شل آب گوہر جانینی</p>	<p>اچھو وہ ان ہی چمکا شکوہ سنی جانینی</p>
<p>بڑی پڑ جانے کہیں مجھے چھکا جانینی</p>	<p>میں تین گمہ بون ہی شربت آب حیر</p>
<p>سووہ الماس می محکوی بڑ جانینی</p>	<p>یا وند اندین شربت بازین ہی جانینی</p>
<p>وہ بیکابی کام کرتی شکوہ اکثر جانینی</p>	<p>روز روشن میری شکست سحر جانینی</p>



گر زمین ہی جستجو میں تیری ہی پروردہ

تیری گی ماہ کی منہ پر ہوائی چھلکے

اوس یوسف لقا کی جبرین کی

زور کو سی فی اوش کی سنا

ہی نقاب سونی سی یں عیان نور

خنجر غنچہ بزرگ غنچہ ہو صد پارہ

بیجانی دیکھنا لہری نو لطیف

شبکو گلشن میں جانی سیر کو وہ مہر و

سبزہ ہوزرین گیا عکس طانی رنگ

عکس شان کا ستاری یہ قامت شہا

چاندنی کی سیر کرای جمن میں چلکی

نور کو خاک آستان پر چہ بیا ہی قسا

شمسہ کی توہر کا ہی مہر اور گلجام

شام سی تاج کیون پھر کی ہی گھر چاند

جلوہ متا پان فوق ہو کیون کر چاند

ہری کلبہ اخوان سی باہر چاند

پھر دکھانا منہ نہ ہو ہی بجا کر چاند

جلوہ گر ہوا برسی جھلجھلک چاند

بن تیری کیون جوی شک گل تر چاند

گھر میں بیٹھانی وہ مہیلی ہی چاند

مہ بچانی بہر پا انداز کین

نقش ماسی غیبت فرش شجر چاند

بدر چہرہ جلوہ خبار نور چاند

چاندنی کی پیر کی خچی چھا کر چاند

چو پتی ہی شک او کی ور کا پتھر چاند

مہر خانی زمین سی روشن گھر چاند

<p>شب تصویر عالمی لبهای شیرین کنی          رخ زهرونی شب جلا دمتاب کوی محرو          مایل مهر شبنم زری ده شکر مریاج</p>	<p>اقل تری جام شربت ماه شکر چایی          میکشی کز آبتابی پر چپا کر چایی          شکر کر چپا تری طالع کا اختر چاندنی</p>
<p>سحر شبام کو آیا وہ مہ وہام          سورج سی ہر طرف پھیلی نثار چاندنی</p>	
<p>زیب جسم نازنین خت بکتر چای          سحر چہند وصل کی شکت و برتیا          تیغ تن الفت سپاہی کو مقرر چای          خورشید امی یاد جسم نازنین مجھ کو گھلا          جان ہی ہی عشق تائیک ماہ کلر خسا          تو ہی سوچ تجھ کو یہ باجوہنی ہو چای          بوسہ مای عمل لبکا بدن شہید شہادت          منہ دکھانی کی غولن باقی قاتل فرج کن</p>	<p>پیر ہن شبنم کا سبکو امی کل تر چای          چاند کو بی پردہ حسن ایماہ پیکر چای          صاحب جوہر کو قد رابل جوہر چای          عشق بین تلی کر کی جسم لاغر چای          چادر متاب کی تربت پہ چادر چای          چاند ہی تو گوہر انجم کا زیور چای          سنات بت کی لپی مای قوت احمر چای          تشنہ دیدار کو کیا آب خنجر چای</p>

پہلو خوشیدین تہا ہی تار صبح کا  
 ابرو و شکرگان اشاییدین کہیں عالم کو  
 تار ہی لازم ہر کہ ہی ہر سپہر  
 سبزہ و گل ہر لب جو ہر شب متا  
 لعل کفش گلبدین کہ ہر نشان بالہی  
 غنچہ آسا تجو زیبا ہی لاینگ ہر  
 کیون نہیما ہوسلی و ہر سر و گلہ

کان کی بالی مدین میں ش کی ہر  
 فی نسان در کار ہی تمکو ہر  
 تیر ہی پیشانی پر افشان ہر  
 ساقیا اسدم می گلگون کساوتیا  
 تربت عاشق کوان پھولوں کی چاوتیا  
 رخت تن صدا چاک ہوا می گل ترچا  
 لالی کی پھولونہی ہر ترچا

خواہش حادہ سلیمان شکوہ بسم نکر  
 اسی سحر ہمتاشی سلمان و قنبر چاہتے

اپنی بیکانی سبے رشاک چھوٹ گئے  
 چشم وحشی کی جو شوخی تیرگیو بھی  
 دیکھ کر پھول سمان تری ہی ہر و چان  
 محو تجو پیر یہ ہوی دیدہ نقاش جہان

دشت غربت یہ خوش آیا کہ وطن چھوٹ  
 چو کر ہی ساری غزالان جتن چھوٹ  
 باہل خستہ کنگا مای چمن چھوٹ  
 جوش حیرت سی کی عضو چھوٹ

<p>کھدیاوی قلم جابی کمر نیشان          چارہی نین میں لہری غنچہ نین          سالہا سال کسب سج و محن کس          بہمن بت کی پشش کا چلن کس          جب دیکھی لب پتان و زمین بھول          روشن ناز کا ملاوس حلن کس          کہ مری کل بھی یاران و ملن کس          ہماو و ترعدن لعل منن کس          ویکہ تیری دوپٹی کی کرن بھول</p>	<p>کھدیاوی قلم جابی کمر نیشان          چارہی نین میں لہری غنچہ نین          سالہا سال کسب سج و محن کس          بہمن بت کی پشش کا چلن کس          جب دیکھی لب پتان و زمین بھول          روشن ناز کا ملاوس حلن کس          کہ مری کل بھی یاران و ملن کس          ہماو و ترعدن لعل منن کس          ویکہ تیری دوپٹی کی کرن بھول</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اندون لبکہ ترودہی بہت و لکھو سحر  
 طبع موزون نری طر منحن بھول

<p>ہین جو لبہا ہی جرت آشنا کس          مرتبہ علی ہی مری خاک کا کس</p>	<p>رخم کھائی ہین کس پشیمنا شیشہ          اسی مہووس مدین ان کشتہ اک طلائی</p>
---------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------

مهر کو تیری رخ پر نور سی سبب  
 شعله روی تو کو ہی اکثر تیرے جھوٹی  
 فاتحہ تربت پیسیر کی طرحی عسی  
 روی و شن کی تجلی کا لکھا مینی جو  
 خاکساری مسد لکھو بنایا یون طلا  
 خوب کچھاروی قاتل کا تماشا شکر  
 ہم سمجھتی ہیں عیاران ای حیلہ  
 جوش حیرت ہی اک آئینہ رو نشین  
 شرم سی ماہ و دو ہفتہ گسلی بجائی ہلا

ہمسری تصویر کو کیا صاحب تصویر  
 روشنی شمع جھوٹی ہی وں گریز  
 زندہ ہو جاؤں انجان بخش کی تائید  
 صغیر کا غنیمت بنیا جو انور  
 سونا ہو جا تا ہی تا با جہ طبع اگر کیر  
 فائدہ پایا پیمنی قتل کی تائید  
 بات یہ بھی کوئی غلطی نہیں  
 صورت تصویر طلوعی ہون ہی تفریق  
 درون اوسی نہایت جوتیری کو دکھائی

طور کی سرمہ کی تج کو ہی عبت نہ آپر تح  
 چاہی کحل صبر خاک و رشبیہ

چشم آئینہ جو پر نور تجھ لا ہو نجاب	وست مشاطہ بعدینہ یہ بنیا ہو جا
شکوہی بروہ جو وہ طور کا شعلا ہو جا	چشم ہر خیر فلک یہ موسیٰ ہو جا

رہنما سوسے جنون کرت ترسا ہو جا  
 جہنم کی آگ بجھیں تو مرد ہو جا  
 کچھ تو نکلن جو ترا چاند سا کھر ا ہو جا  
 پہنی بالاتو تر آحسن و بال ہو جا  
 خضر سان زندہ جلوسید ہو جو ہو جا  
 سبزہ خطسی بڑھارو سی کا جا  
 کھینچ کر شکیلین جو دریائین  
 روی روشن ہی جو شہنشاہی تھا تو تھا  
 چاند ہو پر تو رخ سی گل متا بہر  
 یافندگان مین گہ بار ہو گہر برہ  
 چشم ترسی ہو گر بہشت شطع فان  
 آسمان نام ہو متابی بنی منزل ماہ  
 برق ہو کان کنی بجلی تہ ابر کا کل

سلسلہ سلسلہ وقت چلیپا ہو جا  
 جادو و سامری عجاوہ ہو جا  
 جو ہر آئینہ ہر ایک تارا ہو جا  
 جلوہ برق طیان چاند کا بال ہو جا  
 آب حیات لب جان کا پسینا ہو جا  
 سیم کی قد نر و تر ہی جو دنیا ہو جا  
 کھت وریا صفت عنبر سارا ہو جا  
 صحن گلزار فلک نجم شکر فاما ہو جا  
 کھکشان تاک ہر اک خوشہ ثریا ہو جا  
 قطرہ اشک جو کھلی در کیا ہو جا  
 پاٹ و من کامری و من دریا ہو جا  
 شب کو بی پروہ جو چاند سا کھر ا ہو جا  
 عقد و پر تو عارض سی ثریا ہو جا

وادم خطی کی اگر طائر دل چپو بجی  
لکھو دی بونہ غلاب لب سب فتن  
کیانز اکسری جو بوسی کا تصور  
خود فرشی پہ جو وہ یوسف غنیمت  
پری زاهد پہ چاوس تکی کی گنگا  
آئینہ ہی نہیں کچھ سائے حیرت لفظ  
سکلی بل سبیل سپان کا جو دیکھی نحر  
طالب بوسہ مکن گالی ہی غناب کو کور  
روندی کیا سبزه گلزار و ناک ادا  
مجبور گشتی ملک سلیمان با آقا

ساتھ زان سے قسم اب کی پندار ہو جا  
بلور پارہ رخسار لب سب فتن  
نیل آس آب اعلین تر ایشیا ہو کور  
ہی یقین مودہ پایا کور و واد ہو جا  
نیز زشت رخ شیش تقبی ہو جا  
دیکھ لی جو تری قصور و جہا ہو جا  
کجروی قدسی کرنی شمشاد ہو جا  
تہہ اماند تو حق میں مری چسا ہو جا  
برگ آج بے پاریزہ زمین ہو جا  
دستیاب است نشانی کا جو چلا ہو جا

بوسہ زلف جو مانگوت تو وکستا جی  
دشمنوں کو کیا میں آپ کی سو واد ہو جا

صافقہ سوز تپت میں اب پڑا لہ  
وانش و انش رشیدی خستہ تپت جی لہ

ہو نہیں چرخی کی طرح کشتہ در چرخ

نہیں منہ رخ میں کیا سوز و گداز کو

کیا جینو نگاہ دینی ہیں داغ تیرے حسن

عینِ وقت میں کسکی سرد و ہر گناہ

کیا تیرا بے رحمی ہے جلتا ہی نہیں

ماہِ نو ابرو کج ہیں برقِ خشان بجلیاں

آگے پستی ہی مل رہی ہو جاتا ہی پا

قتلِ عالم قبضہ میں ہی نہاں چشم کے

کر دیا سوز و رونا کی تاشا گاہِ خلق

یاد میں نہ لٹِ سیاہ و رو آتشاں کی

سخت باتوں نے اسی بتِ شیشہ دل

ابر ہی ٹھنڈی ہو جائے میں جھین

چاہ بابل تیری سی چاہِ نو قن سی آب

وانغ سر کی نظر میں شعلہ جوا کہ

شام تیری صبح شاک آنکھوں میں لہر چلا

پیش ازین جو گل تھا باغِ ویران

بہجہ آتش کا ہر قطرہ بڑکات آہ

قطرہ شبنم لبِ گلبرگ پر تیرا

منہ نہیں ہی چاند بالا نہیں ہی نالہ

نیزہ غلطی ہی یا اوس سر پر گدازا

پنچہ مرگان میں خنجرِ سرمہ کا دبا

تیرا تشراساں اگلنے نشان ہر نالہ

ابر و دواہ برقِ شعلہ نشان نالہ

ریزہ میناسی نازک لکڑی ہر پرکالہ

چاروہ سالہ صنم ہی باوہ کیسا لہ

چشمِ جاووسی خجل ہر ساحرِ نالہ



یوسف زلفین و چہ کی نہیں ہیں

چاند کو گمیری ہو یا جان کین ہاں

گرم بازار فریب دل رانی ہی ملیم

زال دنیا بھی سحر کوئی زن و لالہ

نازک ہی جسم خست گل تر خست ہے

تین نگاہ و خنجر ابروی یکدست

کیا منہ ہی بدر کا جوتری آئی و بر

گلاشت کونہ جاکہ وہاں ہو گا بدست

کوچہ ہی تیرا سلطنت فان ای پر

یوسف ہی چہ اور لب بخش بہت

تشبیہ نگ لب ہی مثال تہمت

بہت یا باغ غمکہ بلبل ہی فوجہ

بلقیس عصار پہن پریان کہانیاں

ہو سوز آہ گرمی میری وہ خاک نم

مخل بھی گلبدن تیر جنتی کا خست

دل چاک چاک ہی جگر خست خست

ایساہ چاندنی تری ہوتی کا خست

امی گل صد سالہ بلبل کی خست

سنگ ابل دل کو سلیمان کا خست

آغاز سبز و شمع خضر سبز خست

پتھر ہی اصل سر و سہی کی خست

شبنم بھی اشک چشمہ گل سر خست

ایمان و ایمان سلیمان کا خست

پتھر ہی پتی یا وہ دل و دست خست

کیا انقلاب طالع و اختر و نجوم

بہار چشم زما ہی خواہید بخت

چرخ بختی وہ مصرعہ بالا قویا

موزون سر ساتھ تو مصرع و بخت

جانشین انقلاب سی متاب ہی سخن

فرقت کی ات و زرقیامت سحر

بانگ میمنہ دست بلبل ہے

گل و شبنم پیالہ دل ہے

دل اسیر کند کا کل ہے

رشتہ عمر تار سنبل ہے

سرو ہی قدیا رنج گل ہے

چشم نرگس تو زلف سنبل ہے

شیشہ روتی ہیں شور قلع ہے

کیا تری ست عشق کا قل ہے

حیرت افزا وہ روی گل کا کل ہے

سحر و شام کا مقابل ہے

تیرنوا و اس گل خندان

شبنم تر سر شک بلبل ہے

و بدین چشم مست ساقی کے

جی کی حرمت میں کیا تامل ہے

وعدہ وصل کی فراموشی

جہل کب ہی فقط تجاہل ہے

بھولنا جان چھو کر مجھ کو

عسارفانہ ترا تجاہل ہے

یار آیانہ عذر بارش سے  
 اشک و ران سرین جاری ہیں  
 منہ جو ساحل پہ پہنچا ہی نہ گل  
 گل کھلایا ہی عکس عارض نے  
 پانی پانی صفای رخ فی کینا  
 شیشہ می سدا حی دار گلا  
 کیون مبطول نہو شب فبت  
 جان جاتی ہی قاصدا آجا  
 ہو ملاقات دیکھیے کیونکر  
 عارضی ہی بہار عارض گل  
 فوج درد و الم علم نالے  
 راکب و شش سوار براق  
 آنکھیں روشن ہیں عشق حیدر سے

راہیگان اشک کا تسلسل ہے  
 سینا دورا تو تسلسل ہے  
 آب شک گلابا بگل ہے  
 بلبلوں پر جو مہل ہے  
 آب آئینہ کو زلزل ہے  
 چشم مخمور سا غزل ہے  
 کاکل یاری تو سل ہے  
 میرا دشمن ترا ساہل ہے  
 یہاں ہی غفلت بان تغافل ہے  
 بیخراں کنش یا یہاں گل ہے  
 اپنا وشت تین بھی گل ہے  
 ہی وہ جس ہی بھی تو سل ہے  
 تو تیا خاک پائی دل ہے

مین سحر خواجه تاش کاشی

هند فیض قدمی آمل ہے

شبنم لبت مغیری شکرین ہو جا

جہ جیو دیدہ گریان سی شبنم ہو جا

جو یب باغ و شب شادمانین ہو جا

جو انس پر چنی کو چشم کی قرین ہو جا

نقاب موی عیان و می شکر لکین ہو جا

جو غم صید کہی چشم وحشی صیاد

سوا و زلف کاساری گوئین سودا

مساوون باریکی و پر نوشت قیمت

لکھی ہن صفت سہی قاتلان کار خشا

خدا کی شان ہی ہیر ہو کاشی پدا

سہاگ کی ہو کم چاند چو دہین شاکا

خطا او خطا مقابل مشک چین ہو جا

توسیل اشک کتاب رخ زمین ہو جا

تو نہر و خشک ہوا و زردیاں ہو جا

رگ سحاب ہر اک تار استین ہو جا

شب فاق کی پیدا سحر کہین ہو جا

نظر کند گلوی غزال چین ہو جا

عجب نہیں جو خون شک مشک چین ہو جا

کہرون و سجا کہ زائل خط جبین ہو جا

یقین ہی شک گلستان گل زمین ہو جا

صدت مین پانی کا قطرہ زمین ہو جا

چو بی نقاب بن یار جبین ہو جا

<p>جو بوسہ ی بت شیریں اتوار ہا          حضو کی لب شیریں قرب ہی یقین          اگر تری لب شیریں کی ہوں تم آؤ بق          دوات کو زہ مصری قلم ہوشاخ بنات</p>	<p>علاوت لب شیریں دکان بین ہو جا          پسینا چاہ رنخی ان کا انگبین ہو جا          ہر ایک نقطہ شکر بارہ امی حسین ہو جا          مداو شیرہ جان کا نڈا انگبین ہو جا</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سحر کو آئی غشا و دیہون بتیب ملکبر خا  
 جو بی نقاب ہر خسار لاشین ہو جا

<p>بھرمین دل زندگی سی سیر ہے          راست بازی ہم کرین وہ کجروی          منہ دکھاتا ہی نہیں وہ شک مھر          جابی گل تیوری چڑھانی چاہیے          ول مشک ہی جگر ہی چاک چاک          باغ ہی ساقی ہی می ہی ابھر ہے</p>	<p>گل بنو شمع حیات انہ پیر ہے          یہ مقدر کا ہامی پیر ہے          اب جہان پیش نظر اند پیر ہے          عاشق شوریدہ سہرا دہیر ہے          تیرہن ٹمکان نگہ شمشیر ہے          اک نقطہ آئی کی تیری دیر ہے</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ای سحر کیا خوف رو بہ خصالتان

# تکلیف اپنا خدا کا شیر ہے

<p>انگٹہ کی پٹلیوں کو عرش کا تارا کرتے</p> <p>صبح محشر کی گریبان کو پارا کرتے</p> <p>سنبھل و مشک کے صدیقین تارا کرتے</p> <p>راست باز سی سر موٹہ کنار کرتے</p> <p>ہم مسلمان تھے تو ایمان بھی پیدا کرتے</p> <p>جان تی کہی ورنی گوارا کرتے</p> <p>مور انبان سلیمان کے کنار کرتے</p> <p>مہر خدا پانچہ قاتل کی جو بار کرتے</p> <p>جان تی ہین مہین رخ کا نظار کرتے</p> <p>مردم انگشت شہرہ سی ہین ایشا کرتے</p> <p>خط سبز و لب لعین کا نظار کرتے</p> <p>قائم النار ہین اس لوٹی سی پار کرتے</p>	<p>حسین کے رخ روشن کا نظار کرتے</p> <p>اسی فلک صفت غنوں کو جو ایشا کرتے</p> <p>کر تری گیسو شکون کا نظار کرتے</p> <p>زلف کج شانہ شمر کا نسی سنا کرتے</p> <p>پاس گریہ بت ہمیر ہار کرتے</p> <p>یہ پر زیاد اگر پائیں ہار کرتے</p> <p>حیرہ خوان قناعت جو گوارا کرتے</p> <p>آرزو یہی تر خاک تری کشتوں کی</p> <p>قتل عالمین ہر شہر وہ ہنفاک جہاں</p> <p>تھوس بروسی جو پیم ہی ان ناکوں ناں</p> <p>ہوئی تکیہ پشی اطمین دل حیدم</p> <p>شعلہ ہمار جوتش ہی عاشق اکثر</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جوش حیرت جھپکتی نہیں تار و پکی  
 باوہ بی جلوہ مستانہ ساقی ہی حرام  
 ہر لب خرم سی کشتوئی دعا ہی قاتل  
 تھوچھ کتا ستم اچا وجوڑ خون نمک  
 بحر ہستی سی کیا تیغ جہاز ہی پانی  
 والہی عکس ابرو کا تم امی جبر جا  
 شیخ جی پھینک کے سبھی کو پھینکنا  
 بوسہ بزمین جو بدتاوہ کدو کی سی  
 آب حیوان نہ انفاش سی ہی کام  
 جان گو جاتی مگر آکھی عشاق غمو

رات بھر میں ہر لمحہ کا اٹھا کر  
 عین دوس میں کھڑی کنا کر  
 لاکھ جانیں ہی ہر لڑپا کر  
 غیر کی ہاتھ سی ہنر گوا کر  
 آہنا کو ہین سی گھاٹ و تالیاں  
 بارہ تلوار کی وریا کا کنار کر  
 اوس بت بہرین کین جو نظار کر  
 جیت اپنی ہی تھی ہر او جو پار کر  
 تم جو بوسہ لب جان بخش کا پار کر  
 خضر عیسیٰ کا نہ حسان ارا کر

کیا سحر عقدہ کشا نام ہی مولا کا تر  
 سب مصیبت مین علی کو ہین بکار کر

ابو پوہ زمانہ کی لگی جان بکھلنے  
 بیعت تری تلوار سی کی دھڑل

دل خون گدازد ز تن لعل  
 دل زین کی بود جو گدازد  
 محفل بیت جواد لقا ج پورسی  
 قیامنا و کاغذ آج رات خستین  
 دیکمی جوتری جود پر نور کا جلو  
 کی غیرنی لکھی جوتری لکھن  
 بل انت کی بر ابر کاشانی تی کال  
 آجی انتم کی ملتی بین با بوان و آ  
 سوال داغ بدو اشعلہ رخ پر زو نظر کی  
 جی مجر کی دن لیکیا خول فرقت  
 شمع جلی شک سی کا فور ہو انور  
 کیا خون کی پایی جی و کیا مجھی  
 گلزار گل جی گنج شید

مامری ہر روز کی اس راج کی کل  
 دل خون ہو سینو نہیں کا پنی لکی  
 آگنی تری پرو لگی شمع جی  
 اسی غنچہ دہن سر لگی پھولنی  
 غیبت سی رخ مھر لگی ناک پر  
 یان ارہ بیداو لگی فرق پر  
 مشاطہ محبت کیا پنخہ شہل  
 طافوس کو خیرت ہی لگا ساپ  
 آنکھیں بھی سینکیں تہیں کلجا کا  
 دن ملتی ہی شاق کی منگی لگی  
 ہر چند چپایا اوسی پر دہن کل  
 قاتل کی لگی میان سی تلوار اور  
 کیا کل بہن کھلائی تری ار کی کل



<p>و از غم فروخت زیند تو را مارا همین دیو و دهری و دبدب</p>	<p>هی سخی و دوران هم اعجاز زمانی یہ محفل زندان ہی نہیں ستر اہد</p>
<p>رہتا ہوں ہم آغوشِ سحر شام سی شہر تا صبح اویسی کرب و نہدین تیا ہوں لہر</p>	<p>ہی سعادتیاب مہر و شستہ نمی تال ماہ نو کشتاہی تیغِ نیچہ قتال</p>
<p>بہی حل خوشیہ کو لبِ قبالت بذرِ کجا میدہ ہی تیری کشتابی مال و یکوی کب سے دل چشتاہی ایشمال ہر قدم ہی لٹنی کی سہ خال بنگیا ہی چاند ہر گل تکیہ ملکر کال پانی پانی ابرہ ہی گوشہ روال آہ کو نکو ہی شمشیر اور لکھنوال تنگ غنچہ سنی بہن باز کمر ہی مال ہی خجل منع سلیمان یکیش نہ مال</p>	<p>ہی سعادتیاب مہر و شستہ نمی تال ماہ نو کشتاہی تیغِ نیچہ قتال ہی مال جان و جہنا گیسو و جال حاکمین پستی بہن اہل مد تیر حال واہ کیا پر نور ہی چہرہ ترا خورشید ہو مقابل کیا سمندر دیدہ ترسی مر کیونکے افیونی گولی مجبوسانی ہی کی زلف ہی سنبل چرچین گل بہن شرن گل وہ خبر بقایس کے لایا یہ اوس یو کا خط</p>

عطر کی شیشی محل ہی جھلی کی مثال	کھاتے تھے کھجور کی پھل
نقد عیش زندگی ہی جام مال	کھاتے تھے کھجور کی پھل
ہی گڑھ کا کہو نہ کل نہایت بال	کھاتے تھے کھجور کی پھل
جیسی ہو مہوئی کو حالت نغمہ تو	کھاتے تھے کھجور کی پھل
بن گیا تھال مہوئی نغمہ تو	کھاتے تھے کھجور کی پھل
کیا اگر گجالات بر گل بان لال	کھاتے تھے کھجور کی پھل
معجزہ اولٹا ہی وین گدین کی چال	کھاتے تھے کھجور کی پھل

ما تو ان پنی فی کھو کہی ہی قدر پہا  
اسی سحر اس و زمین بدتر ہی شہر مال

یاد اب کیسی کا قد از کو کرینگے	کھاتے تھے کھجور کی پھل
کعبہ کو بتوں سخی ہم آباو کرینگے	کھاتے تھے کھجور کی پھل
بے بخیر ز او بن گسویو کی یاد کرینگے	کھاتے تھے کھجور کی پھل
بنالی نہ موزوں ہی کچھ ایسا کرینگے	کھاتے تھے کھجور کی پھل

چو زنگی پرستی صنام برین  
 حور و عین کمان باز و اصوات آسان  
 توبه کمان کعبه کمان بر روی بیت  
 چو یکنگه چو پابندی گیسوی تپان  
 تمسکین ای یونگی ز کس غوغا چشم  
 ده غیرت شیرین کرگیا کبھی تیز  
 ساقی زهر کی دوریہ موسمی غنیمت  
 بکھرنیکی حسین مین آید لادن  
 ہم اشک است سی بجا دینگی جہنم  
 دل قریب سی پال کرنگی جوا و بھاہ  
 گر قاتل مردم ہو دین خوشی تر آنکھین  
 ہم خاک نشین کاستبانا نہیں اچھا  
 گو منہ سنی کاینگی ہم حرث شکایت

ناموس صفت  
 جنت میں بھی نیا کی غریب  
 اب ترک یہ نہ ویران خاک  
 بندی رہ خالق سچ  
 نظارہ گل بادشاہ کریم  
 گو کہ کئی صحت نو باد کریم  
 پیری مین جوانی کی مری پاک  
 دیوانی سی وحشت پر نیا کریم  
 محشر میں گناہوں کو اگر یاد کریم  
 دامن جو پلا ہوش کو یاد کریم  
 رزم ہو ونکی سایہ سی یاد کریم  
 بل جانتیگی افلاک جو یاد کریم  
 خبط آہ و فغان ای شکر یاد کریم

<p>دیر دیدہ زلفش زلفش زلفش زلفش          وینا زلفش زلفش زلفش زلفش          زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش</p>	<p>زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش          زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش          زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش          زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش</p>
-----------------------------------------------------------------------

<p>زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش          زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش          زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش</p>	<p>زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش          زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش          زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کناہ جو میں ساغل و عالی ظرف نیل

پیاج ایک سا غریب کے مضمون <sup>ظاہر</sup>

لبوں پر جان کی تیرج خلقی نہیں جانی

ہی نازک و ست قاتل تو کمی نہ تہ اسی

یکمی زبون جو ڈاک طور کی تعلی کی

فرغ ہر عارض سی سا رہ نگیں ہے

کیا کار خطوط جامہ

خدا کی وہی ملازم

وہ شمشاد شانی ہی چھراوی

ہولہ صفحہ شین گن پر نور موسیٰ

نہیں کم و کمر ہی ای حیدر

سحر کیا کیا بہا عیش باغ انکھنیں

وہ گل سی گل نہ گرس سہی کدین

پریشانی ہی چچ و کبکب شفقہ عالی

بدن پر ٹھیک مثل حق قباہی

غل و زنجیر کی غل نی تیرج

لبوں شاخ مرغان آج خیمہ

پیالی کی عود بچھو زمین

بلا سو واز لفت یار کیا سر پہ دانی

کیوں بسا یہ ہو قد قدر احمد سب عالی

بہا آئی ہی چھوٹے خون و ہوشم

اووہٹ پرسی پانی لاکھی کی لائی

افس کی بعد بھی شوق شراب پیکانی



فراق با هر ویدین سینه ساعد پر گل کسا  
 خنا کی طرح عشق نه خطان باین گویا  
 به پای میسکیده و شن فروغ حسن ساقی  
 توشه دین شته تفرکان پی تاج دل آبا  
 هری هی با خط سبزین کشتن گویا  
 لگی هی بر مرقا نسی جگر می شکست و کم  
 و فو رشک سی هی بر چشمان عشق کی  
 حد پر تیری آمد کا نیکو نگر منتظر دل هو  
 ر با اسامی مسمی مرگ مرغ دل نهین تیا  
 خطره میر می بت کا نیکو نگر آشیانه  
 گنجی بهن سر کی شادابی و رخسار گنجین  
 لعل و چاه هزاره کاتری تلوار بی تامل

دلالتی مستعدی چیده بونی آبا  
 بسان سبزه نوبته حسن آبا  
 کدو سبزه کدو کدو کدو کدو کدو  
 بهار لعل اسید سبز پامان  
 زخوت با بلی می نیم شکسالی  
 مری نهون مین شیر بادی شیر کالی  
 کمی با زبان حمت کی شانشی  
 قیامت لکدن ای قند لکیر آبی  
 بلای جان جگر کاکه کاکه کاکه  
 های مغفرت کا دامان وینی کی کالی  
 میستی می تو لکون پھر جوی سنبالی  
 سنین شیر شیر سبز ای کی آب پستان

سحر اعدای حیدر کا بهی کشت و نون

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

[illegible]

کافروں کی ہمتی سے بھی شہزادوں نے  
 بی نور شہت ہی رخ انہیہ مانا ہے  
 انک بال کی گہری چو شہنشاہ  
 بیٹ آئینہ می جو ہر آئینہ ناف  
 میلی ہی چاندنی تری شوک صفا  
 وہی بین ہونہ ان رخ چو شہنشاہ  
 تو شہزادوں کی ہمتی سے  
 شہزادوں کی ہمتی سے  
 تیغ ہلاں پہنچے شہزادوں  
 بران کی فیض سے بھی  
 عاصی ہین ہم تصور نہ ہو  
 بیا چشم ہون مجھی نور و معاف



میشد قلم مرعوبی هم سر کی بل و  
آتش آتش و شعله های بولی طهارت کویا  
کسی زمین زمین کسین کسی کسین  
چرخ زمین سی شیشه یعنی روان کیا  
آوارگی بین صاحب برون ال  
دشوار کیا بی و سکی بان که کاو  
ای کو کین مجبی دروغی بی تنگ  
مضمون در کایه کینانی بی غن  
دیوانگان عشق کی سایه سی بجان  
با عود است یاری ال شاد کویا  
نوازش تی ساید بیت بی خوشها  
تیری سی چشم و کلبان بطن ناکان

مضمون ای بیرون و شعله های بولی طهارت کویا  
سید ما اندر بیرون کسین کسی کسین  
خار و گدازای خوشی و بیرون کسین  
روزان کسین و شعله های بولی طهارت کویا  
بیرون کسین و شعله های بولی طهارت کویا  
نوازش تی ساید بیت بی خوشها  
دریای و شعله های بولی طهارت کویا  
ای بان رسم و کسین و شعله های بولی طهارت کویا  
پیان شکین و شعله های بولی طهارت کویا  
نشا کسین و شعله های بولی طهارت کویا  
کسین و شعله های بولی طهارت کویا

کیا و شعله های بولی طهارت کویا



کجاست سر نهنگ لیکتی و هرج و مرج  
 کجاست سر نهنگ لیکتی و هرج و مرج  
 صداع عشق کاکل لکلی می که نمین  
 شجری بی شکایت زمین و بی سطر حکا  
 لکاهی یار کی قدیونسی عبادیسی  
 بلال باغن مہوش نوی ہین اعلیٰ  
 کلین جہر و بند نہی تری بیل

کجاست سر نهنگ لیکتی و هرج و مرج  
 کجاست سر نهنگ لیکتی و هرج و مرج  
 سو نگاہ و ہر آن  
 کجاست سر نهنگ لیکتی و هرج و مرج

جلتا مہر و ہر آن  
 خانی چہ روشن چہ خوشی  
 اوڑنی با قوت کا رنگ دیو ہر آن

کیا ہی پان لاکھی فی دل خون ای سحر اپنا  
 جلتا ہی گھر مارا آتش با قوت احمد

ہی جو ہر کا ابرو لین و تن و تن و تن  
 تن و تن و تن و تن و تن و تن و تن  
 خط و قطر اسخ دندان است شیرین  
 رخ و ابرو نگہ عقد و نشان ہی شوق

تر و خوریز تری ہی ہی ہی ہی ہی  
 سمن ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی  
 زردی لہری ہی ہی ہی ہی ہی ہی  
 تو ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی

ای خدیوای ساینی شکوه و قیام  
 او را بنود و غم و بار و وقت گاهین  
 آنکه در گداز می رفت ساقی نوشین  
 بشیر کی جب چو طبیعت بویگی  
 دماغ و دل پشیمان می آید  
 تری میخورد آنگه بون اوتاری می

نور فیر باد و آفتاب در پیشانی می خیزد  
گوازی پیچیده پیری رخ و زینت و آرایش  
کونک می طرب چون انوشیروانی می  
طلب کنی این قند می صحرایی  
خیال شکست نمی رود سیاهیل می  
گل بادم می بود می بوم می جگر

سحری چشم پر آبِ دل سوزش طلب ہے

سدا بشری کی گہری سمجھوتہ

جہاں آئی تیں تین مہرے ہی سہی جہاں  
تلمیخی شمع سی نہ عنایت نجات کی  
کیا بات آپ کی لب شیریں کی بات کی  
آیا بھی تو گلی ہن بے ساری اس کی  
پایا نہ خط سہی شان ہاں تنگ

ہر اس ہی مہر پہ پہنچا کہ جہاں کی  
کوئی گویا کہی تھی نہایت کی  
پہٹی جو بات ہی ٹولی تھی نہایت کی  
عیار میری تھیں عجیب فی گہات کی  
بتلائی راہ خضر فی آب حیات کی

کیا نو کر خواب دیدہ جسم کو آہین  
 سیر خوش و لاسی اوتار  
 اون پر یون کیا آہین دیوانہ شرم  
 ہر گل ہی خار خار خزان سی جگر کا  
 شیرین ہی بوسہ لب نشین سکی کام جا  
 طاقت بخش دولت دیدار گنج حسن  
 ظلم و چھاسی اکو معشوق جمجم  
 دندان مصرعی انت ہین آبلان ہی شد  
 تا چند ای تبان شرم پیشہ شرم شرم  
 بیخود ہون یا وعارض و کامل ہین شرم  
 آیا نہ گھر ملک مری غیبت پری  
 مستی عشق چشم و لب خط و حال  
 زاد نہ منع کو ہین شرب مداہم

بود کی جنت فوجت موشک میان  
 یہاں سب سے ہی برات انال شجاعت  
 امید ہنسی تھی گدا لہر بہت کو  
 دیکھی بہار اس حین بی تباہی کی  
 لوز زبان فی پانی حلاوت نبات کی  
 کب سیتن معاف خدائی نہایت کی  
 کیفیتیں صفات نعلی ہر ہین ات کی  
 گویا زبان بنائی ہی شائع نبات کی  
 حسرت ہی بل ہین اک نگاہ التفات کی  
 دن کا ہوش ہی خبر مجکرات کی  
 پھونکی فتنی نقش جبر حاضرات کی  
 اوڑتی ہی خاک کو ٹپ نہیں سبکرات کی  
 پانی سی زندگی ہی نہر ان حیات کی

مرا بھی آسمان پہ چکرتا نہیں کی  
لکھن میں صفت اوج خطا و لغو  
مستی میں جلوہ گر لب بخشش یار

کیا خوشی آج سیاہی ہی رات کی  
از مشاکر سی اور مرکب و دیانت کی  
انست نقاب ہی رخ آبِ حیات کی

اوس مھر چرخ شرع کا انداز ہوں  
خلقت ہوئی ہی جسکی سبکدوشی کی

زندہ ہی منہ لب پہ آہ سہرو ہے  
مطلع پیوستہ ابرو میں  
ساقیا آتی بہر سار میکش  
جو مصائب میں پڑی ہوتی  
یارِ جانی ہی جی کتے ہیں دل  
اسی جنون بخشا عجب ملبوس خاص  
شعر کتا ہوں ہوا سی یار میں  
تاک چکی پیش روی یار چاند

تو نہیں پہلو میں لیں دروہ  
مصرعہ پر حسب تہ قورقو  
ابر چہرہ سایا ہی ہوا سی سرو  
پیش از یار چہرہ دروہ مرد  
موسم غمخوار ہی ہمدرد ہے  
رخت عریانی بدن پر گروہ  
جو ہی منہ منون گنج باد اور وہ  
چاندنی افشان کی آگ کی گرد

دو قتر خونی بین تیر و قوس است	حق فی بخشی سجود کیا فی کی شان
گرمی با بالیہ سنت سر و دست	مضر خونی مین حصول حسن گرم
بانغ مین ٹھنڈی بہار پو پو پو	گرم تر ہی حسن و زافزون باق
آتش گل ابلاب سی سر پہ	بلبلین کستی ہین بابا لنگ تنک
نیلگون بوسین ہی نگار سر و دست	سیو قی ہسکی ہی لالہ و غنہ
بہیم حوت بیو فابید رو دست	رحم کیا عشاق پر آئی او دست

وہنگ بکڑا رفتہ رفتہ امی سحر

پیش ازین آمدتی اب او دست

اک بدر پہ ہی جلوہ گرئی بلال کی	ہنسی یاب رویشی رخ بیشال کی
صورت کوئی نظر نہیں آتی حوال کی	آنکھو نہیں جان ہی سی شفتہ حال کی
دولت تجھ ہی انی عطا ہوا کی	افزون ہی محرومہ سی تمی جمال کی
حالت ہی غیاس دل شفتہ حال کی	الفت مال جان ہی ہی مال کی
رنگت ہی ہسکی سرتی ہی ہسکی مال کی	اسد رجبہ لی شوخ ہی مغل سگی مال کی

شوق بی برقی ہوش مند حال کی  
 بینی پر کتب و سیاہی بخال کی  
 ہر شے کی گیندیں ہی اس شوقیہ حال کی  
 ہم گدڑی میر سچا طلب سی سوال کی  
 موزوں قطع ہر شے اور نونہال کی  
 کیا حادثہ اسکی مصحف کو خال کی  
 چھبانا بعد قتل بھی قاتل تر سنگا  
 یوسف ہی حسن تو ہی رہیں کلیم  
 نہ سہا کیوں نہ تو جو ہے اجمال  
 وصف کہ میں نے لگی شوگانیاں  
 ہوتی اگر نہ داغ تو دیتی بہت  
 ہی لمبیں و ضبط افغان کیا پائین  
 خمیانہ فراق فی تور اہی بند بند

کشت حیات اہل فطر پامال کی  
 گلہ نہ تہ حرم یہ ہوتی جاہل کی  
 چشم سیاہ شوق میں مہر غزل کی  
 و لگو نہیں تباہ تہ ساری حال کی  
 کہانی ہیں قد کی قسم موچال کی  
 تفسیر فی نقط ہی خط ہمال کی  
 ہر پوچھ گلیوں کی مری ڈھال کی  
 جامع ہی تیری خات جال حال کی  
 ممکن نہیں تفسیر عہد المثال کی  
 بار کی بن کہیں تھی ہمالیہ کی  
 کب بھی نہ بدلیں گویں گال کی  
 تکلیف کیا ضروری مر حال کی  
 مستی تھی میٹھا شراب حال کی



نیز نگ کارخانہ دنیا ہی بی ثبات  
 حسیب اپنی خوشی ہی دلیل  
 رنگین ان کی دست خانی کی فریضی  
 آباد مہنی وادی مجنون کو پھر کیا  
 جس سی لڑی آکھ چھسا اوکھ  
 ہی گرم خندہ میری مہر پروہ گل  
 آنکھیں خجانی دی ہن پیڈ خوب  
 دیوانہ عضو عضو پہ ہون غیرت پر  
 محشر میں خرویدن ٹھوگا وہ روڑ  
 فانوس سی ہوشیہ کی افزو وروشنی  
 ورتی نہیں خجانی تباہ ستم شعاع  
 توبہ پہ توبہ ہی تو گنہ پر گناہ ہے  
 گو ہوں فقیر پر نہ کھلی لب طلب

ہستی ہی اک مظلوم خیال کی  
 اشیا حصہ یہی ہی صوبت کی  
 پیدا ہوئی عبیر میں رنگت گلاب کی  
 جاگیر پھر جنون فی ہجاری مجال کی  
 رکھتی ہن رسی شرم کی ترکیب طالع کی  
 تاثیر آہ میں ہی صبا و شمال کی  
 تقصیر کیا ہی مہنی اگر دیکھ مجال کی  
 کیونکر بائین لون تری بال بال کی  
 گواج میری خون کی دیت پایاں کی  
 پردی سی قدر ہستی صبا حجال کی  
 ان غافلون کو فکر نہیں کیا کی  
 قوت ہوئی ہی سلب مگر انفعال کی  
 مٹھی مایم بند ہی دست سوال کی

آنگاہ کب ہی جزو دل تو بشکون کنی لذت پس لٹا جو ہی افعال لی

صبح و وطن سیاہ ہی غربت کی شام  
یاد آئی سحر بلا ہی خط و زلف خالی کی

ترکیب بشر کی عین شر ہے	شر جزو اعظم بشر ہے
منظور جو اوس صنم کو بشر ہے	اپنی اللہ پر ظن ہے
دل ٹکڑی پڑا بلکہ جگر ہے	نخل الفت کا یہ ثمر ہے
کیا غم ہی صنم اگر ہی غافل	اللہ تو حال سی خبر ہے
بیتابی دل کا کیا بیان	سیاہ ہی برق ہی شر ہے
مگر کان ابرو سیاہی چشم	خنجر ہی تیغ ہی سپر ہے
بہیشل ہی رومی روشن یا	نایاب وہ نازنین کمر ہے
سنگ مر احاط دل وہ بولے	بیہودہ بکونہ درد سر ہے
سپاہ کنطرح دل ہی بیتاب	کیا سبزش ہجر سیہر ہے
چیچک کی نہیں ہین داغ مند پر	تارون کا ہجوم چاند پر ہے

افشان نهین ابرو و جبین پر	تا تی زین بال تی کمر بست
گرد پس کاروان بزم ای روح	ولیب آما ده سفر سب
مستی بشباب ای گل اندام	مانی شیرین و دوز بست
یا درخ و زلف مین مین چون	کیسان مجبی شمار او بست
دن کی هی خبر نه رات کا بوش	دوه غایت و دوه کله بست
او بختی کس سی مین ناز حیا	ای کمان مانی یه جگر بست
وحشت مین بهائی مین یه آشو	اکو سون و اما ان وشت بست
بنیچسا مین مین فقیر بو کر	تکیه اوس بست بو ناز بست
رکبه یا و نیکه ای دل زار	بنی یارسته نهین ت بست
اوسکا دل سحر نزم کر بست	ای آه جو تپه مین کی پاد بست
کس مرتبه شمع هی و عیتا	آیا شیب بادی گریست
رخس یه کا گھڑی گھڑی پی لب	به دوم سو آسمان اوش بست
اکتای کرای چپ تی ازا کر	جیانی و و کنج ریا کج بست

کے لئے جس کی سحر بادی ہے

پیش یہ حجاب طبع کرتی

اور اپنے غور و فہم کی سحر ہے

پہ پہن تاج سحر ہے

کیا عشق کی راہ پر نظر ہے

کیون تمہی گریہ سحر ہے

بجلی کی زبان پر اسی سحر ہے

بدلی تین چاند چاند سحر ہے

چشمک من آفتاب پر ہے

پر نور و فضا ہی رکھتا ہے

بہ فترہ ستارہ سحر ہے

کیا مال بقیہ بد گھر ہے

لازم مری آہ سی حذر ہے

روان ہی جبرست آہ یہ سحر ہے

چوچہ کا مٹھی پہ بندو گھر ہے

سہم عید ہی صدف سحر ہے

دیوانہ تر ابھون اسی پر سحر ہے

سواران غمی یہ آہ شعلہ افیلان

اوڑھتا ہی دوپٹے و سخی و

سباغ ساقی کی کاس سحر ہے

لہو ہنسی من مہر غافل

خاک تیرا سپید و سحر ہے

کھانسی جوہر ہی ہو منت مال

بجلی جون رقیب و سحر ہے

اب تک لذت بین پرست	اللہ ری بسے کی حلاوت
مصری ہی قند ہی شکریہ	ہر بوہ لب ہی روح پرور
شامین گنہگار تیر پرست	ادنی ہی شکار طائر جان
نمنچون کی گروہ میں شست درت	مفلس کوئی گلبدن بکریا
مخل غبار کی سر جو تیرے دست	راحت وہ موزیان حسین ہین
الک و امین یہ مجھ بھی ہے	سرونی مین کب ہی دیر قاتل
پرفورٹ و غریب سی گشت	اللہ اللہ تجلے حسن
بجلی ہی جوشکات ہے	کو کب یوارون کی ہین وزن
ہر دم اعمال پہ نظر ہے	آنکھوں سی وان ہین اشک حشر

ہی دشمن جان سچ اپنا

جینی کی امید کب سحر ہے

خاک سر زینبی و آتا پس یوا کوئی	حال کر تیرا نہیں ظالم سی اٹھا رکھنی
کتنی دیر تو رہتا وہ گزرتا کوئی	کہہ بھی صبا کو کہہ خبر دار کوئی

نهنگ کشته و بختیاری می نماید  
 تا ششک بوی شومین بیاورد  
 که مباد از غشک گل ای بوی  
 صدت و در بدانی می بچرخد  
 ای کاش بوی گل بود تو نیست  
 نه بوی شومین همی بوی بیاورد  
 و بوی شومین در کان نکاو اورد  
 یوسف آجا تو بیاور یوسف آجا  
 لوگ ششک بوی بوی می بچرخد  
 ای دل از بوی دل کی شکست  
 و در می نکشود که در نه چرخش  
 و بوی دل و بوی ششک و بوی  
 نه بوی دل و بوی ششک و بوی

[illegible]

تو ساقی ہو کر صافی ہو جاوے گی تو	یون ہی ہو رہی ہو چھوٹی ہو جاوے گی
پچ میں نہ لے جانے نہ دشمن کی	پس باہر میں الٹی نہ کرتی نہ کوئی
کہتو قاصد کسی پر دین کی غلطی	طالب غلو کسی سے ہی کہہ کر کہی
نہ دل میں جا کی نہ جلا غیر کا گھر	کر تھی تائید میں آہستہ یہ کوئی
کیا اوکھتی ہو جا رہی دل سودا کی	جاؤ دیوانی کی نہ لگتی شہ کوئی

یارنی قول کا چہلہ نہیں چھٹی جی سحر  
یعنی اب وصل میں باقی نہیں بکرا کوئی

نوح سی پر وہ جواوٹھا تو قیامت ہو جا	ملوہ گریسا منی ات کی تہت ہو جا
ہو وصال علیج تہت ہو جا	روک کس کی گنتی تہت ہو جا
قتل عاشق ہو سزاوار شہادت ہو جا	جب علم تیغ ہو گشت شہادت ہو جا
وح می صحت ناطق کی شفاعت ہو جا	شوہر ایک مر آئند تہت ہو جا
جی اوٹھوں آ می منزع جو وہ شکست	سوریل یا نہیں آ پائت ہو جا
کب ہی آرائش ظاہر کا وہ کلمہ محتاج	جسکی اندام سی شوک کی نیت ہو جا





کیا نازک ہی اگر قصد ہو گلزار کا	ہی خناسخ کند دست کی لبت ہو جا
کسطح حال دل از بنیاد پایداری	لب اگر و امواج باکو و ہر گشت ہو جا
شان خالق تہی می حسن علی ہر کو	قد منع سبب بی زینت ہو جا
کیون انسان کو مسخر کر می ضربا	طلول سبب سی تو حیوان کو محبت ہو جا
مثل ساغر مجھی جگر ہی مدام ای بند	وخت زیناک پر چرخ مجھی محبت ہو جا

کیا عجیب آنح سنی و نرغ کی بچالی و حج  
 جسکی ارشاد سی خورشید کو زعت ہو جا

کسب نیا کرین جو رخ بی نقاب	نور از این آنکھ نہ آفتاب
چمکی جو صبح چہرہ انور نقاب سے	حدیث از آفتاب کھائی حجاب
نکلی جو منہ وہ چاند سا از نقاب سے	صورت چہ پای و ہر زای سحاب
محفوظ کر ہی صند سنگ عتاب سے	نازک ترا با شیشہ نول ہی حباب
ہی جوش اشک چشمہ چشم پر آب سے	اک بکتر مع زن ہی میان حباب
قاصد جو کامیاب ہو خط کی جواب سے	ہمچشم ہو ہمیر صاحب کتاب سے

فاسد جو خوش گری ہو	پیشانی پر ہر جا کرب
برائے کیلک بنیاد ہو	پیشانی پر ہر جا کرب
جو تیرے ہی کس سے ہو	پیشانی پر ہر جا کرب
نوشہ فزون ہی جو کل اندام کا	پیشانی پر ہر جا کرب
درد و کھار ہو جو سب شہر کا	پیشانی پر ہر جا کرب
جو ہر درد تو شہر کا ہے ہی	پیشانی پر ہر جا کرب
ہی آب تن و شوہی بیدار	پیشانی پر ہر جا کرب
آئی جو قبر عاشق بیابان	پیشانی پر ہر جا کرب
آسودگان خاک کی چست	پیشانی پر ہر جا کرب
کروڑوں ہنسی مند و دانا	پیشانی پر ہر جا کرب
گر مراد ہو گروہ و قدر	پیشانی پر ہر جا کرب
یہاں ہر گونہ کی گئی	پیشانی پر ہر جا کرب
ہر مہر و شہر چوڑائی	پیشانی پر ہر جا کرب

فاسد جو خوش گری ہو  
 برائے کیلک بنیاد ہو  
 جو تیرے ہی کس سے ہو  
 نوشہ فزون ہی جو کل اندام کا  
 درد و کھار ہو جو سب شہر کا  
 جو ہر درد تو شہر کا ہے ہی  
 ہی آب تن و شوہی بیدار  
 آئی جو قبر عاشق بیابان  
 آسودگان خاک کی چست  
 کروڑوں ہنسی مند و دانا  
 گر مراد ہو گروہ و قدر  
 یہاں ہر گونہ کی گئی  
 ہر مہر و شہر چوڑائی

زاد و بشت مین می این  
زینا کیست نه ترستی  
پر تو فکرم چو او سکار  
شیطان کطرح عبسی  
هی بی ثبات نگزین  
اس نازکی سی  
جانش هی بهار خط سبز  
ای سر و قدرین غنی  
مصراع قدر و مطلع  
جانسوز تر هی  
چترتی برین چهل منہ

بی خاں  
کین آب  
آب شعلی  
نکیزین  
جواب  
سخت  
خال  
وان آفتاب  
اک

یار نب مین نبوت کی سحر کلمہ

لمجائی خاک خاک و روبرو تاب

— 15 —

100

李元

مجلس شورای ملی

عبدالحق بن محمد بن عبدالحق بن عبدالحق

عاشد الربی سحران سلویم

کتابخانه

میں نے اس کی بی بی کو دوسرے

تجدید و ترقی

وقت پنجشنبه ۱۳۰۳

یہ سب کچھ دیکھ کر ان کی دلچسپی بڑھ گئی۔

فکر و تدبیر و تامل و تفکر

جو قریب کلائی ورنہ امام میم

میں نے ان کو دیکھا ہے

ابو عبد الله محمد بن ابراهيم

---

نہایت حکیمانہ اور عظیم

ابن خیر و بقی خدا و علیم ہے

تجربہ بیان ہوا کہ مہر شصتی گھنٹہ

و این خبرین بر پهل ویم  
و در کتب و دست نوشته ها و رسم

ما کہ اگر مشیت علیہ السلام ہے

۱۵۰ (۱۵۰) فون

می گل دہریج بھی بادِ عقیم

ہر دماغ پسینہ رکھتا ہے

ماہنامہ نیشنل فیکٹری

پہلو سی اوٹھ گیا ہی پو  
 ثابت قدم ہی سوار محمد  
 اک شعلہ روسی ہی  
 اک بوندہ می کوہ پیکر سکین پو  
 اعمال گرچہ بدین نہیں منفرت نہیں  
 خالی مکان گوشہ دوزخ سی کمر  
 ادنی کا بھی وقار بڑھاتا ہی تر  
 روتا ہوں کسی گوہر زبان کی  
 سودا ہی لبت یا دیدار و رہی اکشا  
 کیونکر نہ دل ہو سنی مانی لاج  
 کیا خاکساروں ہو پری پیکر و ملک  
 ہر دم ہی مستحق پی تالاج ملک

بی خاں  
 حیات چرخ کی  
 ناصی ہونچند اتھو غنہ الیچ  
 سو فراق یاد اب الیم  
 پشمال شاک و کاش  
 ویش مجاہد منشاں سید و جبر  
 خالی سہمی آتش کی کوہ دولت  
 شرم کا این یاد دشت موج غنیمت

مطلع پیر پوہل کی توانی و توانی

<p> سجده اول من ترا ماه نام  دست منی لای علی سوره اعراف  کعبه منی قمری مراد و شکر  و من فی القاب بالای بامر  ایک سیه نقاشی لاله نام  کتاب بخوبی مرشدی در آثار کافر  آلوده می و لب اعلی نام  نیم بن حریف و آیت علی نام  گردون پادشاهی بی سیه کافر  زیر و زبر جهان بود و طریقه نام  پیون کاسه شیشه و الی نام  کنده نگین صاف و عیان کافر </p>	<p> سجده دوم من ترا ماه نام  دست منی لای علی سوره اعراف  کعبه منی قمری مراد و شکر  و من فی القاب بالای بامر  ایک سیه نقاشی لاله نام  کتاب بخوبی مرشدی در آثار کافر  آلوده می و لب اعلی نام  نیم بن حریف و آیت علی نام  گردون پادشاهی بی سیه کافر  زیر و زبر جهان بود و طریقه نام  پیون کاسه شیشه و الی نام  کنده نگین صاف و عیان کافر </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عالمی کشتی تر

تین قضا محارری سر

رخشان چین یار پر افشین

ناجی ہی جو وصی نبی کا غلام

ہی تیرا چشم کو پرکیان ہر کشت

جھکو جلا ہی ہین قیسان ویا

جہکتی ہین گاہ نشہ دین گہشت بہشت

رکھتا ہونین میر دم و نامسی التماس

پوچھو تو منکرین امامت سی اک ذرا

مجمع مکلفین کا بی پیشوا رہے

نص سول و حکم خدا سی میان خلق

او سکی سوا جو شور ہی گناہی صنوعی ہوا

ای مرغ صبح ہجر کی شب بھین کی

کجا

تین قضا محارری سر

رخشان چین یار پر افشین

ناجی ہی جو وصی نبی کا غلام

ہی تیرا چشم کو پرکیان ہر کشت

جھکو جلا ہی ہین قیسان ویا

جہکتی ہین گاہ نشہ دین گہشت بہشت

رکھتا ہونین میر دم و نامسی التماس

پوچھو تو منکرین امامت سی اک ذرا

مجمع مکلفین کا بی پیشوا رہے

نص سول و حکم خدا سی میان خلق

او سکی سوا جو شور ہی گناہی صنوعی ہوا

ای مرغ صبح ہجر کی شب بھین کی

سوی کا پناہ دینا ہی سہی سحر بیکان کا جو درخت

کاشت کی سحر و ایلار تیرے ہاں

غیر سلطنت قافیا عت میں گزرتی ہے

کیرن بان پشہ کی شدت یزول

کو پی مین میری پیٹ شیریں کلام

جی دست خال مالک کا کل دراز

نام پیش کشنت سی بت غنچہ لب جی

ورفتوں کی حلقہ منہ نگہ کی ہر آشیان

مقبول بابگاہی اٹھا کسارتین

بیت انہم خیال تباں نلکی است

زلفہ خدایہ تجھی ہرین انچہ نواز شہ قضا

چمکی تجلی نہ روشن سی لہف یا

رنگ سی سوا پیر شہ دیدار محو لہف

گہر و گہر محو کورتی سلام

پہاں ہوشیم لہق سی گرفتار نام

سج سالکو کا لول ہی سی حرام

بازار مصری بھی فروں ازو حرام

یہ قصہ مختصر وہ مطول کلام

ہی تنگ تر و ہن میں جابی کلام

سیا و لاکھ اسیر ہرین راکت ام

انسان کا ملک سنی وں اختار

دل خانہ خدا بنی و کجا مقام

دوشن ہرین چراغ و والی کی شام

روشن چراغ ظہور غیبی بت کی شام

صدا کو صبح سی کہین محبوب شام



<p>ابرہہ و ذوالفقار کو قیامت کا          قدرستخیر خیر قیامت کا          آواز اور وہ ایک کنیز ال غلام          کتب تجبیبی کتاب کو تشبیہ اس          یہ پیروان شیر ذرا کا مقام          اس میدان میں شیران کا قیام          تصویر چاہے تخت و تاج سیام          سپہنوران کو اک بوشین سیام</p>	<p>جنت میں یہ جہنم کی لاش کیا          گلگسی لبونہ ہی نگہ سی کی          دعویٰ آویس سون سر و چون کیا          گرمی تو ہی نہک سین بازو این          ہی ہیرا کو شوق سرور باہمی          ہر روبرو دشغال سمجھ کر مرقی          پتلی کا عکس نان صنم میں ہی جلوہ          افشان فی حسن لبت کو چمکائیں</p>
<p>حور و قصور حصہ زمین اپنی زمین ہی تھر          مولانا ہمارا فاسم دار السلام ہے</p>	
<p>نقش گویا نگاہی دیوار کے          دیکھ پتی تیری سو غار کے          گل کی پہلو میں ہیں کوٹلی خار کے</p>	<p>پاگل ہیں محو حسن بایر کے          کشتہ ہیں عینی نگاہ بایر کے          قرب و لبر تک ہیں جورا غیار کے</p>

کوئی تامل مسلح قنطاریت ہے  
 تو مری چوہو نہیں گرا تا نہیں  
 پختی تاکلی کی بندھی دین بست  
 شمع تو ایجان ہی پروانہ بین  
 دلو لائی پتچ میں چوٹی تری  
 چکپان لین لین الی سٹین  
 ہو جو گرم فی نوازی وہ پری  
 شمع آواز سی سوزو گدا  
 پانی پانی سخت جانی سی نہیں  
 دافع ہی باغ محبت کاش  
 غازی کستی میں گل ہوتی نہیں  
 منسل کل آتی ہی افروز گدا  
 غنچگان خاک کی کستی میں نہیں

برو کستی میں گل و دیار کے  
 ایچ چھو ال پی گلی کی ہار کے  
 پھٹنگے دوزین یزار کے  
 صدیقی تیزی شعلہ خسار کے  
 بن اونٹانی طرہ طرار کے  
 گل گشتی عقدی تمھاری پیار کے  
 دل جدائی عاشقان ہزار کے  
 فی کوہ سیتار کی منتھار کے  
 آبرو ہی ہاتھ تیغ یار کے  
 چھالی بین اکو اس گلزار کے  
 قریفاس و بروز دار کے  
 وایلی سودا می لٹ پیار کے  
 غنچ زنجیر کی جھنکار کے

<p>شام ساقی بزمی خندان بر طواف جوان و غنمی ہر بار نچر ہوئی مشتاق تلوئی خاک</p>	<p>ایک عالم کو پریشاں کر دینا رحم آئی یاد کو یاد جان بجا پھر کالی پانویں وحشت لی تھی</p>
<p>باز سحر اس بحر تھی تھوڑا سا اور موتی لانی مٹھائی مار کے</p>	
<p>چشم زلب کی کاکل و جھبک دل اوٹھا تانی سی تکرار کے داسی گل ہاتھ میں ہی خاک فیصلہ اب ہاتھ ہی تلوار کے ہیں طلائی جوہر اس تلوار کے پہنکے دان تو نہ موتی وار کے حیرتی آئینہ رخسار کے رگ کیا سایہ بھی بہت در کے</p>	<p>شبیختہ بین ہم انہیں دوچار کے لطف بین انکار میں اتوار کے پھول بہن دون پر و اس گلزار کے ٹھہری قاتل سی صفائی بقتل حسن ابروی کج نشان سی بڑھا کیجی لعل و سکی ہونٹوں پر شا چہن گیا دل ہلکسی نمہ ویکھ کے تھا سواد دشت و حشت گریہ کے</p>

کیون پریشان ہواں اجڑا سی خوا	بول شکستہ بین ہی زلف یار کے
نہیں کہاں تو پتہ را شکوہ کہاں	افتہ ہے باور زکرا غیار کے
آگ دیوان میں لگی گرمیوں قہر	ماجرے سے سوئے فراق یار کے
نوک کاک آتش فشانہ میں سے	کام موسیقی کی منقار کے
کیا کالین اب نظر باہمی کی را	بندہ وزن تک ہوئی دیوار کے
تجھ کو چینی مبارک جمہ غیبر	سنگی پتہ مجھ کو کوئی یار کے
وہ مل جاناں ہو گیا جواب خیا	بہشت سوئی دیدہ بیدار کے
نسے میں بھی ٹنگی ہی سوئے اور	پہرہ یا مٹی حسرت دیدار کے
کہتی ہی قاتل کی وزیدہ کھا	سینہ چھانے عاشقان زار کے
کہتی ہیں قصہ پرسی کو منفصل	ناز تیری شوخی زقار کے
روح کو لاتی ہیں ہر دم و چین	زفر می پازیب کی جھنکار کے
راہِ خاطر وادہ ہواشت بین تھے	بوجہ و وھری جتہ و دستار کے
جیب ہی دست چمن کی پیش	کہانی دہن حوالی خار کے

<p>اون پھر آئینگی وصال یار سے آپ سہا تیرے سب کو مار کے</p>	<p>ہجر کی شب دل کو بہلاتا ہوں یوں میری قاتل کا لڑکپن دیکھنا</p>
<p>خون کی پیاسی ہوئی وہ اسی پانی ہم مٹی تھی جنبہ وار کے</p>	
<p>شعلے سی لوگانی ہمیشہ دہرائے شعلے کی گرد و پیش پشیمان ہوئے ہم شمع سان جلا کئی آفتوں کے پیر مردہ دل جو بونہر کھلتا آئے پہنان گجاہی وہ پری شل جان پروا نہیں بلاسی پھر آسمان قاتل کی لہریں کیوں ملتی تھیں جنبش میں تلک کہ بونہر دہرائے کاہل شمع تلک طبع و شمع نا تو ان ہے</p>	<p>اوس شمع رخ پہ کاکل غنبر نشان آشفتنہ رخ پہ کاکل غنبر نشان کرتی وہ بزم غیر میں شب گریبان کیا صدای جبرین جی شادمان پر دیکھیں جن نور مجسم نہان ہے بس ہی گروہ رشک قمر مہربان کہنے و نشہ نوشی میں گلستاغ تیغ مثل جبریل ہی غموشی محال ہے و لکھ خیال میں کمرین ہی چرخ تواب</p>

پیر یی زنی کلو حیرت عمو شبان  
 القدری زو آتش فرقت که برگ  
 مثل سیر مرغ بین صحرایین شیت  
 یوسف که بی که بی رخش شب کیا زیال  
 بی بی و بخشن بی آشنا دران  
 راحت کلم اس پرین شین کاغذ  
 ازار ازار روزگار بیانی شته چنان  
 میزان امتحان بیخ لیمای که می جوین  
 کابینه گی پرخانی لنین کاوشین  
 و یکجا جوین تنه نگاهون سی یار  
 واکر یون چاک چاک هواون کوهیک  
 عشق شوره بین یک باره کلو خارخا  
 یسان کا محرمون پر دنا جون باور کوه

لعلی کویا که بی غمی حبیب جوان  
 سوزان لبان شمع مری استخوان  
 اوس گل کی جستجوین بی هم جهان  
 چاه و قناری خال یکیا کیا گمان  
 کیو نگه ز اپنی شکاک دریا جوان  
 دستان بی بهار مینون خزان  
 یوسف سی بی سوار قیدی شیت کرا  
 یوسف سی حسن یاکا پیکه گران  
 جتنی سبانه تنی می ل پر گران  
 ووتیک بهر قوی بی بر چپان  
 محفوظ ما بهتاب سی کیو نگه گمان  
 کانهون پر لوتی بهای گل جهان  
 حرارت بی شعلی بی بحر آب جوان

کمانوں پر ہم فراق میں طعنیں ہی	مصر و سیر باغ وہ سرور بادشاہ
لاکھ امتحان پہی پہی ہاٹنوں کی	کتنی گمان بدی پہی بدی
اس حسن بی ثبات پر غنچہ پرت	دو چاروں بہا کل

یادِ سحر کی سر پہ سلامت	فرمانِ روا جہان میں
	نہیں تاجہاں

سیر کو آپ جو کھولی ہوئی گیسو نکلا	کھنسی بل سنبھل چان کی لک
یہ نہا کیا فقط آئینہ زانو نکلا	صاف تر آئینہ محی لڑائی
زرد مہون گل پی گلگشت اگر تو نکلا	سر و گز جبین اگر ہو کی لب
مار رہن سی سوا یا ر کی گیسو نکلا	جنگلو ابرو و بفر و بھی
مالیان پر گنیں خساروں پوئی نکلا	شمع کی طرح مری گھر
تیر می آنکھوں کی طرح گردن و ستی نکلا	کسطح ویدہ آمودین
کون رویانہ شب مہر منجالت نکلا	ویدہ روزان و یواری
واہ کیا لطف ہی افشالتی ہی نکلا	اسی پر ہی ہر شے تانک





مجھ میں اور یار میں لڑائی

آنکھ کیا باری لگائی ہے

کس طرح آستین کا بوجھ اٹھایا

خود بخود دل جو ہی پا اٹھایا

نالہ کش زیر خاک گھسٹا ہوا

روز و راک کا خون کرتے ہو

سری پاک نگہ پھلتی ہے

جلوہ رخ دکھاوی می یوسف

جب سی یہ دل صنم پرست ہوا

دل پہنسا دام زلفِ جاناں میں

یار بیکانہ وار رہتا ہے

دل لگا یا ہی اوس سی اب

تیری دیر کی گدائی امی شہر

آج اغیار کی بنائی ہے

جسم و جان میں بھر لائی ہے

نازنین یاد کی لڑائی ہے

کس کی رفتاریاں

مینی سر پر زینتی ہے

بتو منہ ہی بھی نہ لگائی ہے

واہ کیا جسم میں نہ لگائی ہے

دل و دین نہ لگائی ہے

روز و شب شغلِ حبیبی ہے

صدقی اس قید پر لگائی ہے

پنیا طہر آشنائی ہے

جسکی مشہور بیوفائی ہے

سیہی نظر و نغی یاد شانی ہے

بچہ عشق میں نہیں ہے  
محبوب کی اور زبانی ہے

اسی سحر کج یار آیا ہے

جان میں ہری جان کی ہے

نار آئیں صاحب اگر منظور آتا

یہاں جتنا سگنا جتنی پنا بیلانا

اگلا نازت سنی لکوی کالی کا کھانا

کہیں یہ بھی غیر کو بی غاشق کا کھانا

نہ کہ کوئی نہ جانی مٹی کی پاول کا کھانا

وہ آہ بچھا متی ہو کیا اور تازہ کھانا

کوئی نہ ملو شاید اور تازہ گل کھانا

جہاں ہی پر ہمارے ولا صر شامیانا

گئے جی سحر کج ہی کہ بہانا

دیکھ لی وینٹا لوٹ جانا

یہاں ہی انت کہیں نہ شہزادہ گر کی

کوچی سنی تانہ بچہ کھانا

وہاں سے جاتے ہیں سنی پکلی پانی

وہاں سے لکھو اور لکھو لکھو لکھو

یہ سحر کج جو عشق اب چاہی ہیں

عیاں تانہ ہو کہ سحر کج جان کی

قیمت سیہ سیہ سحر کج بہتر ہے

کہ اس کالی بلوئی آپ کو لڑکھانا

چمن اور ساقی و جام بھی ترک شراب حرام ہے  
 کسے خشک تو بہی کام ہی مرا زہد میں کو  
 تری چشم مست کسی کام ہی کسی خواہش می و جام  
 مراعات لکھ کلام ہی چم سلال ہی  
 جسے حق سی الفت تمام ہی دم و کج و خیر نام ہے  
 وہ شفیع روز قیام ہی وہ علی عاشق و پیام  
 مرا پاپ پیش نظر نہیں مجھی ہوش آنحضرت  
 سر و پا کی اپنی خبر نہیں کہاں سب ہی کہاں شمار  
 رخ بی نقاب ہی جلوہ گر ہوئی خیرہ و دیدہ بہش  
 یہ تجلی ہی جلوہ پر کہ وہ برق و شمس اب جا  
 کہیں بغض و کینہ سی اہل کین کہ نبی کا کوئی و بی بین  
 جو ہی نفس انفس بسایہ و امانت ہی وہ اما  
 تری ابرو و مژدہ و کپکپہ و بون و کاکر کیوں نہ ہو

وہ ہی شدہ کر توبہ بیشتر یہ خدنگ ہی وہ حمام ہے  
 جھنڈا نہ تو فی رستم کیا وہ عتاب قہری مرگیا  
 نرا لطف و قہری جانگنا تر اخطا جیل کا پیام ہے  
 کہتے جی ہی عاشق لب گذر ملی ای مسیح نفیر حسرت  
 نیمرہ مجوزہ وہ گیا کہ ہر جنت عجب کا مقام ہے  
 ہونی میکدین نمازا واکر ہی شیشے سی بھی اُستاد  
 مرا کرنا اوٹھنا بھی نشہ کا یہ سجود ہی وہ قیام ہے  
 دل خون شدہ پہ جفا نکر اسے پایمال حنا نکر  
 اس اداسی شوخ چلا نکر ترافت نہ غیر نرا ام ہے  
 نہ تیرے فوج ہی نہ وہ کڑو نہ وہ ملک ہی نہ وہ مال نہ  
 نہ سکندر آیا نہ جم نظر نہ وہ آئینہ نہ وہ جام ہے  
 کی بہت نگاہ فی جستجو نہ شان پرانکا بلا کہو  
 ہی نہ ہرن کی ہونی میں گفتگو تو کمر میں صاف کلام ہے

جسے بخود اپنا بنائی نہ شراب وصل پائے  
 دم نزع مند نہ چرائی تپ غنیمت ہی کی مرہمت  
 لڑین آپ ہمسای نہ ہر گھڑی کہ جواب ہم بھی دین کوئی  
 ہی زبان مندین ہماری بھی مرہبان غنیمت ہر اس  
 نہیں خوب آٹھ پہر کلاشر نہ کلال تیغ زبان سی کہار  
 کہیں زہر کہا کی نہ جائیں مر ہی سچا کہ غنیمت ہر اس  
 کوئی مرغ دل جو کہیں پہنسا وہ غنیمت دین ہو کیا بتلا  
 دم مرگ تک ہنوار ہی بلا کہ رات کو دیر ہے  
 یہ جنون عشق مجاہد ہی یہ بتوں سی راز و نیاز ہے  
 کہ نہ روزہ ہی نہ نماز ہی نہ ایود ہی نہ سدا مر ہے  
 یہاں بادہ عشق ایسے کا ہی ازل سی آبِ حیات  
 می پاک حنیم غنیمت کا بھی پوش نشہ ہر اس  
 کیا خطانی چہرہ سپہ تراہی دل نہ جھستہ آشن

تو سنیٹ کر پڑھتے ہو میں نے تم کو شام سے  
 شام سے نہیں دیکھا تھا کہ یہ وہی ہے جو  
 شام سے وہاں چلا گیا تھا۔ یہ وہی ہے جو  
 شام سے وہاں چلا گیا تھا۔ یہ وہی ہے جو  
 شام سے وہاں چلا گیا تھا۔ یہ وہی ہے جو  
 شام سے وہاں چلا گیا تھا۔ یہ وہی ہے جو

میں ایک جوان غریب پر بیچارہ بیوہ کا نام ہے  
 میں اس کا نام شیخ بنی کہہ دے گا تو یہ نہ جانتی تھی  
 یہ چنی کی بہت غیب کی رہنمائی آپ کا نام ہے

یہ کتاب اللہ تعالیٰ میں سے شکر و کرم کا پائین پہلو ہے۔  
 اور یہ کتاب میں رہنمائی کا سرچشمہ اور اندام ہے۔

مجاناً ہر قسم کی سوال بھی ہی قبول کیا جائیگا۔

لکھنؤ سوئی بال بھی می خمر قہر انفعال بھی ہے

بلا وہ شوخی کی چاہی ہی وہاں کا کل کا جال بھی  
 ادا اسی بول پاپیال بھی ہی قلق سی آشفته حال بھی  
 نگہ فنون چشم عین جادو وصال حتم کنت کیسو  
 خدنگ شرکان کمان اردو بلا ہی دل خطہ وصال بھی  
 ہرن ہین صیا و چشم جادو و قضا کی چندی ہین وار کیسو  
 شکار گاہ آئینہ کو کر تو کسف رہی ہی غزال بھی  
 یہ راگ کیسا ہی زہر و سیا جو بھی سب زخاوت کو کا  
 وہ قول اقرار ہو گئی کیا سخن کا اپنے خیال بھی  
 کھلی پیشی کی رمز قفل نہ جوش ستی سی کرتوت نمل  
 کتاب انگور بی تامل ہم بھی ہی صداں بھی  
 نہ کیون ہو ہر بات میں دو رنگی و فغا نہ بتا ہی آسان پر  
 وہ شونج مست شباب بھی ہی غرور و غرور ہی جہاں بھی  
 یکس بد آموزنی سکھایا اچھی سی مکیٹ تصدیق بتا یا

جو رنگ و نہ کہ ہی تمہا یا تو آنکھ ہر اکہ لال بھی ہے  
 جسکین شک و می ہی چہ پی ہزار مکرو کھلی ہی ہے  
 جو باتیں کہانی ہو بہکی سہک تو یہ ان متوالی چال بھی ہے  
 غزل کہ جس کج ادا کو جھایا ہزار ہر عسری کیٹے آیا  
 ہزار ہوا اس نل کی سادگی کا ابھی یہی دوصال بھی ہے  
 وید بقیہ یون کو قہنی بوسہ لٹا جاتا رہا ہمارا  
 یہ کون عاشق ہی پاس بیٹھا کسیکا تھو خیال بھی ہے  
 وہ نہ کہ جو نہ پرتا نہیں تو قاصد یہ چند اشعار ہی سنا دی  
 غزل کا روز نامہ ہی غزل ہی ہی حساب بھی ہے  
 وہ تو نا کو ابھی نہ تھا راہر ایک ہی کال ماہ پارا  
 قہ کی تہی کا ہی وہ تارا سیاہ جو رخ پہ خال بھی ہے

غزل پر جو دوسری سچ مٹو کا ہی تھو پہنچ

یہ ہنرم ہی شاعر و نکام جمع جو ہم ایں کمال بھی ہے



عروج جنگوی اسلم جهان میں اویسی کی بٹال ہی  
 کہ بھر و ماگوں پہر انھیں پانچ ہی بٹال ہی  
 خیال و لبہ میں ہجر کی گنہ سرور ہی بٹال ہی  
 بناتی ہیں آپ دل ملی باتیں جواب ہی بھی بٹال ہی  
 جہتیغ خدا رہا تھے میں ہی تو ویش قاتل پہ وصال ہی  
 اوہراو و ہر آفتاب محشر کی بدیگی ہی بٹال ہی  
 وہ رنگ ہو لی میں کھیلتی ہیں گلبدین پوشاک لال ہی  
 ہوا کی بدلی ہی رنگت اور تابعیہ ہی بٹال ہی  
 فراق میں یاسنیت سی ہی مگر امید وصال ہی  
 اسی سہاری فی ہکوا اس بزم ملک تو رکھا مہمال ہی  
 سپھر کی کجروی تو دیکھو کہ مھر انور کو ایک دن میں  
 طلوع بھی نہی غروب بھی ہی عروج بھی ہی زوال ہی  
 اری و غامپیشہ بیروت سلم کی آخر ہی کچھ نہایت

بیدار لگی کوئی ساری خلقت جیسا کہ جو سال ہی  
 غزال شونی بین بین چکا ہی جی زرد رنگس جیالی ہے  
 ملائی جو کچھ شعی نہیں کسی کی لکھی جی سال ہی ہے  
 اور وہاں ہی یاد جسکی لیا فلان لاش خواب و خور کو  
 منتخب ہی اوس بیوفا کو طلق نہیں جارا خیال ہی ہے  
 و یہ ہی بول چال ساری نہیں کوئی حریت ہی ہے  
 و نہ ہی بات بات میں ہی چلن میں چکا ہی چال ہی ہے  
 کہ کی الفت ہی کا ہش جان تو چشم کا عشق عید جی ہو  
 جیل آوارہ بننا ہی ہی نہایت ہی ہی نہ حال ہی ہے  
 یہی کہ تو ہی نہیں ہی نسبت کہاں یہ خوبی کہاں نہایت  
 نہ یہ مروت نہ آدمیت اگرچہ صاحب جمال ہی ہے  
 بہا یہ پہلے جو انی نہ پہلے پہلے نہ لیں نہ لے  
 امناب پر کیوں نہ وہ جانی شباب کا سن ہی سال ہی ہے

خون میں اوس گل کی ناز کی کیا ہوا سی ہوتا ہی نگاہ سے  
 ہر ملامت گل ہوا یہ تازہ تعلق بھی ہی انفصال ہی ہے  
 میان نستی شوق ہم کی لمبی ہو پورے ویلانہ دن کے  
 سوا ب تلک لعل لب این سیکے بود ہر ایک سر گال ہی ہے  
 بہا ئے خون جب آئی چین مرزہ نہیں ایسی زندگی میں  
 خوشی تمہاری ہی ہی آئین حیات محکوم بال ہی ہے

سحر ہی کیسا مزاج عالی کہ آنکھ ہی نسو و نسی خالی  
 خوشی سی رنگت پہ ہی لالی کہ آج چہ حال ہی

قدا و سکا طوباسی و نشین ہی تو سبیل خان چین ہے  
 جو زیر لب خال غنبرن ہی سو مردم چشم جو عین ہے  
 قدا و سکا شمشاد و نشین ہی وہ آنکھ نرگس سی شرکین ہے  
 کمر رگ گل سی نازنین ہی بدن سی شرمندہ یا سمن ہے  
 وہ رشک خوبان جوان عاشق ہوا جو ہی مہمان عاشق

فصلی سخن مکان عاشق مجمل کن چرخ چارمین ہے

نہیں وہ خورشید چہرہ برین جہان تار یک ہی نظرین

جنون ہی بس میں طیش جگر میں انیدات سیت کی نہیں ہے

ہو چشم بادو کی یاد آفت خیال قیامت کا ہی قیامت

اشعور زلف پر شرارت بلائی جان و دل خیرین ہے

تو ہی سلیمان پری سریت ہی ملک خوبی کو تجسنی دیت

جمال کی تجسبی شان و شوکت تو خاتم حسن کا نگین ہے

بی عین فستہ وہ چشم قمان نہیں او لہتے ہیں تیرے ٹھکان

وہ صاف ابرو ہیں تیغ بران کشد وہ زلف چہرین ہے

چرخ ہی آنکھیں ہی ابرو زبان چہرہ ہی دہن میں خوش نما

رک سحاب المہین ٹھکان نہان ترا شک سب میں ہے

پری سی پری حسن میں زیادہ بشر کا تہ تک نہیں گھڑا

ہی باغ فرویں تیرا کوچہ تو فی الحقیقت کہ حور عین ہے

چٹنا ہی وہ نمکسار عاشق بلا میں ہی جان نزار عاشق  
 گمراہی دل سی قرار عاشق ہمیشہ آنکھوں پر آتین ہے  
 ہین رشک مشک خضر جو گیسے ہی ناوت میں اطف ناوت  
 جو جسم گلزارک میں ہی جو پست جو ہون میں ہو میں ہو میں  
 خداسی ڈرامی صنم حنا را کیستے ہی اپنا گم بگاڑا  
 خراب کیوں قہر دل ہی کرتا کہ اس مکان کا تو ہی کیا ہے  
 کروغین توران کا کیوں ارادہ عرب کے جانی سی فائدہ کیا  
 وہ زلف و عارض ہون دیکھ آفتاب میں یہیں نہایت ہے  
 ہین کسکو کہتے نماز روزہ کہاں کا کلمہ درود کی سلا  
 ہوا ہون اب ایک بت کا بندہ فکر ایمان نہ پاس میں ہے  
 وہ مانگ کا خط ہی کہکشان سان گھر میں مثل بخور و نشان  
 وہ چہرہ ہی ماہتاب تابان سپر افشان چنی جبین ہے  
 پری کا کیا منہ جو ہو برابر کہ حسن میں عوری ہی ہست

۱۔ جہان ہی پر تو سی تیری انور تو مہر نہ سی کہیں جہن ہے  
 ۲۔ گوہ زلف چچان ہی مار سہن ہی گوہ گوش سناپ کھڑن  
 ۳۔ وہ خال مشکین ہی دل کا بوشن بلائی جان خطا عہد ہے  
 ۴۔ پہ پہی ویش اپنا ہی کم سن آنا کہ اپنی سایہ سی ہی چھچکاتا  
 ۵۔ حجاب ہی آئینہ سی گزراؤں بلکہ ماوان و شمش بکین ہے

۶۔ سحر لکھی وہ غزل مسجع کہ لکھی منظر سی تا بہ مطلع  
 ۷۔ تمام اشعار میں مجمع ہر اکیت نمونہ و شایان ہے

۸۔ و ان حسرت لکھی شہادت است  
 ۹۔ لا الہ الا محمد بن محمد  
 ۱۰۔ سب اپنی ہی شہادت سی  
 ۱۱۔ ہاں سب ہی مغر پر بار ملاست  
 ۱۲۔ بیقراری دلی ہی آرام و رحمت  
 ۱۳۔ لاکھ قاصد یا تک خط و کتابت

۱۴۔ کہتے ہو کہ نہ جہان ہی ان ولایت  
 ۱۵۔ وہ جو دنیا کہ سب تھلہ بل بوت  
 ۱۶۔ چو اتری جھولی بہ ان چو گیا نہ کمر  
 ۱۷۔ بخل سی مانند فارون کہ الیہ نمون  
 ۱۸۔ جان کی کا کہ حسین باہر افست میں  
 ۱۹۔ ایک بھی جیتا نہ اپنی گھر چھو گیا خوا

کیسی کیسی چٹکمی ہر سی حسین سرین کام	شکرین لڑتے گا فی کی حلاوت
ہر ہری دین تیز دین کہ تہ اپنی قدم	طرفہ تضرعین فی قطع مسامت
گر گئی کیا کیا سلو کہ ایام طفلی شب	اک تقابست مگنی بیونکو طاعت
رابطہ اول بڑا آخر نہ پوچھی با	دل جا ایسی ایسی جبروت
جوش شریقت مضر فی وقت محبوب	دیدہ یعقوب کی انصوبت
زندگی بھر دل جلا یا دلع شمع	بعد مردن شمع کلمہ سوتی بت
گوہر دندان فی موتی کو کیا بی بڑ	لعل ایسا قوت مانی کی عزت
دیکھتی ہی مصحف سی صنم کو جان	مرقی موتی ہم ثواب ختم موت

آزرو ہی ہر طرف ہو عرصہ محبت	حیدر صدقہ سحر کو سوی جنت
تم اگر بیٹھ کی گلشن میں غم کرتے	تو رہ زمرہ مدح میں کہ کرتے
مردی جی وختی ہین جہدم تو کہ کرتے	زندہ اعجازیجا کو ہو پتہ کہ کرتے
پان اگر کہانی تو لاکھوں کا خون کرتے	تیز چوہا کی موتیخ تبہ کہ کرتے

۱۱ گویا بی شک کی مایا جو تامل کرتی  
 گھنٹہ کی بجلی پر وہ اگر تم کرتے  
 نہ سچ نہ آنکشی و نہ پستی و نہ شکر  
 آدمی ادا زل سی پستی ہی کا کر  
 اسیا وارز متی گھنٹہ کی شکر  
 بات و نہ نمونہ کی گھنٹہ کی شکر  
 و ان بھولا شکر کل متی ہی گھنٹہ  
 کسی جو عاشق محزون کی گھنٹہ کی شکر  
 اپنی دیوانی کو انسان اگر جانتی ہے  
 و از سر کوئی نہ پستی و محشر کی سوا  
 کا لغتار بستی قارب کی صفت میں  
 تمہارے عاشق و عشق ہوا تھا معدوم  
 خاک ملی و ریلواری ہول مل کی

سطحی روی زمین و کش قلم کرتے  
 باہر کو شک و چرخ چہارم کرتے  
 باہر کی جھوکی ہرین یا زمین کرتے  
 کیون آدوم طمع و اند گنہ کرتے  
 گویا آدوم ہرین و اند گنہ کرتے  
 چرخ شکر ہرین کی منہ سستی حکم کرتے  
 یا ظلمات کی سطح خضر گنہ کرتے  
 لوک ہرین و اند گنہ کرتے  
 میری سایہ ہی پر پستی تو ہم کرتے  
 کس سی ہی بت تری مظاہر مظلم کرتے  
 پھر کمپون نشانی صحت و دم کرتے  
 از سر نو جو نہ پیدا اسی ہم کرتے  
 پان کما کما کی ہو پستی و دم کرتے



بیوفانی تری ہوتی نہ اگر پیش نظر  
 آپا ہلکو مجھتی ہونہ اللہ کی شان  
 می سی ہی دست کشی شرع نہیں  
 بیخودی قبلہ میخانہ میں ہی جاننا  
 شیشے کستی ہین نہیں مکیدہ جابی  
 چنتی نشان جو ویشانی خوشان  
 آپ کلماتی جو سلاکت و زبان کتی  
 اپنی جوتی کی تاروکان کلماتی جو  
 منحرف ہین فلک دین کے ہر کوکبی

انکھ کی تیلی کا تارا جی  
 ہمسایہ چانگنی کا تیج  
 نوش جان کا نہیں دینہ کر  
 سجدہ گاہت کیونہ شستہ  
 تیار ہونہ تھلہ تھلہ  
 تکی گروہ کی تیار ہونہ  
 پھریشکات کی افادہ  
 آپ پال سجدہ کا شجر آب  
 کیونہ نہ بہت و شمع ہی کر

سحر انکھون پہ بہائی ہین باب  
 تیرک خود بینی اگر صورت و مدد کتی

آینہ جو رخ نیاسی مکمل ہو جا

کارنا کام محبت میں مل ہو جا

گر تری چاندی چہر کی متقابل ہو جا

می تو ہی تلخ پدین چہر ہین گرجا

بخت بوی دای و سحر

چو بوناته لیلی کا گد

عشق کامل بچا و حقه جازونی کا پ

زیر آما ہو جو اک ات مرا شک

سخت درخت چن چن و سحر

کہ لب بام مری یار کا ساحل ہو جا

خاک کیا روح بھی گرد پس محل ہو جا

عیدین یا ہی جو قطرہ کو فی ظل ہو جا

ماہتابی سی خجل ماہ کی منزل ہو جا

کیا عجب حایہ رخندان چہ بابل ہو جا

و امین ت سی کھر شوق نرالت ہی

ناخن عقدہ کشا خنجر قاتل ہو جا

منہ شمع چو شمع رخ جانانہ

در تیرین چو شعل سوز غم جانانہ

زہر عشق چو منہ ہی جلی ہو جا

میکدیمین بہ کی شہرخص ہی ہو جا

دوسر شربت شربیا سلکت زہرہ

روزہ شرب لالہ سوان دل ہی ہو جا

پروہ ہی آنکھوں کی فانیوں گد پانہ

گنبد مرقدہ اگر واکہ آتشخانہ

نیند او جانی پوہ خانہ خرابانہ

آبمی کی کاسہ سرکاریہان چمانہ

امامہ نوبجلی تباہ کان کا دروانہ

جمع تسی شام بلبلات بچہ پانہ

هی مرا پروانه دل بقیراب هجر یار

کار آئینه بهاری دیده حیران سی

هو کیا بنخود و همارا حال دل جنبی بنا

دن کو بلبل ہی اگر او سکی گل خیار

آوی تو کیا ملک دیوانه بین ای هر

پاس اگر تو هو تو سحر ای بهیل چرخ

جب پروین بنان منی سی

انچه مرگان ترسی شکوه پستان

که نهید فسون سی پنی عشق کافسان

شمع ساق شعله و کاشکوب اندر

دل را اسد جتیا انچه مجو با می

باغ جنت بتی سی نظر و نیک ویران

کس میجاسی بجلاد و سحر کا هو سلاج

مبتلا می عشق زلف یار و دیوانه

ستارون سنجی تنگی نسبت تار و کوب

بجلاد هر فی سحر یا کو علی سی هر سحر

بلامی جان خیال و دابر و سحر کی شب

مکان نخس غیر آرامگاه یار هر شب

سهر حسن و هر مشرق زلف شیشه

زید فنیق منعمیت چرخ ملکوب

و ده باز می پیمبر نبی و رست رست

ستار سی پ کی چکاره نوزد عشق

غصبت تیس دن باین سحر و عشق

هلال بروج هر جانده هر خاله کلب

۱۱ کجایم جود و فزانی غنیمت

کجایم قوت و قوت این بوسه ای

شباب بجز حسد و کما جسد کو بجای

کجایم کجایم این چهره بجلای

کجایم کجایم کجایم کجایم

جهری جی نسو زکی بعد از او دور

و در جبهه نقاب تا شبی که بماند

کجایم کجایم کجایم کجایم

کجایم کجایم کجایم کجایم

کجایم کجایم کجایم کجایم

کجایم کجایم کجایم کجایم

کجایم کجایم کجایم کجایم

کجایم کجایم کجایم کجایم

کجایم کجایم کجایم کجایم

فروغ حسن سی چاه رخندان چاه شبت

میسای نوشدارو کاتری نسبی محرب

بهر ایل شبت کجایم غنیمت غنیمت

هی سبکی ابرین مایه بر مهر شبت

نظر زین مک شبت شبت کجایم

شبت کجایم قوت سی سخن سات کی

فروغ مهر عارض جی بیتی شیم کجایم

لبان ابدان خشاک اندازید شبت

بیکام و نگین شبت کجایم شبت

شربت غوانی سی مایه غر لبا شبت

شبت کجایم شبت کجایم شبت کجایم

شبت کجایم شبت کجایم شبت کجایم

شبت کجایم شبت کجایم شبت کجایم

شبت کجایم شبت کجایم شبت کجایم

<p>شوشی بهی سوال وصل گوی صفا گشا جاتا بهی م اندری افراط تار مرگوست جنون پوچی گویان گشت ز بس صفت لب ندان جانان چون قلم می و جام و صراحی هو مبارک کنگوی جنم ہی مجہدی شعلہ و تجمہ بن خانیہ</p>	<p>تسل کیا دل غم گشت شب ز قیامت گشت کہ پنجہ مہر کا بنک ستاؤں شب قلم ہی شان مدح کی تو ترستہ گشت زین ہر مہر کا بنک غم گشت گشا جاتا ہی م جانسوز و دولت گشت</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>سحر بعد نبی افضل مین مخلوقات حید سہی نین ہی ایمان ہی یات نبی</p>	
-------------------------------------------------------------------------	--

<p>دل غشاق کو تلوین ملا کرتا ہی خون عاشق وہ حنائی گف پکرتا ہی سج رجت ہی مجہدی گلا کرتا ہی دل کو آشفہ شرف و تاکرتا ہی وعدہ جو مہمی تھا غیر و نسی تاکرتا ہی</p>	<p>وکیہ اسی ظالم ہر جہ یہ کیا کرتا ہی یہ چلن کنجرت گشت تاکرتا ہی تو جو کرتا ہی نرانی تو بھلا کرتا ہی یہی سوداگر قمار بلا کرتا ہی یا رکیا حق محبت کو ادا کرتا ہی</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲

شمع چشمی کہ اکب سی حیا کرتا ہے  
 نور خدا سی فلک انت ہیرہ کیا کرتا ہے  
 بلبل نہ گریٹ فلک ہرزہ دراکرتا ہے  
 کب تری چشم کا بیار واکرتا ہے  
 حق یہ ہی بت سہی کہیں کا خدا کرتا ہے  
 فوج کرتا ہی شکر نہ رہا کرتا ہے  
 دلگو گویا کوئی چکی سی ملا کرتا ہے  
 مرغ کو دانہ نہ بٹتا رہا کرتا ہے  
 دیکھیں کب تک انصاف خدا کرتا ہے  
 شہر نہ شک محبت کو ہر اکرتا ہے  
 نہ ملو گانہ ملو گانہ وہ کہا کرتا ہے  
 دیکھیں سر نہ سخن کس کا خدا کرتا ہے  
 غیر بھر ہر دہن خم ہنسا کرتا ہے

شمع و دلی ہی لوجنی لگائی کج

پہلی دیوانہ کیا ایندین لیتی جو

آہِ مظلوم سی کر ظالم ہر دم بند

سخت و آرون فی کھلایا نہ مانا او

جلوہ حسن تر امر و شمع نقاب

جانفرا آکپی زلفونکی ہی جی جی

حال دل کیا کمون پاناہیتین

اثرِ صحبت بدی وہ عیب از با

دورِ ظاہر دین و باطن دین تصویر

پروہ مانچند و کھا جلوہ روتی بان

روشناس سے ہوں کیا دیدہ حیران

غنیچہ آغوش میں نتاہتی مشک و گل

و شگاہ اسکو ہی کیا تفرقہ اندازین

شمار پوانہ و زینت لایا

ہیون کسی سی کوئی ایسا کج

عیش سنی پانگہ تیر و عا لبتا

جس سی آریا بون و بون کج

شفت شمع و شمع نقاب

مشک پیدل کو جو تیر و عا لبتا

ملکیا ہی تو تیر و عا لبتا

کر و شمع کو بون و بون کج

کبھی لیکن کبھی کوئی تیر و عا لبتا

کبھی ہیون تیر و عا لبتا

چشمہ آئینہ ہی تو تیر و عا لبتا

ساتی ہی تو تیر و عا لبتا

آسمان کو شمع ہی تو تیر و عا لبتا

کب نظروہ طرف آب بقا کرتا ہے	آج بھی ہر کسی رجا بخش کو چوسا اچھے
خدا انسان کو طبیعت کا مگر کرتا ہے	آج بھی مٹا دیتی شوق کا دیتا نہیں
نا بیجا بھی جو کرتا ہی بجا کرتا ہے	حسن فرقی غلی دال و سنی سیا بھی
قد بخم کشیدہ کو محراب عا کرتا ہے	ولکہ پیرین ہی ہی کعبہ ابرو کی پا
اب تو ہر تر نشاہ سی خطا کرتا ہے	ہو اٹھتا ہے پوچھ بچل کی تدبیر
وانہ چھترین کہ میں نشوونما کرتا ہے	کیا وہ ان نم ہواقتو کی شوقی
یہی دست بر محبت میں کرتا ہے	یہ تسلی نہ دلا سناہ تبسم نہ کلام

آج پھولا نہیں بامی بیجا تا ہی تر  
واجب نہیں منسکی ترا بند قبا کرتا ہے

ترا کو چہ ہی بہتر مجھ کو جان باغ خفا	بہتر ہی کام ہی کہ پتہ طاعت و غلام
نہیں گلن اگر نسبت اسی باق یوں	یہ باغ بخیران ہی خزان اگم ساکن
گریبان تک جلا اپنا چراغ زیر امان	اگلا مارچ سان جل حکمی سوز و آغ پنا
بجا ہی باج لیکن لعل ملک بخشا	جمل ملک گہری تریری سلک بند



نمایان نہیں اور مصحف رخسار کی اپنے  
 نظر آتی ہیں ہر کوئی خوشقدان ہر بی  
 عجب کیا ہی جہان کو ام سب پر  
 اثر بعد از فنا بھی ترہ بخشی کا نمایان  
 لب شمس کی چشمہ دیو سی  
 کہو کفینہ کی قتل کرینکا تاسف  
 بہت ہنسنا جہا نہیں کو خون

کہی تو اس کی تفسیر پر  
 اکیسے بنی چل پا کبھی سر و کشتا  
 مری حال پریشان رہی انت  
 قدم این شمع کا کوام گئی در میان  
 کجا کجی کینکے کجا کجا کجا  
 نہ تر رخسار کی تھ مٹی ہو جو یہ  
 کجا ایہ مریا کجا کجا کجا کجا

سحر اب شعر کہنی سی و بھانا ہاتھ بہت  
 دماغ گنگو کسکو ہی ہر طعن بستان

امی بتو ظلم تمہاری نہیں کیا کیا  
 گریزی حسنہ او او کا جلوہ  
 خوش نہو تا کوئی لاشہ نہ تر پتا  
 فوج کرتا ہی داسی یہ کمی جاتا

چاہے ہوا اندھو اور مانگی وہ بندہ  
 خواب میں جہوت پوچھ نہ لینا  
 کوئی اور قاتل عالم کا کلیہ جاو  
 دم تہ تیغ جوادی مراد جاو

کیسے چھڑیں کوئی انکا کلیجا دیکھے

منہ تو اپنا یہ سپہر شرم آرا دیکھے

بے غضب کوئی جلی کوئی ہماشا دیکھے

وہ بیان کہ تاہوں کہ خواب بھی گویا دیکھے

کبھی سہم میں عقیدہ بھی کہی اور دیکھے

کب تک اب تری محو مناد دیکھے

پیشی بہت بڑی اخلت نہیں دیکھے

مجھے اور سنا پند کی ٹکڑیوں چھڑا دیکھے

یا نہ ہوتا ہی مری آہ شرفشان دیکھے

عین غفلت میں بستر گئی طفلانہ دیکھے

غنی تھی کہ اب کیر عثمان دیکھے

آنکھیں تھکا کھینچیں سنگ آمل ہی دیکھے

تو نہ دیکھی تھی کہ طبع سحر ہو ہیما ت

نیرانی ہاتھ میں ہوا پکا پھلا دیکھے

کر دیا دل فی صیبت میں قمار دیکھے

بیخ یار ہی لطافت گل خار دیکھے

ہنشین آہ نہیں عشق سزاوار دیکھے

میر ہی عیسیٰ فی دیاموت کا آزار دیکھے

گل بنایا تجھی اللہ فی اور خار دیکھے

کلمہ یار نہ ہی شکوہ انعیار دیکھے

فرانج دینی لگی کیفیت گلزار دیکھے

دل ایسا جیسی و سینی دیا زار دیکھے

آنکھ دکھلا کی کیا یار فی بیار دیکھے

حسن اور عشق بھرم دشت گریبان دیکھے

تب عیادت کو قدم نہج کیا حسنا  
 اک نظر دیکھتی ہی تلخ ہو شہر حیات  
 پڑ گیا پچھتہ دین پریشانی  
 آنکھ قاتل ہی اگر تھی ہی اندھیا  
 مار گیسو کی تصویریں بوجھتا ہی ہم  
 دل نہیں صاف تو مٹی مٹی ملنا چھا  
 خط میں شمع کو مضبوط کیا ہی تم  
 سامنا جانسکنی کا ہی ہی حالت  
 پڑھ کی خط ہنسکی یہ قاصد کی کیا  
 نہ گیا خوش جو نہیں بھی طبیعت کا  
 زندگی شمع صفت اپنی ہی شوگر  
 پاگل ہون جانان پہ کجرا ہون شد  
 ایک یوسف پہ یہ انور خدیا ہون کا

لکھو لکھو آنکھ ہی جیت جیت ہی سوار  
 ہو گیا نہر تریشہ تیرت ویدار  
 و اہم کافل میں ہونا تھا اگر قیاس  
 تاکتی تھی مین دوست کھانا  
 کھاتی کھاتی ہی بانی کی کشت  
 ہی کدورت کی بدعات ہی کھا  
 زندگی حد بوقت ہی ہی  
 اب تو اچھی نظر آتی زمین آسمان  
 کہ یہ تما عبہ تو کون سی کیا پیا  
 وجد میں لاتی ہی رنجیر کی چھٹکا  
 حیدر جیت ہی ہی شمش کا آواز  
 جوش حیرت ہی کیا موت یو اہم  
 کیا جاتی تھی ہی گری باور

<p>شوق و آتش کو کا نو کو نبی کی          پوی غنیمت کی کلام لبان خود          ہوگی و شمع جان ساری خدا کی          بان لارو کھا دی شریعت عشق          اور کئی نیکو چپکیتی نہیں تھیں          کشتنی عاشق ابرو کو سمجھ کر میرا          آبدار الفت ندان میں کی مضمون          ہوا وہ نہ تو شب چو چل پاہا</p>	<p>چین لینی نہیں تھی ہین یہ دو چار          ہونی وہ نیز زبان خیر خوشوار          تیر ہی الفت فی کیا سب کا گھر          یار بھی میری طرح کرنی لگی پیار          سخت خفتہ فی وینی ویدہ بیدار          نہ لو چرخ سی دکھلا تا ہی تلوار          ملی باس بحر میں کیا کیا دوشہوار          آگے یاوتری چاند ہی خسار</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہی سحر کی یہ دعا حق سی کہ حاصل ہو  
 صدقہ بیکے عابد پیار مجھے

<p>جسے دیکھی تری کھلائی ہے          آئینہ ہاتھ سی نہیں چھوڑتا          بندگی بھی ہی میری راہ نہ ہوا</p>	<p>مجھ کو اب تک نہیں کلانی ہے          خود نمائی سی خود نمائی ہے          اسی توشان کبر مانی ہے</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------

وان کھلی بالون ہی ہر خوش بٹھیا  
 طائر جان کو دام کا کل سے  
 مھر ڈوبا ہی شفق میں سمن  
 دیکھ کر یار تیری رخ کی صفا  
 کھل گیا پیچ و تاب دل سی مجھ  
 دل دین لکی رہی سانی ہن  
 خون بہاؤں نہ کیونکر آنکھوں سے  
 آہ اوں تک نہیں پہنچ سکتے  
 دل مرا لکی بت نہ سن کر ہو  
 حیرتی ہو گیا جو آئینہ  
 سب کو بھولا ہوں اور زخو درشت  
 کیا تحمل ہی آف نہیں کرتے  
 عشق فی ملک دل کو لو مابے

یان گشا غم کی دلچہ چھانی ہے  
 بی اجل ملتی کب رہاؤں ہے  
 یا تر اچھ رحمت فی ہے  
 آئینہ کو بھی حیرت آتی ہے  
 ٹراف ادس شوخ فی بنائی ہے  
 آنکھ بچھتے مہی کیون پرانی ہے  
 یا وہ پنج رحمت آتی ہے  
 اپنی طالع کی نارسائی ہے  
 اس ہی آگاہ اک خدائی ہے  
 کسکی تصویر دیکھ پائی ہے  
 کسکی رشتہ ریا دانی ہے  
 شاق کو یار کی جدائی ہے  
 خستہ حسن کی دوبائی ہے

کے کشتی کی بہار ہے ساقی

کھیا گھٹا میکہ سے یہ چہ پانی ہے

زلف چو تار ہوں میں تو کستی ہین

کچھ سحر چہری شامت آئی ہے

رہت نہیں گاہ میں تاج و سریر کی

سنا یہ تھیں شان ہی جسم فقیر کی

افت ہی آٹ گل میں خباںیاں کی

باش جو دیکھی دیدہ دریا نظیر کی

نکمت سی لبت حور و شہ فی نظیر کی

ابرو کمان ہی سر سے زہ پلکین ہین

ساقی بغیر بنگیا تیزاب نمی کا گھوٹ

ہی یاد چشم و زلف رخ و خط سرو

نرگس ہی سنبھل گل ریحان و سرو

بہی نیت لباس پہ اہل دل کو فخر

ہمت بہت بلند ہی تیری فقیر کی

ایسی فراق یاد دہی حالت اخیر کی

کوثر سی حق فی ہی می خمیر کی

مستی میں آبر و ملی ماہر پیہر کی

گرد و قدم میں بو ہی خباں کی عہر کی

وہابی ستر کی نہیں یان ہن ہیر کی

تانا و ایک حلق ہی سیدھی لکیر کی

تصویر پیش چشم ہی وس فی نظیر کی

کرتا ہوں پہر اک چمن دلپذیر کی

یان قد پر نیاں ہی غرت حریر کی

رخت بر تنگی پیکلف کا ہی اتو  
 عالم کا دل نظارۂ ابروسی ہی  
 سیرِ حزن سی ہجرِ مہینہ ہی دل نگا  
 ابرو کمان سی ہجرِ مہینہ کشتا ہی  
 کیا رہتی بی وزیر شہنشاہِ مہین  
 جب تک اودہ قاسمِ مہینہ جان  
 پھرتی ہی شکل یار کی لکھنوی سا  
 نوک قلم ہی غیرت نقارِ عندیب  
 کیونکر سبکسرون کو نصیحت اشکر ہی  
 قیدِ فرنگ ہی بت ترسا کندلف  
 دندانِ جہان یارِ مین بارونکی چپ  
 بی عشق و عاشقی نہیں ہوتا نہیں

کوچپ ہی بہارِ نقوشِ حسیں کی  
 قاتل تری کمان تیرے کشتا ہی  
 شاخیں کمان مہینہ ہی پیکلف  
 پہلو مین ل ہی یارو فی پیکان ہی  
 تو سنی فی بیت ہی کشتی تیرا ہی  
 حاجت رہتی بندِ تیرم واس ہی  
 دورِ مین کو پندین مجھ ہی حاجت ہی  
 دلکش مین غم ہی صفتِ تیرا ہی  
 نادان ہی جہنی پانی کی امیر ہی  
 سارِ مرگ ہی محال باقی اس ہی  
 چہ ہی پتہ آبِ تاب ہی بدین ہی  
 اشیاءِ حسن و کج و عا ہی فقیہ ہی

انجمنی پوجہ قدر خباب شیر کی

سہاسی بدرکشی ذرہ شتری ہو جا  
 بنگاہ اگر تن کی لاغری ہو جا  
 پڑی جو پوپہ سایہ پر پری ہو جا  
 نسیاسی چار طرف نوک شتری ہو جا  
 اگر پوزیرہ کوئی کوئی شتری ہو جا  
 یقین ہی فی قلیان ہی زبیری ہو جا  
 یقین ہی مرم ہر پوجہ پری ہو جا  
 او بہر ہی اک نظر بندہ پری ہو جا  
 ہر اکیتہ کو آخری ہری ہو جا  
 رکاب ہالہ خوشید خاوی ہو جا  
 تو پامیال جسد جلوہ پری ہو جا  
 خندک نازنگہ کی لپی سری ہو جا

بہر رخ می تری نوک شتری ہو جا  
 صحنہ انجمن ہر آن سان وری ہو جا  
 وہ شکست رہی تو جلوہ گاہ کمرین  
 جو بی نقاب شکستہ و جوی شری  
 بلال کان کی بون بچا پان تالی ہو جا  
 وہ خوش شکستہ ہی پویشک نہ کاتی  
 پراستی زنجی میں اعلیٰ لب و دندان  
 وہ مان غلام ہو پایہ کی کاہون  
 پستی حسین پہ خوشام و غیرت شیر  
 کہی جو پانی گارین وہ چاند کا گرا  
 وہ خوش و مرقع گرم نازاگر  
 لگا و سر نہ و نیال ہر آن کھون مین



<p>گرائی ریتی ہی عمر تھی سیتن شورو          بہار حسن سی صحن چمن ہو سطح آب          جباب غنچہ گل ہون تو شاخ گل چین          جلاوی نزع میں صبرت کہا کی انعام          ہوائی لیت ہی سازا می سج نفس          نکالی سبزہ خط کاش میر اسرور و ان</p>	<p>کبھی قیاسی بھی خاک نہ کری ہو          وہ گل جو غنچہ میں کر دینا ہو بھی ہو          بخند زنگارہ میں پھیلنا نہ کر          وہ میسج بہ اک ناز و لہری ہو جا          میں جی او ٹھونق ملقات سر سخی          لہجی تو کشت تناسلی الہی ہو جا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سحر ہو طلی رو طلعات سحر شمس

جو خضر راہ مقدر کی یاد ہی ہو جا

<p>تو نہ آئیں گاتو ہم جی سی گذر جائے          اسی سچا تری کوچہ سی اگر جائے          خار صحرائی تعظیم کھڑی ہو جائے          ابھی کئی ہونہیں لیکھا تھی بھری          قتل کا اپنی نہیں غم مجھنی ہو جائے</p>	<p>ایک دن حسرت دیدار میں ہو جائے          مکیچہ لینا کہ تپ سحر سی ہو جائے          پارہ بنہ طوفان شت اگر جائے          آہ تہہ آپکا کہنا یہ کہ گھر ہو جائے          آئیں باتھ مری گھر تھی بھر جائے</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

روشت کی سمت جو چمکاک بھر جا  
 بڑی عیار میں صاف کر جا  
 ہم ہی جانگی اودھر آپ جہیز جا  
 سبکو ہی ساتھ لے ویدہ تر جا

گر وہاں پہلی یعنی کوہن کی گلی  
 والی تو وہاں اولو مار یہ خیال آتا  
 یہ سب کچھ پوچھو پوچھو گئی ہی  
 یہ جو جانگی دنیا کی ڈھونڈی کو

ہجر جانان کی نصیبت کو کمانتات جھیلین  
 اسی سحر عسی جو کہ پہنکا وہ کر جائینگے

تب بے بان سخن دراز کرے  
 قابل ناز بی نیاز کرے  
 سرکٹی جبے بان دراز کرے  
 لاکھ تدبیر چارہ ساز کرے  
 تجسی امی ہر ہوش چوڑے کرے  
 عمر تری خدا دراز کرے  
 ہر حدین کیون تجھ پہ ناز کرے

شمع سان پہلی دل گداز کرے  
 بی نیازی پہ یاز ناز کرے  
 کیا صباحت پہ شمع ناز کرے  
 کتب ہوا چھامرض الفتن چشم  
 مثل طنبور گوشمالی پاسے  
 کی بہت کم توجہی انی بت  
 حسن تیرا ہی غیر بت یوسف

خط تو لکھا ہی پر یہ خوف بھی ہے

حال محمود و کجی الفت میں

اپنے پریک کو جو دی ترجیح

نامہ برسی کوئی نہ ساز کرے

عشق او ہی بندہ ایسا کرے

عقل کیونکہ نہ اپنے کو کرے

ایسا منت کمان سحر کو جو دہ

حق و باطل میں امتیاز کرے

جدا کیا ہی جو او میں ہی حشر ظلم

سرور وصل بڑا یا فراق غم

سچی فکری جو الفت میں جان ہی ہم

یہ بھر اشک سہانی بہن چشم پر ہم

لبون حسن کی سی فی قد کی فہم

کیا ہی شاہ غنی یا کی نشانی

جنان ہی اٹھ گندیم کی جرم پہ

بقا کی شکل ہی آئینہ سی کندہ

بچھکا دیا یہ نور و تابش تر

و لکھا یا نگاہ دنیا اقتدار کلام

کیا ہی سایہ سے فہم غفلت تر

و لکھا یا نوح کا مومنان کلام

و چون باطل سے تہمت بڑا ہی نیک

ہنایا شکستہ سلیمان کی کمانہ

بڑا کناہ نہ ایسا کیا تھا آدم

بنانی جامہ کی یاد ہو برین جہم

دلاوی یار چرخ غوثی صمد مجب و

سحر و کماکی به یاری نخل تو هم

به کلائی شمع می به استیغ فاخته

بیا می بیت کیم شوق سانی طایر

یا نون آرت بهی و از کعبه فسون

بهو کیا بهون پیر بشو تو کنار و بون

دل جباران حسینون سی بهت یانسون

شور یا تمه هنی لصدای کون

آقده ان شمع و دجمل غلغلی نجرین

ز چرخ غوثی یار چرخ غوثی

یه دل پرانغ تیرینی امتی کون

ای صمد چرخ کوی جانان پیر لاهوت

ایستای بهی نیش بیل حسینان کمال

ای فلکات زج بانی تون و نامان

جیو کی شنبه یون هم تما جبران کون

معدوش غیر سیه و کون و جبار پانی

ای سحر و کماکی به یاری نخل تو هم

شور و یار غوثی یار غوثی

جو بهم چون گذر می الله جاننا

انسان می گرگز ترا جو و لپه کھانا

نوبت نوبت به کیم بات نامنا

هر صمد چرخ جان و چرخ غوثی

<p>مجنون کی خاک سی او پتھی پتھیں  زہد ریائی تیرا تجکو رہی مبارک  کچھ فکر سائبان تبت بھی تو غمی کی  کرتی ہی قتل قاتل سبکو حسام ابرو</p>	<p>لیلیٰ کی جستجو میں خیال پھانتا  کیوں اپنی ساتہ زارہ تو کھنکھو سنا  منعم جو سنا سنا تو کھنکھو سنا  لوہا ترا زمانہ اسی ترک مانتا</p>
<p>الفت میں ہی سیت اوں چشم سرائی  دل ہی سحر کی کہ بات مانتا ہے</p>	
<p>شعلہ رنج دکھا دیا کسے  یہ پیامِ قضا دیا کسے  ہمکو رستہ بتا دیا کسے  پان مجھ کو کھلا دیا کسے  نام قاتل سنا دیا کسے  سرخ جوڑا پنہا دیا کسے  دام کا کل دکھا دیا کسے</p>	<p>دل ہمارا جلا دیا کسے  حرونِ رخصت سنا دیا کسے  اپنی ورسی اونجا دیا کسے  یہ مرا خون بہا دیا کسے  اکہتی دل کو دکھا دیا کسے  تج کو خونی بنا دیا کسے  قتید غم میں پہنسا دیا کسے</p>

سے زلف کش کر کی فندق بند تیسے تہنی بلبند پر واری ست آنکھوں کو اپنی دکھلا کر سنتی خنی جلا دیا دل کو سے سیریل کیون نہیں جاتا کل تک تو میں اپنی پیش میں تھا کیا کہ وہ ان ہا می سے شہنا ہی کا	چکیوں پر اوڑا دیا کئے تجکوا اوڑنا سکھا دیا کئے مجھ کو وحشی بنا دیا کئے پردہ دراوٹھا دیا کئے تجکوتا صد پڑا دیا کئے آج بھی وہ بنا دیا کئے رگ محب کو لگا دیا کئے
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اسی سحر آج ہی سحر سی خوشی  
منہ سحر کو دکھا دیا کئے

ولید بی لاسی قی کوثر کا نور ہے ساقی فراق شگدل پر غور ہے اور تاپری کا رنگ تیار سی حضور ہے کا فرج جو کہ عید ہی لہجہ انور ہے	شیشے میں اپنی جوش شراب طہور ہے مہمان ہوں میں شیشہ دل جو چور ہے لموہ کی کمال مرہم چہم خور ہے اللہ کہ قدر وہ صتم پر غور ہے
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر دم عتاب سہم مروت سہی دور  
 ہر دم خیال یار نگہ کی حضور  
 شمس قمر چراغ حرم شمع طہر  
 ہون محو یا چشم غم ہجر و دور  
 حسن بشیر کورتہ کربا کی حضور  
 کب نقش پامین کم دید بیاضی نور  
 اوس محروم کا سایہ دیوار نور  
 جودل ہی دماغ عشق ہی لب ز نور  
 کیا جسم ہی لطیف فدا جان حور  
 کس کو فروغ حسن مین تیر ہی حضور  
 دماغ دل آفتاب ہی ہزارہ حضور  
 زندان یار صامت ہنسی و گنہم  
 دل کی مول لیتی ہر الفت کا درم

انصاف کی بجائی کہ کیا قصہ  
 دل سی کہی جہاں ہی نگہ نشی دور  
 اس جہاں بیدارین ہی ایک  
 عین خالین جہاں  
 صورت عین پرستی و سیرت عین  
 بی سایہ سر و قدم نہ تزلزل  
 جاوید و بستہ کمان حور  
 سینہ مین جلوہ کما و تجلی اللہ  
 اسی غیرت پہ تنی سایہ ہی نور  
 ہر ذرہ آفتاب ہی مین نور  
 فوجت کی رات طالع مین نور  
 موتی و کاتب مین غلامین بلور  
 ہم کو دیکھو کہ ان بجا ہوں شکوہ

آنکے جب پہنچے لیکن آنی غیر کو	مکلیف اس طرح کی بھلا کیا ہے
تنگ گریباں بنیں ہی میدانِ دانش پائیں	کم سن ہی پر بہت عمر بڑا اور دور
عیار حیلہ ساز و غما باز ہی شوخ	جہالت ہی فزیب ہی فقر ہی بوجھ
سنائی کسی سی شعر مرادین تو نواز	اکہتی ہرین مسکرا کی اوسی کیا شعور

سرس

ہرین شہر حواس غزل کیا اکون سحر

افراط فکر ہی خفقان کا فوہور

البتہ ہر دینِ حق پر ایک نوجواب ہے	مینا اور جاتی ہی شہرِ تاب ہے
گرمِ حبش شش ہی یمن کی تاب ہے	رابطہ پہنچا ہی بھر کیا آل کو سیات ہے
سوج دن ہی شاکش شانِ فیروز تاب ہے	قلزمِ معان مان ہی مینا گرو تاب ہے
جان کا جگڑا ہوا ہی ششِ ایت تاب ہے	وہاں جہت غشی نش فی شکوہ تاب ہے
چو ششِ سوا ہی کیساں بسا ہنجر تاب ہے	بحثِ میل سی ہی ن ہنجر تاب ہے
ہجر ساقِ مینا ہی ہنجر تاب ہے	دل کبابِ پناہ ہوا نام شر تاب ہے
ہنجر ساقِ مینا ہی ہنجر تاب ہے	دیدہ انجم کو ہنجر بٹا ہی لکھ تاب ہے



خاک و کیون جاننی او من و من کس چرخ  
 جرحه جرحه جرحه من مجبور کو که گشت  
 ناله کش کویون یاد مرگانه من و من تاسا  
 سوزش من لب و من و من زانک  
 آب ز من و من می چای ز شندان کاغذ  
 بوسه لب مجبور و دلا و زکوة با جمع  
 آفتاب آسمان حسن هی سفاک تو  
 هی یه تاثیر سیه منی شب و فراق  
 شمع پر پروانه عاشق گلن بلبل چینه  
 مهر و من بی پرده و منی منی شوکیا  
 دوری خاضر سیه و من غزلت گرینا

باغ و من و منی انوار شتاب  
 ساقیا خرماب بهتر هی شتاب  
 رابطه تار مار گمان کو و من و من  
 اگر که بچستی منی آب کو و من و من  
 که منین بطریق و من و من و من  
 ایک شفا کو و من و من و من  
 بجه کو و منی من و من و من و من  
 رویشی و منین که منی من و من  
 منی حیا کو و من و من و من  
 چاند باره ماری که منی من و من  
 ما منی تصویر کو و من و من و من

ای سحر هر صبحه نوین منی منی

بی بهاتری صفای من گو به نایاب

سنخ اویں لپچر سن منہ پر نقاب ہے  
 حسد کی دست نازین جام شراب ہے  
 ہر ایک بغل تے ایما توت ناپ ہے  
 زیبا ہی مہر گر تری سچی خراب ہے  
 سستی بھڑکے کینیاں شراب ہے  
 شبیر پر سوار جو وہ ماہتاب ہے  
 گر بندہ آنکھی مری چشم پر آب ہے  
 بیبا عرق سخی منج با آب تاب ہے  
 موسیٰ کو ایک جلوہ فی بیوش کر دیا  
 غنچی سی تنگت ہی گل سی سنج  
 بھر لا کی اشک آنکھ میں پی جان بھول  
 پٹھے کا او کی چوٹی بٹ بٹ  
 جو زخم خراقی ہی روتا ہوں باقی

پہنان شفق میں شرم سی کج آفتاب ہے  
 یاسوی ہنس لہ نظر آفتاب ہے  
 ہر دانت صاف غیرت زخموں کا ہے  
 تو آفتاب دروہ گل آفتاب ہے  
 سوز فراق سی دل سوز ان کباب ہے  
 نور قائم سی شک مہ نور کا ہے  
 جسم نزار خاک در بو تراب ہے  
 لبر نریارون ہی طبع ماہتاب ہے  
 دیکھی فروغ حسن تر کس میں تاب ہے  
 بمیشل مایہ کا دھن لا جواب ہے  
 حیرت ہی مان کہ جاؤں یا حباب ہے  
 یاد و ونیہ میں جلوہ تیر شہاب ہے  
 ہر اشک گرم روکش اشک کیا ہے

و یوانہ گرا تب ہی تویشی خطاب

تہائی میں اوسی سی ال جواب

اسی بیوفا تو جو حل کی شکر خواہ

محمود کہیں سن ہست شباب

رتبہ ملایہ عشق میں شاہ حسن

فرقت میں مہنگی کا سبب خیال

برسوزن فراق میں مہنگی نہیں مہنگی

کیا نشہ شراب کی پروا بھلا آوے

موزوں کو اس نہیں میں سحر و سحر

ہر چند یہ غزل ہی تری لا جواب

ہیں بچوں کی کان پینا کلام

کیفیت قرآن یہ واقفاب

حیرت یہ ہی کہ منیع دیا مہتاب

بجلی ہی برق کا کل شکر سحاب

سنبھل صفت گو گو مری چاہ

ہر میل میں شکر شکر شکر

باطن میں شکر شکر شکر

نرگس ہی آنکھ سر و قد لا جواب

روشن عروج حسن سی طام شراب

قلندر مہمال چشمہ چشم پراب

صبح بہار گردن جانان ہی حیرت

سودا ہی لفت یار چو ساری ہی موبو

بحر ہما نہیں عدین عدوت ہی تھا

ان زاهدان خشاک کا تقویٰ سمجھایا

کیا بات خروئی لب دندان یاری ق  
 دریا میں اٹھ پلن ہی تھی تو شکست  
 دہی ال بوسہ لیا پنجش وقت غنچ  
 اند کیا فروغ ہی ساتی کی حسن کا ق  
 شہر چہ ہی خطہ شاعی کی برق بوج  
 کیا دست کش ہی ساتی موشن مہیا  
 فوش و بنا پسند او کیل ہی ہر گل ق  
 ہی ہی طرب و فرح پیش لایم  
 آت تو نہیں جو پست تو اپنی نگاہ  
 ویا یان کی ہم ملائی کی نکاح  
 کہ چہ تہ خوبن تشبہا کہ ہر کس  
 کاکل کی لست صغیر عارضی جلو  
 و مر شک لے ہا لہ غنیا زمین رہے

وہ رنگ و لہریں ہی وہ آب و تاب  
 غیرت عیان خون دل باقوت تاب  
 بر لہر او من کی حاجت ٹوٹا ہے  
 پر تو فلک جو چھوڑا آب و تاب ہے  
 چشک ن آفتاب پہ جام شراب ہے  
 ہو و و آفتاب شب بابتاب ہے  
 بلبل غیر سنج ہی سر پر چاب ہے  
 لکاش ہی نعمت محبت چنگ تاب  
 کل خار نعمہ نوجہ گلستان خراب ہے  
 سوج بجنورین برق ہر اک مچ ہے  
 چید جبین یا رجسام عتاب ہے  
 ظہر کہ تر پہ طوفان مشتاب ہے  
 اسی طرح سفلہ طرفہ ترا انقلاب ہے

آپسین اتحاد مقر بازل سنی

مین ہون سحر وہ شمع اگر آفتاب

ایہ ہے نغمہ و مطرب ہی می و سائی  
غمزہ و ناز میں بس شمع کو شامی  
شب میں ہی ہی غفلت انامی  
ملک تاراج کی ہزن ایمان تو  
خوشنما حاشیہ روی کتابی نہیں  
آفتاب رخ روشن ہی جو پر تو مان  
مجسا و نیامین نہیں بی ہنر و ماکار  
ہی قیامت سحر ہجر کا و تھر کا شعل  
ملکے خاک میں پر ساوگی دل نہ گئی  
زندگی حسرت دیدار میں ہی نقش بر آ  
دور و تک چٹ گئی گر چہ یغان دیم

آمری جان ہی لین ہون باقی  
کج ادائی ہی ستم قہر و اخلاقی  
ہو چکی صبح مگر نشہ شب باقی  
ختم آنکھوں پہ تری پیشہ فراہمی  
خط کی شیریں ہی عبارت گل افغانی  
باج لیتا یہ دنیا سی کت باقی  
رزق دیتا ہی توات کی رزاقی  
رات اور بر کہ ہی و ہر جان میں قی  
ات ملک یہی ملتی کی ہون باقی  
مقی مثل حباب آنکھوں میں جان باقی  
خاک میجا یہ مضمون میں نہیں باقی

آسہ پیر لنگان ہی تری تروتی کا      نظر اپنی سو دریاؤں کی ساتی ہے

کتنی ہی عیش و فراق اب شیریں میں تیر  
زندگانی کی صلاوت نہیں ارپاتی ہے

غش بدین عاشق جلوہ گاہ نور ہے	بام جہان رشک کوہ طور ہے
نہیں تیر چرخ عاجز اور وہ بت خروید ہے	یکمین کیا اللہ کو منظور ہے
زیر کا کل چپ رہے پیر نور ہے	چاند گویا ابرہین مسطور ہے
چشم داکو ہے تصور یاد کا	پاس باطن میں بظاہر دور ہے
کون سیر ہی عشق سی آگ نہیں	یہ تو افسانہ بہت مشہور ہے
تاری او کی دانت میں ابرو ہلال	چاندینہ کا کل شب بیکور ہے
صدر ہا ہی جبر ساتی کیا کہون	شیشہ دل نہایت چکنا چور ہے
یہ کدورت سوز کی اچھی نہیں	نصاف کہنے الی جو کچھ منظور ہے
پیش پرست اس عرصہ میں اجلت میں	جو بیان حلاج ہی منصور ہے
سوز عشق چشم کا دیکھو اثر	جہنمی چھپا لہو آنکھوں میں

غیر حلال عاشق رنجور ہے دل بہارا خانہ مشہور ہے	آغیادوت کو خدارا اسی سچ تیر مژگان سی شبک ہی تمام
	دل بزدلو پچھتاو کی یا نالو کس بیو خواہ اسی سحر مشہور ہے
انوں تم گیارہ ہی ہنہ کا وصل جہاں ہی رہا انی نہیں دیکھیں جہاں تہ برق آواز مہر تہا امی میں تہ انور شہنشاہ تہا تہا تہا تہا ارجمند تہا تہا تہا تہا تہا ایک ہی وقت نہیں الگ تہا تہا ہر ایک تہا تہا تہا تہا تہا جسم کا بندہ نہیں ہو گیا ہی تہ	دل ہو اتنا بے تاب سنگدل کی چاہ اہل فتنہ کو خدہ ہی ن خلق اللہ رعد کا دل ہی ہلانا انا بجا کھا تہ جلوہ رخ سی چمکی چاندنی نقش بار آبروروسی حسینان کی نگہ بے پایہ سازہ عاشق ہوں اگرچہ خطا کرنا تو شکل گر گھری اپنی قدر اسی بے کھ گرا وٹھالی کہہ باجگو تو کیا اس کا
سے	کہہ گیا ہی یار نو چند ہی مدین شہنکینا

ای سحر کسری فری بچه که آینه کی درگاه

قد مژده کن کاتیری سایه نخل شبت امین

تخلی زور کی بالایی نخل شبت امین

که میج رنگ کن سنجیری من کاشن

کمند و ناک و نخبه سلاح ترک نهن

مرا به داغ دل گامای تیر کسری من

کرامت شوق کی حیات بدین سرون

بجا نگار چمن شعله می سیه شک گلخن

که ابله تو گیان میگوید مثل بلبل من

که پناه بهر نطفه آب گلچین کین من

بجای سنگ سی جوی اپنی لوح من

بهاران بری نهند می ای سیه گلشن

نخل و من سمری بر نیانی کام من

سحر کسری جلوه رخسار تو من

تو امین و سحر کسری کام تو من

نمایه بکار کج جلوه رخسار تو من

بیت یاکا گلن ابرو و رخسار چشم من

بها سیه نخل و ان تیغ داغ سالک

و نور رشک سی یال سیننی تیر من

بجنا جانی جوی داغ و نور من

نهایت توانی ان جوی ان تیغ من

خیال من کج کج کج کج کج کج

بجای سنگ سی جوی اپنی لوح من

بهاران بری نهند می ای سیه گلشن

نخل و من سمری بر نیانی کام من



فروغ قیوم سرها و فرین بی شوق کی  
 چنی افشان چین پر یکمیکر دل ہو گیا  
 نہیں آتا ہی مطلق رحم حال انعمت پر  
 بغل میں لگو پا لاکھت سے اسی نادا  
 ہو مجروح ناز ابرو و شکر گلہ نشی کی کیا  
 بہار و انعمانی لی عیان ساری عالم  
 بدن یاسین چہ گل اور لعل سنبل  
 شبنم پر اپنی قدرت میں انعمت گزرتی  
 وہ فتادہ ہوں جس سر کشی مکان نہیں  
 و شوقی کم سنی کی اور چین پوچھ کر  
 گذر و مکرشایان سے نہ امیست غرور  
 نمایان نگ مکی کا ہیون ہو چکا گل کی  
 نزاکت دیکھو ہنسا جو گلی مدین قیوم کا

بلجی شمع حیات ہو کر ہو کر  
 ہیکل میں بہت ہو کر ہو کر  
 بیون کا دل نہیں مچھلے مچھلے ہی  
 جسی ہر دوست سمجھتی تھی ہر دوست  
 کہ ہر ہر زخم پر پتی غم اور کڑن پڑا  
 رہا ہر زخم سپندہ روزن ہو کر کاشن  
 وہاں تک غنچہ قد بالا ہو کر کاشن  
 لعل تیرے کئی چہ کا بسل سیاہ پڑن  
 مدین شکت شایا ہوں چہ دل آسکین  
 بھگت ہو چھلادہ ہی سنی عالم کا جو بن  
 تو کدیل ناز جو تیرا تھا اس کا ہو کر بن  
 کہ گویا چو کل میں بن ان کے دست  
 جھکا جاتا ہی راویں نہیں گھر کے بن

نہیں چھوڑے ہوئے بسطع اوش کھینچے گا : کہ اوس کا حسن سپرد میں چرائے نیز اس

سب سحر کی کچھیں شکلائی جلدیائے

کہ حال اس بندہ درگاہ کا بنوایا پیش ہے

آپ کا لطف بھی نرالا ہے

تیری عاشق کا بول بالا ہے

سر و فرووس قدر عنا ہے

اب کسی زیست کی تمنا ہے

ملک الموت کا طمانچا ہے

فلک حسن ماہ پارا ہے

وہم کھتا ہی وہم کھتا ہے

یہی اوس بوفاسی شکوا ہے

اس ملاقات میں مزا کیا ہے

صبح نور و زرخ تہا ہے

چمک رہے وہ کھلا کی مارتو بالا ہے

ہوش کی کمان پار آہ نرالا ہے

خوبی رخ حسین یاد ہے

تجربے ایجان جبر تھا ہے

تیرے ہی آنکھیں جھپکنا اسی ساق

کیون نہ وہ خطا استوا وہ کمر

ہجرین اک سیح دور ان کے

نہوایا سہری حال کا پر نہا

نہ اشاعت نہ ایت ہیں نہ ہی

لیلہ القدر کے منہ لعل سیاہ

تیری دوری مین بحر حسن و جمال  
 چهره کعبه بی ابرو و مژگان  
 جلوه ماهرونی قتل کیا  
 اللہ اللہ صفای عارض حسن

اجوش زین آنسو و زین غم و غم  
 طاق محراب بی حجاب  
 زخمی کو چاندنی بی راس  
 ش پاپی لکچر سناست

و گیک ساقی مجھو شاد  
 خواب مین آفتاب کیا

خیال گردش چشم تیان  
 و مانع سیر باغ اب کسکویان  
 جهان کو ابر کا جسر گمان  
 ستاره و اکفش سه رخان  
 قدم پر نور مہ جلوہ کنان  
 خیال عارض مہر و سی ٹکڑے  
 تمہیں کیا مطلب دل مین تباؤ

نصیبون کی جو گردش غم تیان  
 زمین کلزار کوئی بھرنان  
 جہاڑی آہ سوزان کا بھان  
 زمین تیر مین شکال مان  
 کھار ماو پامال شوق بے  
 قلمی بھرنان تیان  
 جودل کھال تیر سپهران

فقط اک بات ہی موم و شمع  
 جہاں آگ لگی ہو کچل کر کشتہ  
 ہو اسی زلف مشکین ستم  
 عرق آلودہ رخ پر بہر قربان  
 اوٹھائی رخ سی پڑوہ ہو تم آغوش  
 رہا ویر ز زبان افسانہ حسن  
 خلش کرتی ہی لبیں جاسدین کے  
 مرقع سی نہ دہو تصویر مجنون  
 بسان شمع گوہی بی زبان  
 لگا لیتا ہی وہ باتوں میں دل کو  
 ہماری دیدہ تر پر ہمیشہ  
 نہیں افشاں چین باہر و پر  
 نگہ برچی ہی تو قد ہی قیامت

مگر کیا چیز ہی کیسا وہاں ہے  
 کہان ہی عیسیٰ مریم کہاں ہے  
 زمین و آسمان عنبر فشان ہے  
 طبق آئینہ کا لایا آسمان ہے  
 نہیں یہ لہن ترانی کا مکان ہے  
 وہ بہن میں طور کا شعلہ زبان ہے  
 بنی نوک قلم نوک سنان ہے  
 یہ نقشہ بی نشانوں کا نشان ہے  
 مگر سوز و رونا منہ سی عیان ہے  
 زبان میں سحر ہی معجز بیان ہے  
 سمندر کا زمانہ کو گمان ہے  
 عیان گویا فلک کپکپاں ہے  
 قرہ ہی تیر تو ابرو کمان ہے

سحر فرودس میں دیگا کتبہ

ترا ممدوح قسام جنان ہے

بیا محبت کی دو کیوں نہیں کرتے  
 دل قید سی جوڑ کی ہا کیوں نہیں کرتے  
 آئینہ کو زانو سی جدا کیوں نہیں کرتے  
 زلفین رخ پر نور پہ کیوں نہیں کرتے  
 انکار جہا ہی تو وفا کیوں نہیں کرتے  
 اب عدہ دیدار وفا کیوں نہیں کرتے  
 تم غنچہ دہن ہو تو مناسب تمہیں  
 اثبات جو در دہن اک بات سی کر دے  
 دل لیکر جاتی ہو اللہ می رہتی  
 کیوں جو نہر اتی کوہ کہانی نہیں کہو  
 بیا محبت تو نہیں ہونی کا چھپا

عسی لب خنجر کو واک کیوں نہیں کرتے  
 عقابہ رستہ کو واک کیوں نہیں کرتے  
 اس یہ میراث کیا کیوں نہیں کرتے  
 نازل عاشق پہ ہا کیوں نہیں کرتے  
 اقرار ملاقات ہلا کیوں نہیں کرتے  
 چہرہ سی نقاب چاہ کیوں نہیں کرتے  
 گر ہو گل شاہ و اب کیا کیوں نہیں کرتے  
 صاحبہ وقت کو واک کیوں نہیں کرتے  
 عیار بتو خوف خدا کیوں نہیں کرتے  
 قائل بتو سر تن چاہ کیوں نہیں کرتے  
 چہرہ مرقی کی اسباب کیا کیوں نہیں کرتے

<p>سو دای تو سو دکی واکینون نہیں کرتے</p> <p>و اوصل کی شب بند تھا کیون نہیں کرتے</p> <p>تم غم و تہم جو رہا کیون نہیں کرتے</p>	<p>گرا گستاہون لک بوقسم ہر گز نہیں کرتے</p> <p>کہ تانہیں خلیق تہیں گرا شرم کا باعث</p> <p>کیا چل گئی ات نہی بانی نیکان</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>مکمل ہیں اگر عشق و محبت سی سحر آپ</p> <p>بیتھو ہو قرآن پڑا کیون نہیں کرتے</p>	
----------------------------------------------------------------------------------	--

<p>ساغر لال سا قیا بھروسے</p> <p>امی حیرانہ عشق میں سر دے</p> <p>کوئی چاقی پہ کیونکہ پھروے</p> <p>ایک پوسہ جو محکوم و لبر دے</p> <p>گر چاہیہ تیرا وہ ہنسکر دے</p> <p>جان گوتہ چہ کوئی مر مر دے</p> <p>ماہ کامل کو منفعل کر دے</p> <p>پڑ گئی آنکھ پر مری پر دے</p>	<p>عشق گداز دین ست چہرے</p> <p>اب نغمہ و ناکہ کر دے</p> <p>گر بیش چشم پیتی ہی بھلا</p> <p>توئی مرگ سی بچون دم تریع</p> <p>ہو ان میں فدا ہشی ہر شاہی مرگ</p> <p>سنگدل کو یہ نہیں خیال تجھ</p> <p>نخ سی گریہ ہوا و بٹائی تھا پل</p> <p>غیر سی دیکھ اوک کو گرم سخن</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>             مایه تو ده گرمیان و صحبت شوی              زندگی چهر تو همه تونه ملا              کشته از وسه کا بهون بجای اگر              کشتو عشق بین بین کشتا بهون              یون پسینا و قن بین بهی حیطح              تشنه ربهتا بهون آب خنجر کا              مایه اب به حجاب به به به              آکی مٹی تو مگنی به به به              چاندنی سی مرا کشن کر به به              وای چو به تفت ز به به به              شیشه کوئی کلاب به به به              محکوب به به به به به به به           </p>	
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--

ای سحر شمع روحی بسان پر

شکل پروانه جان فدا کرد

<p>             سمن بهی شصاحت بین تن به به              اگر صفایین تن و نسترن به به به              و به گل به پاپنن غار خار و حشت              کھلائی تشر کھنای پی بانی گل              تمھاری انتون فی بی آبرو کیا              کلی ہی تکی مدین مکدین به به به              تو غنچه گل سنج اور به به به              ہری نگاہ مدین شست بہ بہ بہ              فہنساخی نہ و صحن چہن بہ بہ بہ              بہا بدیش شبہ ہی تو به به به           </p>	
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--

فرشتی سی ہونے تابناک ہے کہ سر پہ شستہ سی لی پیریں بند ہے  
 حضور شکلبا پر کیا طہرین کہ شکرینہ داخل میرا ہے  
 طہائی پر تو خوشی رخ ہو گئی بال کہ ہا اے خط سبز او کہان ہا ہے  
 فراق میں یہ تازیانہ کچر چر سیا کہ شام شربت معن میں ہا ہے  
 یہ ہا غری کا ہی عالم نظر میں آتا میان پاری میرا ہون ہا ہے  
 فرشتی تک کی تو گویا بی بی سج کی یہ دست ہی کہ لٹ نہ ہر ہا ہے  
 مساوی تیغ شکر فی کی تھی تھم کہ ہر حاجت تن چند نہ ہر ہا ہے  
 زبان ہی موجب آب حیات و نفا مسیح سی ترا اولی بحر ہا ہے  
 کہاں کی شکستہ بیست و ن لٹ پر بہت تار و خطا و غم ہا ہے  
 کیسکی آنیکا مژدہ چین میں لانی سہم ہر ایک غنچہ و گل خندہ سن ہا ہے  
 بجلی کلی چمب طح کی ہی گار کا کنا بہا رہی چین و پیر ہن ہا ہے  
 فنا ہو پہلی قدم چپا اہ فقرین کہ شکل میں کفنی و کفن ہا ہے  
 جو فرق ہی تو فقط خروبی و بزرگی و گریذ مرتبہ پنجین ہا ہے



سحرین خیمه نصیب کمالی طهر کیمیا این چنین

هر اک پر اطلعت فیضان سحر بر این

هر غزل اندوخته شیشه بت خیمه کافور  
یار چنگی پایش یار و خوشا او کجاست  
کیون خفاغیر و کجی سکه لاتی بهوتی  
دل کی گشتی بهی عالم هار می کل  
کون بهی عاشق کمان قوس کسی شفته  
کچم نهین مانع بهی یانی سانی کی

سو کیا کس نهین بهی شیشه کافور  
پیدین بهی کجی بهی بهی بهی بهی  
نیر سی حانه بهی بهی بهی بهی بهی  
عاشقی کما کچم نهین بهی بهی بهی  
رگیا اغیا کما باقی بهی بهی بهی  
خاک کوبی بهی بهی بهی بهی بهی

غیر مرقد جایی آسایش کمان او سکو تو

جس سکو اس جهان دین خوشا او

وید کی اروس گل کی خوشه بهی بهی  
عشق نازدلف بهی بهی بهی بهی  
بانع بهی پال غیرت یکم هر طر و خرام

مثل نرگس آینه بهی بهی بهی بهی  
لبوهر آفسانه بهی بهی بهی بهی  
شبه بهی بهی بهی بهی بهی بهی

طائرنگ خیم شست سنی کر نصیر  
 بوڑھی چھو لو شکار کجرا تو جو ہنی تھیں  
 کیکر دھونے زوگد از جہری گلہریاں  
 وہ کرمی موزون طر کی قد بالاکا  
 بہر سہنگاہی ہمارے چشم گریان سی  
 اسی بونستی محبت سخت شکل امر  
 یاد کو جیسی محبت ہی طاعت کی سبب  
 جگر کی نکت کی صبح وصل مہین  
 سو گئی دونوں بیکار کینوں اگر وقت  
 صندلی زانو کی الفت اسی کہ نہیں

برگ گلبن سی پی پیا پر پیدیا  
 طائرنگ خاجی بان پر پیدیا  
 شمع سان لوک بان سو جا پیدیا  
 جو زبان مثل سنان بالائی سر پیدیا  
 آبرو کو گھونگیا منہ تو ابر تر پیدیا  
 وہ کرمی الفت جو تھم کا جا پیدیا  
 ہی وہ انسان جو دل انسان میں پیدیا  
 آسمان ایسی بھی نیامین سحر پیدیا  
 نالہ میرا گنبد بی درمیں در پیدیا  
 آدمی اچھا بھلا کیوں درو سر پیدیا

اسی سحر سیمین مفلس کے ہاتھ آتی نہیں  
 بہر عشق انسان کو لازم ہی کہ ز پیدیا

مطر سباقی ہی جی باگٹ شانش

فصل کن ہی صبح گلشن ہی کا جوش

هر طرف شور بهاران جنبه کا جوی  
 اوس پر کو تک لپٹا یا جو جی پی سی  
 وہ سہی قامت لب ہی کھڑا ہی قوم  
 جانِ ستان می الفت کا حافظ غنی  
 ہجر صوری ہی تصور ہی حال معنی  
 ببل و گل کی سی حجت مجتہدین و کبر  
 نیمچہ نیل کمر سبزی ہی او سست  
 پیش چشم سست ہی جو جوی بی آبر  
 آگ کی اوخ شیدہ کی گلی ہی نکفت  
 جلوہ متساب پال حس کیو نہ مہر  
 نازنینوں کا حقیقت ہی کرم کوئی شعاع  
 سنبہ خط اور لب شیرین ہی ثابت ہوا  
 عکس رنگ سہی ہی ویزہ یا موت

آمد بخیزی کی ہی دلع بوش  
 بالہ نہ ہتھ پینا تو شین اغوش  
 سر و سہی آویز بستن شہر بوش  
 زیر خطا ہی بوش آویز بوش  
 یا ظاہرین خدا باطن بوش  
 ناکہ کش مثل مین بوش  
 جسم مین شل شراب خم اوکا بوش  
 پروہ مینا یج بوش  
 شمع بوش پروہ مینا بوش  
 چاندنی کی پانوں بوش  
 برک کل کو بوش  
 ایک با عمل قہ جانا بوش  
 گوہر غلطان جو بوش

خاک بستر چادر متساب لا پوش	بجزین او سالی هر کجا جلوه نغمه می
شمع بزم غیر روی ساقی می نوش	سوزش غیرت ساقی کیونکر ز جگر کینا
بنامی خسکی چراغ محترک ناموش	بجزین ای بی بی سر ز پیری بر کینا
برو با یسی بزرگی صاحبان موش	بجزین عالی ظرف کسب کینا
گو محیط اربع مسکون مگر ناموش	ندید توان یزد شو بهی کیونکر ناموش
دشت اکین است مدهوش موش	دل کی هستی غزال شمع ساقی پر کینا
چشم ز کسب می می کل سالی پوش	ز کسب مگر کینا سالی می می کینا

ناتوان بودن ای سحر اک زمین کی عشقین

بخت سستی جسم لا غریب و بال پوش

حب تک نام نه پیغام زمین آتا	روح جبین بی آرام زمین آتا
خوش کنی سر و گل اندام زمین آتا	خار خار غم فرقت سالی با شکی
نظر او سکا رخ گلغام زمین آتا	یونک سوکمه کی کاشاتن لا غراپا
خوابین بچی هلب با زمین آتا	روح پرا حشر طالع کاه می سده جبهه

ایمانی ہی تری یا کہ ہی روانا آتا	اور ایجان کوئی کام نہیں آتا
رات بھر میرا خیال ہی تباہی نو	شہر و دیو و شرک میں آتا
کینچ لانا دل منظر ہی کی چن	سب کچھ ہی شوق نامہ میں آتا
عشق میں روز و رازی نور و نور	سب کچھ ہی شوق نامہ میں آتا
دل کا آغا و محبت میں برانقشہ	نظر اچھا نہیں انجام نہیں آتا
دور میں تری نہیں کیا مراد نہیں	ساقیا میری طرف جام نہیں آتا

بہ مرنی کی سحر اپنا بھی بیکانی میں

غیر اعمال کوئی کام نہیں آتا

دیکھو ویزا کت و منہ جانہ زیب کی	ابا اکل شکر میں چتی کی تری کریم کی
و یاد لو کہ کویہ ان تعلق ہی ہو کر	میرا ہر سحر ہی جانتا ہے ب کی
کبت یو و لباس کی ہی جو کوئی	منہ ویت ہو جائی میں ہی تباہی
سوئی نہیں قیہ جو ورتی صرت	لہائیہ کیا جو یہ میں کی زیب کی
و این کلیلج ہو کر کنعان کا جیت پاک	بکلی ہی تو کل اس میں زیب کی

بہو دابو کستم فرقت کی لی خبر	ہو تو نہ جان کنی تری ناشکیب کی
کیا جہاں وعدہ کرتی ہو کچھ پتھر کا	تقریری ہی صاف عیان ہو میری
خوشنویں کی چھینتا ہی کت	تا شیر ہو کینا سخن لہنسم یہ کی
ایک دونا بھی قبر مرچے لڑا یہین	کیا بقیرا ین ہین انا شکیب کی
بسی گلاب ہی جو لب اعلیٰ گشت	خوشبو تو من سی یار کی آتی ہی سیب کی

اک جامہ نیل پیر کا کاشتہ ہون ای سحر  
چادر چڑھی مزار پہ میری کرب کی

ہر بندہ جسم سوز محبت سی انا ہے	یان و زو شب عقوبت شمع چراغ
جوش خون ہی سینہ پہ گلزار و ان	فصل ہمار ہی مراد دل بانع بانع
جہان نامی طرحی مری دل کا داغ	بی روغن و فتیلہ یہ روشن چراغ
اک دم پیش بغل میں دل بانع بانع	رشتہ شست آج مرا خانہ بانع
کس کلام کا غارت میں نہی کیا	کوشی ہی مہج گیت ان خلد بانع
اسی داغ غشت شعلہ رخسار چہرہ	مدت ہوئی کہ خانہ دل چہرہ

وہ گل چین میں یا تھا گلگشت کو کہی  
 کیا کچھی شکایت بہر صبح  
 شور و فغان مہی نہ کیونکر ہو سکے  
 کیونکر نہ زلف دیکھ کی ہر جودان  
 گمان مہن تیغ نازی کشلہ کوئی  
 ساقی بن اشک سرخ بھرتی ہر آنکھ  
 اسی عندایک کہ ہی گلزار کی  
 میری چلن پہ غیر قدم مارنی لگا  
 ٹھنڈا نہ کس طرحی سپرین داغ عشق  
 تنہا میں قمری قدر سرور نہی  
 اسی چشم طفل اشک رکنا گاہ میں

غیرت سی بتا سہر ایلان  
 بچاں بندہ ہی ہی فی سہا لب  
 سہیلہ کی زمرہ شعی کل  
 کمالیکی سپاہی کہیں جابجا  
 ہر زخم دل جو شکست لاریا  
 لہر زخون ل سے ہمارا  
 سخوت سی باغبان کا فکارت  
 کہکشی کی چال ویرا  
 بوقی ہی جیکہ تیغ تو بھتا چہاں  
 پروا شمع حسن کی ہر منہ بان  
 فہرہ کی دو بان کا چشمہ چہاں

آدھم کد طبع خلد سی نکلا ہونانی  
 اب لکھنو کھان ہی کھان بخش بان

حسن افزای سنج مکان کی بلی ہو  
نیا رثکان کی لقبین ہوا صبر انو  
اشک بختین ویا چمن میں یاد گنج  
دیم رخ نسی مثل تمہو گئی خندان گہ  
حیرت انگیزی ہوا یہ جوش طوفان  
پہلیاں زندہ ہوئیں بے اجنبش  
بام پر اولی جو تونی و می و سن  
حکم آتش قت ساقی میں کہتی ہر شب  
پھر بہا رانی جنون عشق پھرتا رہا  
اس قدر سو ز فراق یارنی دمی لکھو  
پھل جو ہی سی چوٹی ہی نکھڑی ہوئی  
زلزل کھلا کی کیا آشفٹہ تو غنی  
کو بہر جاتی ہی تیری سامنی عین لیل

ایک ماہ چاروہ کی گرد و وہالی ہو  
دیدہ خونبار می پائے کی چھالی ہو  
خوشی ابریز سب استیجا ریشالی ہو  
غیرت عقد شریکان کجالی ہو  
غیرت جیون عمان شہر کی نالی ہو  
آب جیوان کے بخنوار و س کانالی ہو  
مثل موسی غش ہزاروں مہینی والی ہو  
جام حبس سی لگا ہو ٹوٹنیں تنجالی ہو  
زخمہامی داغ کہنہ یک بیک کی ہو  
تیرا تشبارسان اخگر نشان کی ہو  
قطر ہای اشک مالتش کی کالی ہو  
دن پریشانی کی ہمہ پرتی الی ہو  
میل بھر چشم بد سرکہ کی منبالی ہو



لکه گنجی تقدیر بدین لکدیزی تیرنگاه  
جای خون شمع شمع گنجی قوت  
اگیا مردی کجی خواب باحت بدین  
هجرین ہی بسکه یاد کاکل شکین  
جانگزار ہی بسکه کالی ات هجر یار

نیز خطی تری سره کی و بنا کی  
بیل جوهر کی بیا کی امیر کی  
ششم ششم تری عشاق کی آبی  
رات سبی فزونی بی نظیر بدین  
میری نظیر بدین بی پای پیکر

جرم الفت پر کیا جنی که اک عالم کو قتل  
ای سحر اب هم ہی کی چاهنی و الی بود

افت لب قامت ز بدین بدین  
افسون جن ای تری جدیه گری  
بدین اختر تابان یعیان کاکشان  
شاداب ہی هر زخم بدین گل تر  
اسی غیرت خورشید رحمن ہی مثل  
دو دودل عشاق نکیون عود کی بود

پتھر مری درق کاک عقیق شجر ہی  
آئینه بدین ہی عکس کاک شیشه بدین  
یا گوهر غلطان تی ہی مانگ بدین  
کنستی مری کاک بدین بدین  
جنت بدین خیل حور پرست بدین  
نیز بدین یار لکس کاک ہی

سویاں ہی نال غلام زنجیر کی بندیت	زنجیر ہر اک تیر شکر کی سری ہے
وقت میں نیک بہن کی ہی عیادت	بہر خند کہل صبر کی چھاتی پہ دھرتی
یہ بھی کونک کی سرخی کا ہی عالم	گویا کہ کلابی دین میں مسیحا بھر ہی ہے
ایک گل یا دھڑا بھری ہجر و ملام	اک خلق جہان گذر ہی سفر ہی ہے

گروہ سی سی فلک کی ہیں سحر ازل منظر  
اس غم میں عزت کا سبب بہتر ہی ہے

جو فکر خود فروری بجلائی شک پھوٹی	زر خورشید لاکر زہر تیر می شہر ہی ہوئی
تجہ کی چاہی بھی تی کی زبان قاتل عالم	دو لہنی عاشقوں کو توئی ناگ اپنی بھی ہوئی
میر ہی عاشق ترا اسی قاتل خون سیا	نہ اویکا ویکیتا گہر جو قابو دین ہی ہوئی
یہ مثل ابھر خنک وراتا سر پین بھی	ملاقات و سمنہ ہی جو حاصل سر سہی ہوئی
ولا چھوٹ کر کھنکھر غم ہی ہی چھا	قیس پیدین باہم ہی جنگ کر بھی ہوئی
اگر دل میں لے کر غم یہاں تک	سیماں کی قسم ہی مذ شیشہ میں ہی ہوئی
خراں ناز جان ہی ایشیہ بیہوش ہے	ترجی حال ایسی شاہجوسی کبک ہوئی

سحر اوس غیرت گلزار کی صیانت کی چار

سنگ افشخ نهار آہر دینی ل لہری ہوئی

قاتل ملکی سچ کی تقریر ہوئی

دریا میں کس ماریسی تنویر ہوئی

سوداں روح نعمتہ مطرب ہی ہجرت

ہم تو اونھیں بکارینہ اغیار کی

قاصد پھر انہ لیکلی مری نامہ کا جوا

رسوا کیا خراب کیا اسی تہ شعا

پنهان ہوا ہی ہا نقاب میں

خط ہی نمود صحف رخسار پر

برہم ہیں آپ بوسہ کیسویہ کیوں

کیونکر میں یا بحر شہادت کو پیرتا

قاتل سی ایک دن مری اجاب نکما

سحب بقا میں نہر کی تنخیر ہوئی

بجلی ہر ایک من کی سحر ہوئی

اک درد سر صدای مرامیر ہوئی

اولیٰ ہمارے مال کی تاشہ ہوئی

برگشتہ کی قلم مری نقت یہ ہوئی

لے اب توجہ رشت کی اغیر ہوئی

بی پردہ کسکی پاندسی تصویر ہوئی

مر قوم نہایت یہ پتشیہ ہوئی

نہجہ معاف کی تھی تہنہ ہوئی

بہر عبور پل تہنہ شہادت ہوئی

وقت تہا شوق کی تیرجی موت گلہ گیر ہوئی

تر یا دوسری دیکھی ہوئی ہے

یہاں قبر بھی غریب کی تعمیر ہوئی  
 ہے ہی سحر و زلف و حسن کھلی ہوئی  
 اب تیری قید ہوئی کی تدبیر ہوئی

سینہ بھرنا جھسا جہا نہیں دھن پیدا کوئی  
 قہر جو شبیہ پسری تو نر امان  
 با وفا جھسا نہو گا تیرا شید کوئی  
 بیروت سی کو آ نکھ چرنا تک  
 لومر بیان نہیں آپ سے اچھا کوئی  
 مارا تا ہی تری کلبہ احزان کوئی  
 نگہ لطف کی رکھتا ہی تن کوئی  
 جھوٹ ہی لاو محبت نہیں تیا کوئی  
 جھوٹھوں اتنا نہیں دیتا ہی لاسا کوئی  
 ہونا آرزوہ اگر سروس می قلع کوئی  
 سچ تو یہ ہی نہیں دنیا میں کسی کا کوئی  
 سیدھی سی بات یہ ہو جاتا ہی با کوئی  
 مرض عشق سی ہوتا نہیں اچھا کوئی  
 جسطرح لیتا ہو بیمار سنبھالا کوئی  
 مفت دل بیچتا ہو نہیں نہیں لیتا کوئی  
 تیری دیوانہ سی چھوٹا نہیں کوئی  
 اسی پر غم کی ہر اک شے جانتی

ای سحر شکنی آتا تو چو سحر شکنی

سحر سے اچھڑی مرا چاہئے نہ ٹھکون

سناٹ کہستان خاک شہت کھلون

جبین آبا د چلکنا چو سحر شکنی

و غیسی رونما ایسیہ جبین

چہرہ دکھلا کر زمین باتوں کو غنمون

سرو کی مصالح مانو و ملک و توان

جبین آتا ہی کہ و سورہ توان

جبین آتا ہی وانیہ چشم سی خون

نجد سونا ایک ت سی پانی سجون

سیر گر آب وان کی ہی صنم نہ نظر

گر نہ تھا منظور ملنا تو ادایہ کون

بہر شبیہ قدر و لدا چلک چھپا

عشق چو بین بکا کیون بین

ای نگار شونخ کیسے کہا تھا آپ

دل سحر کا ملکہ ہاتھوں میں خاتمہ

دل سلیمان کی لکھنوی چو سحر شکنی

بہر گل میں قدم ہر قدم پنا ہونا

سحر شکنی سحر شکنی سحر شکنی

صاف نگار کہورت سحر سینا ہونا

کری گلشت چمن گروہ مار گل اندام

پہر چو ای کا شمل عیش معلیٰ پنا

آب حیوان اجطابان کا پسینا ہو جا  
 عھید کا چلنے پر بنالی کا مینا ہو جا  
 تم جو آجا تو جینے کا ترنا ہو جا  
 او سکی دل میں چو مری سرت گینا ہو جا  
 سسل مر جانا ہو شکل محبی جینا ہو جا

بوسہ ملجای تو چو نہ خط نہ  
 بلی کی گلی سی بر حال برو کر  
 او نس سیا کو یہ مین لکھا ہی  
 بکافور کہ ہی صابن مجھ ہی  
 تم شرب وصل نفا ہو جو نہ لانا کردہ

اثر سر بہی خاک در جان میں تھر  
 دیدہ کو میں پرجای تو بینا ہو جا

کہتے ہیں مری ہاتھ مری آج قصا  
 شمعہ تو ابھی گردن بدل میں لگا  
 اسی بت تری قناری قیر خدا  
 ہی بزم خموشان صد ہی نہ ندا  
 شدت ہی مرض کی ڈو واہی خدا  
 ان و زبون کہ جو مری غنقا سی سوا

غصہ نہی بہت بوسہ ابرو جو لیا  
 جلا دون میں قاتل بڑی مری جا  
 دل سپی بیند سی طیح جب ہی  
 سچ پٹی ہی ہن خوش ساکت  
 نہ وصل مجھ ہی نہ اب لکھن دا خون  
 خدا یار کو بینا لکھو کہ نہایت قاصد

عارضہ کی قسریں کل موقتی ہی تھیں

میت سہی کے تہنہ بیوی کو گل بن گئی

جاوید ایچی پاستر بیو کونی

مرقی می یارنی سب باتوں کا مجموعہ

کرنا ہی تم عاشق بننا شروع کرنا

بیجا نہیں ہم صد فرقت کو اب بھٹاتے

وانا کویتی بوجھ پر یہ سب

تین گلی کلشن میں بہر کثرت علیہ بن و رو

آتش نگاه پر دم می گرمم سینه

وکیہی ہو گیا اوست معانی کی سیل

گجھک کی چلنا کیوں نہیں مغللوں کو نشانہ بنے

کہ یہ کوئی نئی مراد نہیں ہے اس لیے اسے

یا حبیب الرحمن کی پوری سزا

اگر خزان بکشد و مرغی نکند و مرغی بکشد

تبریز و ارومیه و کرج و تهران

عزیز خورشید کاشانی

آب و چمن و درختان و کوهستان

جو کہیں یہ سن لے گا کہ فلاں

خالد بن ولیدؓ

وہی ہے جو کہ

مجلس شورای اسلامی

ایک اور ایسی ہی چیز ہے

آتش و کبریا

نام

## زباں پرست

ہی بیشہ قدرت کا شہد فریت	دست حق و بازوی پیمبریت
ہی دلائل میں تمنا کہ قیامت کا دن	کہتا میں دُکھوں قہری جہد ریت

ایضاً

استد کی جو بے بہرہ پسترات کہے	یوں کون ادھاق ہوا خات کہے
اللہ ہی مواسات کہ جسکے اوپر	اللہ ملائک سی مہابات کہے

ایضاً

گو بہرہ ریشی نہیں تھی حیدر چھوٹے	رہی میں بی بی قی میں کھر چھوٹے
کو عمر میں تھی خروید تھی سب سے بڑے	نبیوں سی تھی جسطرح پیمبر چھوٹے



<p>نہا</p>	<p>ایضاً</p>	
<p>خود ساجد حق خالق کا مسجود علیہ کعبہ صمدت و گوہر مقدسہ</p>		<p>ہی عبد ضابطہ عالمی کا معبود علیہ ہی ذراہٹ پیر اللہ سی اہلامہ کا</p>
<p>نہا</p>	<p>ایضاً</p>	
<p>ہر دم گنت افسوس ملا کرتا ہوں ہر شب صفت شمع جلا کرتا ہوں</p>		<p>کیا اور عینِ وقت میں بجلا کرتا ہوں سوزِ غم و فرقت سی جو ہی سوز و گداز</p>
<p>نہا</p>	<p>ایضاً</p>	
<p>ہوں شمع میں جیتا ہوں میں تپتا ہوں ایکجاں میں اپنے رستے دان ہوتا ہوں</p>		<p>بن آپ کی بیہوش را کرتا ہوں آنکھوں میں ہی دمِ جسم ہی بی تاب ہوں</p>
<p>نہا</p>	<p>ایضاً</p>	
<p>ہیں وہ نگرنا لہرِ شکار و جوں بسر اگر سحر فی سر و سلطان بس</p>		<p>ہر وقت نگر چاک گریبان بس عالم تری آہوں سی جلیبی کہین</p>
<p>نہا</p>	<p>ایضاً</p>	

اسی ہرزہ درانی خصلت چپ	اس شور و فغان سی کہ نہ آفت چپ
انوشاہ کنیز از بدو تھام غمی نہ بان	چپ چپ ہ چپ ہ نہ کہ قیامت چپ
ایضاً	ایضاً
ایہ یاد ہو عشق میں مسکن اپنا	کاہیدہ ہوا کاہ صفت تن اپنا
ہرین شہنہ خون اپنی بھی اور بیگنا	الفت میں ہی جہان ہی و سہل اپنا
ایضاً	ایضاً
سایہ راز عشق پنهان کیجے	کب تک بھلا چاک کریمان کیجے
یہ مویی یاد کر کی دندان سنم	بہر نر و اشک سی و اماں کیجے
ایضاً	ایضاً
سکینہ اشق مجھ ضیعت کمزور کیا	کاہیدہ مثال کمزور کیا
جی کر و بختیارین ہما جسم مرزا	اسی خانہ خراب بندہ درگور کیا
ایضاً	ایضاً
جو دل کہ اسے بجز دلدار نہ ہو	آگاہ مری حال نئی نھا نہ ہو

کیا جانی وہ لذت پریشان کا	جو زلف کی واد میں گرفتار
---------------------------	--------------------------

ایضا	
------	--

افسوس کہ تقیر فی ناسازی کی	نہ لگی عالم فی دست رازی کی
اوس راہ لقا سی کرو یا مجھ کو جدا	اسی چش غم تبسم تو پر اونی کی

ایضا	
------	--

امی عشق مرا چہین بھایا تجھ کو	کہو یہ استا نا ہی نوشن یا تبسم
دیکھی تری دوستی بس اسچا نہ ترا با	بہیساں نہ تھا وہ پیا یا تبسم

لذتِ پنج سفر کرنا گوارا چاہیے	سرسری اس بہ میں قہر مہر و انداز چاہیے
جان چلکر روضہ اقدس چاہیے	سرورِ عالم کی مرقد کا نظار چاہیے
خاکِ پیکوئی مدینی کی بہار چاہیے	
تینج بہرِ سی اسی قاتل نہ مارا چاہیے	قلب عاشق تیغِ عشوہ سی روپا چاہیے
تیرے گان سی مشکِ دل ہمارا چاہیے	دونوں ابرو کا تری ہمو اشار چاہیے
قتل کو عشاق کی خنجر وود ہمارا چاہیے	
یاہ حق دل میں نہاں آتش کا رچا چاہیے	ماسویٰ محبوب عالم سی کنار چاہیے
گہری لغتِ فقیر و نسی مدار چاہیے	پشتِ پاہر و دمِ سرِ سخت پہ مارا چاہیے
بھوتِ نفسِ کشتنی کا یون اوتار چاہیے	

دل کی صورت ہو اور حرص بہترین	کام کوئی مرضی مہمو کا گویا نہیں
غیر رستم دیو کو ان اور مری نہیں	نفس سرکش تیغ الا لہد بن فرما
اک سکندر بھر سر کو بی دارا چاہے	
پیش ہر عاشقی تریاک بی تاثیر	عقل جالینوس ہی باقی قابل تفسیر
کارو کی ساحرون کی ہسی یہ تقریر	ما زلف یا زکی کاٹی کی کیا تدبیر
چشم افسوگر سی اسکا اشتیاق چاہے	
رات دن کھلی جہان کی قصہ انی کی	لذت بزم وصال یا جان کی بیکہ
الغرض سب عشرت نیانی فانی کی	لطف طفل بویچکا سیر جوانی کی
ابتو پیر مہن و لاسے کتنا چاہے	
بسکہ طفل سی تپنے قت کا ہونین	کرو یا بار محبت فی رات نامت
کیونکہ اوں کوں چھین جاؤں اوں کی بستہ	آہ ہوا اک تو جو انکشت میں شل
نصحت پیری کی اپنی کہتے سہا چاہے	
وصل و فرقت میں کہی جیتی کہی مہر میں	صورت پروانہ جانبا کیا ہو شہر میں

راز عشق شمع لولپنهان بنشینم	او کھلی مین سر دیا و کھنکھسی بنی
-----------------------------	----------------------------------

عشق اوس پر نشین کا آشکارا چاہے
--------------------------------

کیا دکھاتا ہی بھلا شمشیر قاتل مہدم	جلد اس ناخن سی کر عقدہ کشائی
دیکھتا سفاک کیا ہی جلد گردن کفلم	نسر امدت سی تیری تیغ کی آگ کی خم

نوجھ گردن سی مری اب تو اوارا چاہے
-----------------------------------

غیر حق کرنا طلب مطلب ہر اک جا کفر ہی	غوب سمجھا ہی سحر تحصیل دنیا کفر ہی
عرض حاجت اپنی مہصورت گویا کفر ہی	باتھ دامن توکل سی وٹھانا کفر ہی

ہر صیبت مین خدا ہی کو یکا چاہے
--------------------------------

مخمس برغزل شیخ امام بخش سنخ مرحوم
-----------------------------------

مین سخت دل قطر خون چکیدہ ہوں	خشک تر زمانہ سی امن کشیدہ ہوں
بہشتی عذاب نزع جہنم آفریدہ ہوں	ہوش مبدہ ہوں خواہی دیدہ ہوں

وحشت مین ہر صدا کی گھوٹی پیدہ ہوں
-----------------------------------

بشل شراب سنخ بہا کر لہو مرا	بی ہمتیاری ساقی سفاک منہ پڑا
-----------------------------	------------------------------

حیرت بهی کچھتہ رحم مر حال پر کیا کیوں میرا سزا تو انکی دوست خوشنوا

کیا میں بھی مثل شیشہ می سر بر پون

کیونکر ہوا جناب خرابات بہرین لاؤن کہان تہی تاب خرابات بہرین

ہون سرخوش و خراب خرابات بہرین مثل خم شہاب خرابات بہرین

زادہ برای بادہ کشی آتہ دیہ پون

یہ ضعف سی سبک تن لاغری اتواہ مرکب ہی دوشاد و دوشاد بک

بانگ چرس کی طرح بلا شک و شبہہ انوکھا میں سبکو چور کی ملک کرتا

ہر چند قافے میں بن لکیر جزیہ پون

دل سپک یا ہی شوخی و فتا یا پر موتیا ہون جان نرس بیدار

قد خم ہی شاخ گیسوی طرا یا پر طاق ہی طاق ابروی خدا یا پر

محراب کعبہ حاج کیویش خم پون

بندہ ہی تیری حسن کا آفاق ماہرین زہر جبین سیاہ ہی چہر ہی گہرین

پہر دل عزیز خاتم خوبی کا ہی نگین تیرا غلام کچھ رکھن نام نہرین

کستاری مشتری بھی مین تیرا خیر ہو	
مہر و سحر مین لبطو کو چھپی سوتھی کھلا کبھی صبح ۲ آفتاب ہی سکھلا کہیں خوبی طلوع صبح کا ہوتا ہی رہا	او آفتاب منہ افق بام ہی دکھا
مانند صبح مین بھی گریبان دیدہ ہو	
عاشق سیاہ کا مین زلف سیاہ کا ہو ہر شب سیاہی مجھ کو باقی ہی نہرو ہی بچ منقلب مین مرا اختر زبون	تھا چاک جیب صبح توشہ سواری ہو
مین تیرہ بخت شام گریبان دیدہ ہو	
ساتھ کی ہجر مین ہی ل مضر طپا ہی دخت زکی وید کی کا منضیج پہر سی نگ سسری وری ہجران سیا	کسکو خبر کہ شیشہ کہاں ہی قلع کہا
بی یاریزم بادہ مین ہوش پریدہ ہو	
نہایت کی مالموسی ہی سختی نہو وغیر چہا یا ہو نہیں جہا نہیں نہیں ہٹ ہو ہی رشتہ گستاخان روپو وغیر ہرگز لطف نہیں مجھی آتا ہو وغیر	
عالم تمام ایک بدن ہی مین دیدہ ہو	



تبار نفس غلبی کون سی وابسته بود	تقالب تھی کروں چو منور
امرجال کی محبتی تکلیف اب نہ	اہم ممکن چہین ہی رخصت بنانا
بی خستیا صورت صورت سیدہ بود	
نمازان ہین گھر خان جہان اس پر	کب آنکوشی و موت یان اس پر
سیماں ہی نظر دورنگی چرخ کبود	ہنسنا ہونہیں کجاں کی پستی بود
بانج جہانین مثل انار برسیہ بود	
لازم ہی آدمی کو اوسی چال کو اوٹھا	جس سی وقار ویدہ اہل مانعین باد
اوستا کی یہ بات نہ کیوں کر سحر کون	گو جان جانی غم نہید یکسریں بات
ناسخ وہ کچھ رہی توین بنی شیدہ بود	
مخمس بر غزل مرزا بنیج حسد بود	
اقتور ہی جو ہر دم لالہ خسار ہوین	تو داغ و لیس ہی سینہ شکست ہی تارین
چہین اس غریب آنکھ میں چو لہریں کا	ظن دیا پلا ہی جوین چرخ تارین
مرا نظارہ دامن ہی قمر کان پاکیزہ بود	

یہ جنت ہے کل اوسرندین کا	ہی شکستہ چہرہ و غش حیرت انگیز کا
رگین پری ساری ہی ورموئی کا	بہار انصوری جوہر دم نکات کبھی لطف پری کا

دل پر خون تپاب پہلو پختہ آہو چین کا

سب سے پہلے سیدہ جنتہ بختیال فرین کا	جگر لڑتا ہی لکڑی لکڑی عالم لعل نوشین کا
نخ کا رنگ نبی دیدن شمشاد شکرین کا	رواں تابی جو خون دل خیال اوسرندین کا

مراوانان پختہ جگر دامن ہی گلچین کا

سہ شاد آگیا بستان لعل عابدی کا	براک انصوری معلوم نافہ آہو چین کا
رگین موصورتہا میں جلیق جوہرین کا	خیال آیا جو روی خوش و قطرات سہرین کا

ہمناشا شکو و کیا صبح تک متاب ہو دین کا

نظر کو جو دیکھیں فہمی وشن کی صفائی کو	مشال آئینہ حیرت ہو عشاق آئی کو
نظر کو مہر بتا نظر ساری خدائی کو	موکھائی مہراج حسن اگر رنگ طائی کو

تو عالم ہو ہر اک مرغ نغمہ نغمہ زرین کا

نظر کو جو دیکھیں فہمی وشن کی صفائی کو	کیا عالم کو مینی اضطراب نالہ سی ماہر کا
---------------------------------------	-----------------------------------------

ہوا ہون سب کے احوال ملک بیدار سی	تیر پنا گل خروید
میں سبل ہر ان شکر افگنج	میں سبل ہر ان شکر افگنج
ہی معنہ قتلہ چاندنی اوکھو پان زمین ہی مشک خیز اور آسان غنہ	ہوا ہو کا ہی نکمہ کا کتا ہی پان بتا ہی غنہ ترا سی صبا مودہ پان
کھدا ہی آج جوڑا کسلی جعد غنہ	کھدا ہی آج جوڑا کسلی جعد غنہ
جلایا خرمن ہوش خرو کا نوئی جکی نکیونکر گرم تر ہوا ہ تشبہا جکی	جگر کیمیں ہی تیغ ساقی جکی طلائی گاساں ہاں ہاں جکی
میں یار و کشتہ ہون اک رویشے	میں یار و کشتہ ہون اک رویشے
نہیں آرام کی جاو ہر سوزا عین خامی ہی رہ بیدار مغز پین محال نیکنامی	تہا ش عیش یار تہا ش عیش ادب تہا ش شب سستی کی انکسالت جین تہا ش
صبح حشر کو و مکیہ کا لطف باغ	صبح حشر کو و مکیہ کا لطف باغ
بیان ہو صفت کیا او شیں گل کی پی گلگشت اگر گمشدہ گل سپرین	چہمیں کا می سی خورشید خروید کری پا پاں کیا مینا سی لکویا پان

که عمارستان ہی آجوزیا کلزار تو لایک

که سرای کا جلو و نور اوس پر کرا

عزیزک جنت تھلک نسل

تماشا ہی رہ و محزون بخت آتش و سپین کا

بہوای باغین ہی آشیان برباد ہی

ہی جوت باغبان و ہشت سیاوا ہی

تختی ہی اہ پروردگار کب یاد ہی

ہنسے کیونکہ نگل شکرتی فریاد ہی

سناوینی نہیں نادل عشاق غمگین کا

محبوبی بزم طرب با تم سر خوش ہیں

ہی ال چنگ فی مویہ کرا ویدینہ ال

سکھ کا سہی خشت سب خیم خال افلاک

صراحی چکیاں لیتی ہی چشم جام ہی پر خون

گمراہ کیا ہی دور میخواران شین کا

بن حیرت فراہم خطا سب پر لعل

کہ دوہ آتش یا قوت ہوتا ہی مرد کب

ہو پیش وی وشن بد چش بیل شب

جلای کیون ہر و شمع کا فور کور و زو

فروغ اوس تچہ مرجانی و ساق بلوین کا

مراون سبک اندک تواریک طبعی	ترا حسن جهان افش
یواسلی اور کاشی	عین حسن ملا دارا و سکر
که بی سبب غروب کبک بخت	
جوانی کی تو شب بخود زای سبک	هوا کا فو شب بخت کی باق
ای کیا کیفیت اب که بخت	سیکایسی پیر سبک چو بخت
که صبح کوچ کو غافل	
نپو چو می بت اپنی بنگشت کا نام	اونجا او سکو سید کیا تا سب
پڑی کر کوہ پاریہ تو قمار	بین پر نیات می سنی کو پیر
جوان مورتی لکین کی باک	
اهل فوجی آبایش محبی ای	جنا زو سخت که غم
اثر شد لب شیرین گاهی ای	مجنی بی شربت آب کی
مراهی کام جان مین سوا	
بجای کز نزال	مری بوان پیش
	سبک بخت

<p>کسی که در این دنیا بسیار از این دنیا</p>	<p>بسیار از این دنیا بسیار از این دنیا</p>
<p>کسی که در این دنیا بسیار از این دنیا</p>	<p>کسی که در این دنیا بسیار از این دنیا</p>
<p>کسی که در این دنیا بسیار از این دنیا</p>	<p>کسی که در این دنیا بسیار از این دنیا</p>
<p>اگر چه قصد صلاح قد موزون کی تضمین کا</p>	
<p>که ہی طایر آتش بار شرب که سوخت نه بجا گین کیونکر اغیار شرب آک سوخت</p>	<p>نهایت بد شربان بنین که سوخت عیان لاجول کا بقا ہی طلب آک سوخت</p>
<p>که یہ تیر شہا کی با ہی وہ لشکر شیاطین کا</p>	
<p>ملین جب سلطنت کی ٹہنگ کو غی خاکسار ہی تخت و تاج خاک و سنگ کی خاکسار</p>	<p>ملین جب سلطنت کی ٹہنگ کو غی خاکسار ہی تخت و تاج خاک و سنگ کی خاکسار</p>
<p>تیرا کوچہ ہی آتش کاہ شاہی تیر ہی سکین کا</p>	
<p>ہی قدر سنا یہ دیوار برتر چتر نہیں ہی سند نخل ہی خار اولی ہتر</p>	<p>ہی قدر سنا یہ دیوار برتر چتر نہیں ہی سند نخل ہی خار اولی ہتر</p>

درین سبب که بخواهد با بوی خوش مالیند

سوسن را در آب جوشانده و با بوی خوش مالیند  
 کفن کو چادر سج او پی غسل با بوی خوش

مسح و خصر فی بامان کیا تجویز کنند

سحر می است صبا کمان حسن کا فرخ  
 اشر و کیمه اوس گل نازک مانع حسن کا فرخ  
 دل بیتاب پروانه چرخ حسن کا فرخ  
 اکاماتی صفت میهن حبیب بن حسن کا فرخ

قلم می بلبل خوش لجه کلزار مضامین کا

بڑی ہی جی تھی نہ سہرا

## وآسوہست

<p>یا وایم کہ پختہ سی سروکار تھا غور و زکس ہایہ کا بیار نہ تھا</p>	<p>دل کسی زلف پریشان کا گرفتار تھا روکش سلک گہر آنسو و کٹار تھا</p>
	<p>روز و شب شام و سحر عیش و طرب ہوتا تھا سطح بچور و بیخواب بین کب ہوتا تھا</p>
<p>کونئی رشتہ سی نکلی نہ کوئے آگاہی تھی نیکوئی باقی تھی عشق کوونی کو</p>	<p>نالہ کیا چیز ہی کا نون لے سنا تھا نہ کہے کچھ نہ واقف تھی کہ ہوتی ہی محبت</p>
	<p>بیک فاموس کا اک پاس ہا کرتا تھا دلکو سوانی کا وسواس ہا کرتا تھا</p>



دور و دشت از تنگ بوی مهر

خلق سیویش آن

آشنا بودی نسبی اعدا کین تو

صحبست گریه با که بخت تو

گر کسی شخص کو سنتی تبی کسی پرشید

ولین کستی تبی الهی یحبت ہی کیا

دینا او ناله و فریاد کا کرنا کیسا

زندگی بهرب جب بخش پڑا کیسا

دیکھ کر دکھو کوئی منہ جو چپا لیتا تھا

نازیجاسی طبیعت کو تنفر تھا

میر می رہتی کسی خنجر ابرو کی تھپ

بل کیا کرتی تھی چچ و خمر کیو کی تھپ

لال انگبین تہین تیشی چہر تھانہ

اسطرح کا بیکو رہتا تھا بل انگبین

ہر نفس لب پہ ہاگرتا نہتا یوں مہر  
ہر زہ گری ہی جی تھی نہ سراپا پر

گہرا شک دہن پہ کیسی کرتی تھے  
دشت میں یوں بگوبی کی طرح پھرتی تھے

سزا جملہ کرتی تھی لب پہ سنی کہ آہ و فغان  
چشم حیران تھی نہ آئینہ تصویر تیار  
سالہ گرم نہ تھا شمع نہ شمع شمع  
تھا رگ ابر بہاری نہ سر ہر شرکان

حال آشفستہ نہ تھا کاکل و سنبل کی طرح  
جامہ صد چاک نہ تھا پیر ہن گل کی طرح

دل میں غار قرہ رہتا تھا غلشن اور آب  
متر و تھی روز اور متفکر تھی شب  
کھینچا نامہ و فرما دوسی مطلق تھی لب  
جیکو غم جسم کو کاہش تھی تھا و لگو

کو بگو پھرتی نہ تھی کثرت بتیابی سے  
رات بھر ناری نہ ہم گنتی تھی بیجا ابی سے

و مہر ہاگرتا نہتا یوں مہر  
برق سان تہا دل پر سوز نہ سینی میں طیار  
سات دن فخر و شہی تھی یوں قفل نہ  
چھترہ فوق شہی ظاہر تھا نور خفقاں

رنگ رخ صد به دل سی نہ اوڑا کرتا تھا

اشک خونیں سخی دھن کہی دین بھر تھا

چین سی سوتی تھی الہ تہ تیہ تھی

اشک مثل نایاب تھی نایاب تھی

خلد تھی بزم طرب عیش کی شاوہی

دل تھا آرام دین وقت تھی بیانی

اشک گل رنگ سی دھن مرا گلگون لہجہ تھا

لاکسان داغ انیس دل پر ندان کب تھا

پامی پر آب سی خار نہ کیسہ تھی

اپنی ہمایہ مٹی حشت تین تین کی تھی

دشت پیامی مصیبت تھی ہر روز قدم

ننگی سر کوہ و بیابان دین بھرتی تھی

ہکو دیوانہ نہ انبامی زمان کہتی تھی

لڑکی پھر لہی گھیری نہ ہمیں تھی

دوری راحت جان روح کو تھی

جیتی جی عیسیٰ جی جی تھی

یہ نہ سمجھی تھی کہ ہم پر یہ بلا آئیگی

بناک یہ کہوش افلاک نیا لائیگی

دشت مجنون دل شوریدہ کو دکھ لائیگی

عشق دیوانہ بنائے گا غضب لائیگا

اب جو دیکھتا تو بلا عشق کو پایا ہے  
دل یہ کہانی کہ چین تازہ کھلایا ہے  
دل پر داغ داغ دل زلزلے گھمایا ہے  
نہا کر مہر سی جی کو جلایا ہے

عشق چشمِ صدم اک بھونک لے آیا  
پھر جس جس کی پر ہیز تھا اگی آیا

مضطر ہے کون کیا حال دلِ خارجہ  
جالی شکر آنکھوں سے پھر ہی جا رہی تبا  
سینے میں پارہ سیابِ صفت ہی مٹیاب  
زندگی بحرِ فنا میں ہی نہی نقشِ آ

جوشِ گریہ جو ہی آتا نہیں خوابِ نکوین  
دور ہی کا کہنی و مثلِ حبابِ آنکھوں میں

پہونکی دیتی ہی بند کتو سے زانِ مرگ  
دل ہی سنی میں چنانِ صدمِ غم کا شوق  
بیٹھنے میں ہی قلعِ صدم سے اٹھنا ہو  
دفرِ عقل کی ہر دم و برہم اور

یادِ فقار میں دل غم سی ہی پایا اپنا  
عشق کا کل میں پریشان بہت چلنا

نمیدانی نہیں غریب میں تعلق کی

سمجھ کر تیری ہر اک بات کو

صاف کہتے ہیں دانت جو پیارے

تاری تیرا ہی ہر شب پرانا

شعلہ رخ کنی تصویر میں جا کر رہا ہوں

رات دن میں کھٹ فوس ملا کر رہا ہوں

اپنی محبوب کس طرح نہیں شیدا ہوں

جان کیوں نہیں سسکیں بلبلانہ ہوں

حسن میں مثل کسی اور کا نہیں ہوں

دیکھو وہ عین کو تو کیا نامہ باسی ہوں

عمر بھر اوس میں خوبی سی کنار انکرون

جو بھی سامنی آئی تو نظر انکرون

ایسا مجھ پر فائش ہی کس کو ملتا

اپنی عاشق کی خوشی میں ہوتا

مازید جاسی نہ آگاہ ہو وہ صلا

کج ادائی کو سمجھتا ہو وہ راز با

زنگ عاشق کا جو فوق کوئی حیران ہوتا

پانی آشفته سیر ہو تو پریشان ہوتا

شیر عاشق کو جو زنگ کیسے دیکھے

منہ بہ منہ کیسی کلی لگتی ہو دیکھے

سخت فک چہ کیا ہو چہ طبعیت کی  
خج میں کیوں ہو خطا کوئی ہوئی کیا

رویا موقوف کر دو تمکو مری کی قسم  
سندھی کی ہین چہ و تمکو مری کی قسم

خج عاشق کو ندی ہجر گوارا نکری  
سخت مانع ہو محبت سی کنار انکری  
یہ جیا ہو کہ کسی سمت نہ نکری  
مرین حسرت سی قیاب وہ شہر انکری

شہر گردی نہ آدیں میں ہر جانی ہو  
نہ تو خود کام ہو نہ تو خود آرائی ہو

پارسا ہونہ مناسی کی طوف نائل ہو  
ایک بیل کی سو اسبے وہ گل غافل ہو  
خج شرم مروت ہو نہ بنگین دل ہو  
ذمی لیاقت ہو وفا دار ہو و راعاقل ہو

خود سر و موزی سفاک و ستم گار ہو  
پیشہ دلبہ فو لکشن ہو دل آزار ہو

تسخ کامیوسی شرم ہو وہ شیریں لب  
دلین ہو طبعیت نہیں قہر و غضب  
نہ کہ اگر می عاشق کا غم میں خج  
خج سونی دو

جلوه حسن پیرا بود بر نه فانی او

منه او تر جامی آزرده بیاشست زین

حسن الیا که زبانی مین پدید آمد

هی خبیب نصف راه دور بر می

مهر کو زور گری چاند سی و سلمی

توب چرخ ابرو کی او تر و غیرت

شمع گردن و دیوان سبزه کمال

گوشواری هین یا شب یل ا کمال

کان اوین کان صبا کج هین کمال

هی هرک چن چین و کش خط محو

لب الیلین هین جو یا قوت تو زندان

چشم شملاده که شرف و بود چش

سر سیه چشم بلای دل جان عاشق

لبان بخش مسیحائی و ان عاشق

نخنه سی تنگ هین غیرت گلبرگ لب

و یکچکر جلوه زلف لب رخ هی عجب

غیرت کو لب ز نشان هین و ندان

حسن آبا و هین کیا

شک و یا قوت و قمری کینین مین

	سینبل و غنچه و گل باغ میں شرمندین	
ہو بہو ابرو خوش دھڑکے ہالون میں عنبر ساراسی ماوہ خوشبو		آئینہ دیدار آہو تی جو دیکھی نہ کہو غیرت سنبل ترکہ نگار و والی گیسو
	پسکہ مویات کی پکڑ لی ہی سیاچو نور و شب سے فروزندہ و وبال چو	
صدیہ رشک سی بچ کی چپائی کھچا نور سے چشم تاشانی میں پانی بھرا		گورا گورا وہ گلاصاف اگر دیکھتی کہ شبنم کا نو گلیاں ملک رہا تک شرکا
	مہر شرمندہ ہی فوق رونی منو شوق واہ کیا چہرہ پر نور ہی کیا کردن	
شاخہای شجر طور میں اوپر قربان منفعل دست خنای سی ہی شاخ مرغان		ہاتھ وہ ہاتھ فدا جن سے یک دست جہا چرخے نو پھیر و پیچ سے فہر تابا
	مرتبہ طالب دیدار کو مٹی سی کا نور پیدا ہی ہتھیلی سی پڑیا کا	



<p>روح سینج حبیبین دین سینه نسا سخت حیرت کون چایو کجا آوا</p>	<p>بہتر آئینہ جی بلور سی اوزون شمشاد دل چرکھای بی کجا بی تفسیریت</p>
<p>فلک حسن کے ہین کو کہ ہنشان و زون نخل قامت سحر کی پندہ نیا بان و زون</p>	<p></p>
<p>شکم نرم کی خوبی کا کھون کیا عالم آنکھ پڑجای تو حیران ہو سارا عالم</p>	<p>دیکھا محل میں آئینہ میں نیا عالم ایک نظاری کی رکتا ہی نسا عالم</p>
<p>ناز کی پیشکم صاف کی دل شیدا پای نظارہ پہلستا ہی شان پیدا</p>	<p></p>
<p>نامہ ہوس سی بی وہ نام کہ خوشبو ویدہ جو حیران نام کہ تار نظر</p>	<p>اوز نراکت ہین کہ ہی گہر گل شمشاد یا کہ بال گرہ بال کی بے نام کہ</p>
<p>گل شگفتہ فروز سب نام آوا سنبیل خلد کا ہی تار کہ صاف آوا</p>	<p></p>
<p>کہنچاکت سی کہ او کی نظر آتی ہی</p>	<p>مثل موجد معنیہ ہین پست جاتی ہی</p>

سکہ باریک ہی نہ بال کو شکاری تو  
جنیش نازسی فتارین بل کھاتی ہو

سراپو کی جھوکی ہی ہر کام چکاتی ہے  
چشم عشاق میں بجلی ہی چمکاتی ہے

سازن کی سی صفائی میں نخل پڑی  
خامخ کو صبا میں ہی کم کر دیں  
اونکی نرمی و لطافت کا کروں کیا پو  
ہی شب وصل عبود سحر میں پڑو

زانو کب چشم تصور سی جدا ہوتی ہیں  
مہر و مہ کا سہ زانو پہ فدا ہوتی ہیں

ساق پاشمع کہ شاخ شجر ایمں ہے  
پشتہ پاشرخن یا قوت چشمان  
صورت مد شہاب ایک ہی روشن ہے  
کھنڈاز کسے خنر گل گل گلشن ہے

سورعنا کو کیا سید ہا قد بالائے  
پتہ ول کبک کی قیا قیامت

سرسی لی تا بقدم نور کا پتلا ہی وہ  
شعلہ طور ہی یا آتش موسیٰ ہی وہ  
سر بسر حسن مجسم ہی تماشا ہی وہ  
قدرت خالق انوار سراپا ہی وہ

گوہ یاسا پختی نیت ہی نو صابر ہو اسی طرح

کوئی بی پروائی نہ ہو بدین حسن مکار

جاسی نصیب جس شخص کا ایسا ہو

دوستہ وصل سی ہو جانمیں ہی

کیونش و دیوینہ ناکام ہو مگر

بیتنی جی مروسی بدتر ہو گیا ہو

ایسی محبوب کا جو نہ تو وقت نہ

خانہ شادی آرام کی صورت

تخی مرگ جدائی ہو نہ کس طرح شاق

ہو گیا ہر گ و پی میں شرمندہ

وار و وصل سوا اسکا نہیں تہی یا

مبتلا طرفہ بلاؤ نہیں میں جانتا

اک طرف نہت ہی و حیرت کس

شوق پیدا کی طرف حشر و سوگند

ہر شب اس رخ کی تصویر میں ہوتی

کثرت آہ و نوحان شہر و سرحد

استین آٹھ پہر شکوہ ہستی تر و تہی

دل کی حالت مری جزا ہے جانی

زیست یاس ہی بڑھت کما آتا ہے

	طلب وصل کی خالق سی عاکر تاہو	
اپنی بقتیں کے میں شہر کو اؤ کر جاتا		کیا کروں طاقت پرواز لگائیں پاتا تیزی میں مرغ سلیمان کو بھی شہر پاتا
	ہو براؤ ٹھکرنہ اوٹھتا میں جفا وقت کی سر شوریدہ پراقی نہ بلا فرقت کی	
دور سی اہت جان قدر ہی آفت ہی مجھے		الغرض وقت و لدا قیامت مجھے ناتوان ہوں نہیں بقا کی طاقت ہی مجھے
	کوئی صورت نہیں جو وصل کا سامان ہو جا ہاں خدا چاہی تو مشکل مری سامان ہو جا	
عرض کرتا کہ امی خاں انسان ہو ملک		ای سحر شکوہ ہمیری گردون کتب راز مکنون کی تجھ پہ پہی ہر یک کتب
	نہ مرض خج سے اب جلد شفا دی مجھ کو پھر مری رشک میحاسی ملا دی مجھ کو	

# تاریخ بنامی مسجد جامع مصطفی آباد

مسجد جامع بنا فرمود سلطان بن	وید و حق بین ندید و ثانی ابو دین
گنبد او هر ماه از کمال ارتفاع	پای بنیان یافت از پشت بنی انعام
طاق هر محرابش از چوب صنایع	هر ستون پرینتیش شمع بر جستم
تنبه گنبد دوازدهمین کمان	بر نماز باش قطبین سادق قیام
هست صحن با فضایش شک افرا	هر ستون و به بسلا کوشش کرم
صحن او چون صحن گلزار جهان	خوش پریشان نشان از مدیت
در هر شیر و زرشب غول اعلا	در کعبه و در سجود و رقص و قیام
میشود هر دم گمان صبح از چوب صنایع	مرو شب بیدار از شام آغاز
تنبه او شعله طورست که نظاره اش	میشه و چو یک چوین صبح عیالیم
خیمه محرابش شمال از چوب صنایع	عارض خلعت نماز صلاه کرد
هست به طاق چند سکه و افغان	از پیشه شمع قطبین بر افغان

فکر تاریخ بنایش و ششم و دل آفر  
ناگهان ملهم شد از فیض نوب اکرام

پای محرابش گزیدیم از برای عتقان  
گفتش انیت بیشک ثانی بیت الحرم  
۱۱۵۵ هـ

تاریخ عروسی حضرت سلطان عالم محمد و اجد علی شاه

صاحبقران عظم سلطان خلق عالم	کز صولتش بلرز دوازدهم تپا پس
افندیار حرات نوشیروان است	در حسن شک و یفت عالم مثل او پس
گرچه قلمک بجاش محکوم حکم عالم	تیر و زحل مد و خور بهرام زهره پس
عهد سعید او کرد احکام مل جل	شدیم خواص خیانتان شیر شکل پس
تخاصیت کو اکثرب پاک از سحر است	تربیع منجم جهان بد پس
در ساعت هایون آینه گ عقد فرو	ناهید شد مشر و از اقتران بر پس
در وجود پیر گروید از نوره عوا	زهره بر قصب آمد بر چرخ لیل پس
گلزار بخیران شد دهر از خلایع گلگون	باتع جهان فقیه شش غرث پس

خالی بخشش او کرد و در کمال

سائل لعل و گوهر ریخت کا

ملک سحر شمعیت نوشتہ سال قیامی

درنگر سلیمان آید مہدی عیسیٰ

21794

تاریخ شادی مرزا ولیعهد کیکاووس

شاهشوریه سلطان عالم سکندرشاه و سلیمان عالم

بعدل و سیاست نگهبان عالم چهانبات خاقان قاضی عالم

فلک تہ و احد علی شاہ عادل و کل ہی ان فرشتہ عباد

جہان گریہی قالبی ہی بادشاہان سجاہی وسی گریہی جہان

میں نے وصلتِ مژدۃ التاج شاہی خبابِ بلعیم میں مثلِ آنک

پیاہشن ہی ماہ سی تا بہماہی ہر پانچاں ٹنڈا شی شہتاں عالم

سلیمان کو وصایت ہوئی ہی پر ہی سی قمر متصل پہنچا تو وہ

قرآن ہر کہو ہو گیا مشتری ہے۔ مہات سے ملے ہوئے عالم

بنا ہی ولیعز و خورشید سیما بنا با شکوفند و یون و ارا  
 کر کن کار ہی سحر و جادو کی پیکر جو ان پر جلوان پر ضیا مہربان عالم  
 طرب نیز انیس ہوا می جہان ہی جہان عشرت گلشن سحران  
 خزان سی بر ہی باغ ہندوستان ہی فضا پر بہار گلستان عالم  
 تیزی جن ملک حور النہان و غلمان لگی کہنی یون شربت باغ  
 ہمیشہ رہی عیش و عشرت کا سامان سلامت ہی شاہ شاہان عالم  
 ہزاروں کی برین مہین بلبلوں گلگون ہوا ارغوان خاں ہی کر گرو  
 چمن ہی شقائق کا بزم ہمایون گل عیش ہی نیل مان عالم  
 سحر جب لگا کر فی تاریخ موزون عایہ ہاتھ فی بتلایا مضمون  
 یہ عید قرآن و ونجم ہمایون الہی مبارک سلطان عالم  
 ۱۲۶۷ھ

تاریخ و اذیت کی از شانہ او گلشن عظیم الشان

کمال شاد و اب باغ نوجوان

جناب حضرت سلطان عالم



کند شوکت و اسیر

باین تازه سازم و چرخ

خدا و آتش همین جبهه بند

خسته بخت فرخنده نژاد

هایون فطرتی یوسف جلال

شهنشاه جهان گردید سرو

ساع کان و دریا گردید ایشار

بصفت بست کلمه نقش تاسخ

بربر و بنیات آنگاه گردید

سحر ملهم شد م از عالم غیب

بشه باد و امبارک گفت باق

هزار و دویصه و نهفتا و حب

سیدان است بر شید تبار

شکلش بهشت و شیوه

گزینش به ناز و نیکو

چسبان و دودمان کامران

لال ابروی ماه معمر حشمت

ز نو آراست جشن خسته و آینه

دم زریا شمی و کوبه نمشانه

نمودم صفی را از زنگات طاق

طبیعت و نمون نکته و آینه

تعلیم و اخفیض خسته و آینه

طرح سلوک کوبه با جبهه

علمش و شهنشاه کشته رستا

شب یکشنبه سی و پنجم ماه شعبان سال ۱۰۱۰

منو و این ماه نور تو نشانیست

تاریخ ولایات با سعادت شاهزاده عالم مرزا قمر قزلباش

بفر و شوکت حبشید اقبال سلیمان  
جهان از جلوه نورالش گشت نورانی  
بضمار بلاغت مینمود آهنگ جلال  
کز و کرد اختر سال ولادت نورانی

تولد شد بخت سعد چون شهباز عالم  
توفیق مقدمات سر نیز کشید مراد  
بنی تاریخ هر دم شهسوار فکرت شایسته  
بطرز شجره بر خواند با تفت مطلع روشن

بدولتخانه سلطان عالم ظل سبحانی  
برآمد ماه نواز مطلع فضال رحمانی  
۱۱۶۸ هـ

ایضا

فرزند جوان بخت طفیل حسنین  
از طالع آن پیرت کفایت و کرم

شاهراچو عطر پاک از لعلی اعلی  
شده بهر جنبه جان لیخا آسا

مسد اقبال یافت و زینت زین

اقطار ممالک ز قدوس شر آب و

بسیار بندگی بود و منین

و کبریا چو مودود و شکیر

با تفت سحر از سر قدرت گفتا

مه پاره نخب قدان سعیدین

۵۱۲۶۶

ایضا

آسمان کو کعبه جم قد سلیمان تکمین

فرقدان جاه شهنشاه سکن آئین

اختراع سعادت قمر زین الدین

نیز مرج شرف یوسف مصر قبل

بسر وند با قاینه و جام و نگین

دو سکن در جبهه سلیمان بگد

بنده اش خسر و پرویز و کنیز و شین

گوی عشرت بر بود و ست و ست بزم

پسر مهر و شبی ماه مخی نه جبین

و او خلاق و دو عالم کمال حیت

چون خنود و شمشیر و شوم آب با تین

نور اقبال اطاعت و شکر و شکر

با همه بر و شکر و شکر و شکر

چشمه زنده و زنده و زنده و زنده

<p>عالم پارس نو یافته زین قیامین یکت عازمین از روح امین گو به مقصد آمد یکف و بنین کرد و کلبانگ طرب از بن شیرین</p>	<p>گشت ازین نژاده جانم جانی یا آنکشی و شهر آوده فکر تاریخ و کرد و چو از خوش شایط بیل کلک سحر غنی رنده کار کشاد</p>
<p>پس باین نغمه ز گمین ترمم گردید نوگل گلشن اقبال شد و می بین ۱۶۴۸ ایضا</p>	
<p>هم آغوش عشرت شده جان عالم</p>	<p>دیسلا و شهر آوده ما طلعت</p>
<p>و من کبر تاریخ گفته دل من بگور و نوق کاخ سلطان عالم ۱۶۴۹</p>	
<p>ایضا</p>	
<p>آمد یکف و بجز شرف گهر آید</p>	<p>پیدا چو شاه ایامه و الا تبار شد</p>
<p>تقویم نو بنجم و نکر سحر کشاد</p>	

تاریخ آرزو گفت بود آنچه امید

کیا سلطان عالم کو عنایت	حدای شاه دود پیا پیا
سکندر طالع و جمشید شوکت	بخت و بزم و قبال و ابر
همایون و زده التاج خلعت	عروس سلطنت کا گوشوارا
من و او ان اختر اوج سعادت	پدر کی آنکھ کی پستی کا تارا
فروغ نیت راہ چشم است	منور ہو گیا آفاق سما
لگے دتے ملا فی مہر سی آنکھ	زمین کے بخت کا چمکا ستارا

کہا ہاتھ فی وقت فکر تاریخ  
شعاع آفتاب عیاں آرا

ایضا

از فضل خدا پویا نیت شریف جو  
شہزادہ خورشید رخ و ماہ چین

تاریخ زبیر بیلش جستم

دل گفت زری زری سلیمان کلین

ایضاً

چو گشت زین شهر ز نوین ولادت پشاهزاده عالم  
همای اقبال شاد ز اوج مراد شپ کشته آید

چو حال تاریخ این مولود زبر و هم بنیات جستم  
برون ز بطن حروف لفظ ولادت شاهزاده آمد  
۵۱۲۶۸

ایضاً

قمر در شهنشاه ماه طلعت  
لگی بجنه هر سمت شادی کی بود  
نکالی غلامون فی بهی لگی حست  
بسان زرو هویج زر بکشت  
ز روز یوز و پلاکت دبا گیر خلعت  
ز ماسه کو پایا جو مخمور عشرت

نمائات حق سی هوا جب تولد  
هوس شاد و مسرور سلطان عالم  
کیا جشن شاهی کا حضرت فی سانا  
سپ رهوار و فدا کی کج  
باس اسلم پانی اور جواهر  
هوئی خوشدلیح کیف طریقین

بهم خبر اورینیات است کتب

کماول فی هی بنده شین لاوت

تایخ ولادت فرزند نواب الدوله سید علی نقی خان بهادر جناب

از عنایات خداوند کبیر ان آفتاد	یافت نواب الدوله عالی نژاد
جدا مولود مسعود و بهایون شد	نوکل شین تناسیب و نخل مراد
شیخ مشکوی وزارت نو چشم و الدین	نوحیای و دویمان تانه ریحان فواد
آفتاب برج دولت مشتری و عقل	گوهر دریای شوکت احمد کان غلام

میشود پیدانیک صرع و تالیخ

اختراع میرید آباوی بان عمراد

ایضا

حق عطا کرد بنواب الدوله	خاند صاحب اقبال سعادت قوم
مشتری جان ملک تبه عطا نمود	ماه خسان شریار شرم و مهر شرم
مهر برج شرم اختراع اقبال	جوهر کان شرم و شرم

روح آدم کو جد زبوق رقم اوصل  
صفحه بر خویش بنایید و بنالید

مشقب کلک سحر گوهر تاریخ بسفت

کوکب کوکب افوج حضور عالم

ایضا

فدا خدا فرزند حسین بن ابی الدرداء  
کلک سحر تاریخ تولد کیر و بطر تازہ رقم

یافت ز ایزد چار شرفین جا پشرف تاریخ نجوم

حسن یوسف ملک سلیمان عمر خضر شربت جم

ایضا

روشن تکمیلین ہوید آفاق کمال

مصر دولت میں کیا پشرفینان فی

جنوہ گر صاف قیاسی میں نشو و

چون چین ہی عمیلین کوکب اقبال کانوہ

حق فی نوابک جب پند سامیہ نخبشا

یوسف کشور اقبال عزیز دل خلق

سیر بسیر چہر سی آمار امارت کوشن

جسطح آئینہ یاد بین ہی جلوہ ہر

تک تاریخ دم صبح جو کی مٹی تھر



## تایخ عروسی فرزند نواب المذول بجا در وزیران

امیر میرافراز و دستور عظم	شجاعت بن محمد سیاحت
مدار الماس و وزیر الماس	محمد طیب اسباب جهان
وزیر شهنشاه عاقل که دانه	شکوه سیدیه ان و جبهه
بتدبیر آصف بدانشان سلطه	نوشته شایسته کیهون
بجرات زیون ساز به ابر	سپهت برده و جو و از من
جوان بخت فرزند اقبال	باوچ وزارت نو و زنده
چو ابر بهاران شب روز بار	ز به کار و دوات
بسال همایون و تاج حسن	به نیه و می اقبال
به که با نوحه اندان شرافت	شهره کدب اباش و و کر
بیان تمنا بر افراختن	چو شمشاد و پهلوی
بسک شریعت بجز نقد	و و اعلا و خدایان

فکاک <sup>ع</sup>ایمانین قرآن مبارک  
سحر خواست تاریخ انجری <sup>فصلی</sup>  
زروی طرب و ادب افت بشارت  
چوبی تقیہ گیری اندام مصرع

جهان خوش ازین جشن عشرت اسرار  
زمصرع و حسد چوین دگر  
قرآن <sup>م</sup>سره فرمود یا سعید اکبر  
شود سال <sup>۱۰۵۸</sup> فضلی ہوید اسرار

تاریخ وفات و خیر جناب سید العلماء مولوی حسین صاحب محبت <sup>العصر</sup>

جناب سے امام سوم  
وحید زمانہ بعلم و عمل  
کفون نائب صاحب العصر او  
گزین و حقیری داشت مریم صفا  
چهارم ز ماہ عنبر و جزیب  
سروش مقدس بگوشش نشا  
ازین خاکدان رخت بیرون کشید  
نمودند جوہر ملک آفرین

کہ ہم مجتہد است و ہم متقی  
خلیق و صبور و شکور و سخا  
بترویج دین بنی و علی  
کلی بود از گلشن جعفر  
دو ساعت چو از صبح شد منقضی  
ندای ای الے ربک ارجع  
شدہ بر سریر جنان مشک  
خوشامر حبا گفت بنت بنی

بشارت رسیدن ز پیش خدا که اینک حسن بایق حوین

بایسان کامل چو کروی جوع

فطوبی لک، و او غلی جسته

۱۲۶۱ هـ

از جهان کرد سفر سیده پاک نزا  
حضرت مجتهد العصر ستمی شیر  
و من افشاند ازین غمگده و بدین شبا  
گشت ازین واقعه مخزون دل لایکا  
گشت خوان فی تاریخ اکبر بجا  
و ختم منسل احضار علی و اسد  
مقتدا اسی علما کامل بیان و خرد  
سر کشید از سر غیبت گم بیان  
نیست چشمی که از و شکایت عارض شعله  
نوبت گشت بن بیان و بیان

تاریخ وفات شیخ امام نجف ناسخ مزور

شولید مویدین سبل و سون سایه پر  
شغل شغل ماتم و مالان مین آبشار  
ششم سی اشکبار مین اشجار بوستان  
ازین وفات حضرت ناسخ هی جاگزنا  
مانند لایبان مین بین و ان و ان کل  
منع چمن مین یک و یک و یک و یک کل  
ولایت مثل غنچه مین بین و ان کل  
کشتان مین هی سنج و ان و ان کل

ببل کی زفری سی ہی پیدائش گل	جھوٹا کلب عند لیب کو اب نغمہ طرب
اقلیم شاعری کا ہو ہی چراغ گل	مصرع یہ اب نغمہ چین کربان
تاریخ وفات جناب علین مکان سید علما مولوی سیدین صاحب محبت مد العظمیٰ	

قبلہ و کعبہ ابراہیمین ابن علی	کہ نظیرش متوان یافت گیتی ایوے
اندزین غیبت کبریٰ نام شاد	آیتی بود نایات الہی ایوے
رفت از عالم و ز عالمیان بر قرار	ما تم رحلت آن عالم حاوی ایوے
رینت منبر و محراب و مصلیٰ بر خاست	جای کرد دست بلیہامی مصلیٰ ایوے

خواست تاریخ و فاش چو سحر گفت  
شرف المجتہدین نائب مہدی ایوے

صالح آل مصطفیٰ نائب صاحب الزما	سید عالمان حسین شہ زندگنی
ما تم او گران گذشت بول ختم مرسلین	عینی آسمان نشین خاک غراب فرق

سال چہین مصیبت خواست سحر و شکر گفت  
ہو و دوست زد و بے نوح ز چشم آت سخت

دینغ رفت ز عالم بسوی خلد بین  
 بحسن خلق بسان حسن بان خلق  
 نقاب چهره آفاق گشت خلعت جمل  
 لواهی شوکت اسلام سزگون گریو  
 بصدق زهد و تقاوت بفضل علم  
 بنوک کلمک پی حل مشکلات علوم  
 عزای او زده آتش بجان نیداران  
 سحر جو خواست دامن ضبط سال تار

کس رایش علی سبب کمال  
 بصبر شهره عالم چو سید الشهدا  
 فروع علم ماند و گرفت بدرج  
 قناد کین کین شمعیت غرا  
 ورین زمانه چو آبای خویش بی همتا  
 بسان حیدر کرا بود عقده و کشا  
 فراق او شده سوهان مح و نصرا  
 رساند طعم غمی بگوش بوش ندا

اضافه کن عدد نام او حسین بن جوان

جناب مجتهد العصر سید العلماء

۱۲۴۳

تاریخ بنیادی کوتهی حنا نبطان علی بن رضا

کربو کار گیتی گرفت نظام

مکانی بنا گشت در پیش پور

ز جوش قهقهه عکس آید نظر  
سپهر مگوک بنقش و نگار  
قصور بهشت اندکاشانه باش  
یکه سائبان ست اختر سپهر  
زار رنگ نانی بهارشن فروز  
نظیرش محال ست نیز فلک  
چه از طاق کس اش نسبت کم  
بانیک زمان طاق او شد خراب  
چو دیدیم من آن بقعه دلکش  
بگو شمع خور و آواز غیب

در و با هم او هست آئینه فام  
مه و خور و و گلجام او رست نام  
ز جنت هم او رست تشبیه نام  
جلو خانه اش شک و السلام  
نقش مقرر مصور تمام  
ز تعمیر نغان فروزش احترام  
که از دوره و محضر فقیست تمام  
مرا این را بود تا قیامت قیام  
پی سال تاریخ شد اهتمام  
چه زمینده قصر فلک احترام

### تاریخ بنای باغ

کرده بن نظام علیخان بهمنی  
نکست هر بنگره چرخ زد کند

یک خانه باغ خلد صفت با شربت پاک  
تاریخ آن نباشد شک و شک

تاریخ تقویمین نظامت خیر اباد فقیر محمد خان گویا	
قرنہ تاریخ کا جبیل میں مینی سہنگی صاف پانی کا رسال قدم گویا	جا پڑا دائرہ اربع ترکیب میں منقلب اس سے عناصر کو کچی بک
<p>قطعات تاریخ فی تعمیر وفات مصنف نور از فکر وارث علی خان مہم</p> <p>شاگرد جناب بحر سید اللہ نقا</p>	
روح پاکش ملک الموت سو خلد راجہ نواب علی خان بعدم کوچ نمود	بود تاریخ نهم چونکہ زماہ رمضان گفت ای فہم چنین سال و فاش نمود
ولہ	
فیضان بہر سحر و خلق از تہ بہا ہشی سو فرودس پانیدہ تقسیم از لہ ہشی	نہم تاریخ از ماہ صیام آنروز چون نماز و در شین ارتقا کش فہم این ہا
ولہ	
سحر فرمود چون حالت دنیا آہ او نہار و دھند و نقیہ او چار از بحر ہوش	میان تاسع ماہ مبارک نور غم آمد نہین فوت معنوی معنوا ین فہم کہ گفت

ولہ

از جہان گشت چو در غلہ مقیم الدولہ	بود تاریخ ششم از رمضان بہر طالع
فہم شد شام غم آنروز چو فہم این سال	بود نواب علیخان سحر صبح جمال

ولہ

پنچہ مہر دریدانہ لہش حسن سحر	شام پوشیدہ سیہ خست پنی ماتم شان
گفتہ امین سال فنا فہم دم فوت سحر	آہ اسی آہ نہم بود ز ماہ رمضان

ولہ

آئی اپریل کی بستی دوم ایسی جا بکاہ + ہوی ہجیان سحر آہ  
 بادہ اشک سی ہر آنکہہ کا چھلکا دولہ غم پایہ وراج  
 عیسوی سال تحسیر میر ہوار حلت کا + فہم ہنگام بکا  
 راجہ نواب علیخان مقیم الدولہ + سوی جنت گئے آج

شرابا غبت شاخسہر اقلیم مضامین و معانی ناشی محمد انوار حسین  
 سہسوانی مع دائرہ عجیب و غریب تاریخ صنعت الاعداد و مختصات الانفاط



بعد از خالق که پادشاه بحر و برست و زمین نبات و جانور و آدمی  
 ۶۳۱ ۶۳۱ ۶۳۱ ۶۳۱ ۶۳۱ ۶۳۱ ۶۳۱ ۶۳۱

شب را از نور ماه منور ساخت و روز را از پر تو مهر از مهر عدوستان  
 ۳۰۲ ۳۰۲ ۳۰۲ ۳۰۲ ۳۰۲ ۳۰۲ ۳۰۲ ۳۰۲

و گنجینه نادانی تسلیم سوزانی حروف جوهر و از بهشت شایمی نگار و  
 ۱۹۲ ۱۹۲ ۱۹۲ ۱۹۲ ۱۹۲ ۱۹۲ ۱۹۲ ۱۹۲

نشان شمایل کارنوزبان آوری بدست می آرد و پیشی این بقیه و ام  
 ۳۰۱ ۳۰۱ ۳۰۱ ۳۰۱ ۳۰۱ ۳۰۱ ۳۰۱ ۳۰۱

بحر و یوان پسند زبان تر نماید و زمره و در چسب با بنگ وید و بهشت  
 ۹۹ ۹۹ ۹۹ ۹۹ ۹۹ ۹۹ ۹۹ ۹۹

میسر اید که درین فضل نفع بیان و زمانه طرب بیان و یوان کان فکرت  
 ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰

کلام کمال مسرت ریزش قلم معنی نگار جوش به طبع ایب گاه و ورگاه  
 ۹۱ ۹۱ ۹۱ ۹۱ ۹۱ ۹۱ ۹۱ ۹۱

طلاقت زمان و فطانت و امزه و اشک یک قلم کلام مؤید و به طبع  
 ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰

شاعر پیشال عطیات و تنگنا و ناظم زکین خیال و به طبع اعبار سلیمان جبه  
 ۵۴۱ ۵۴۱ ۵۴۱ ۵۴۱ ۵۴۱ ۵۴۱ ۵۴۱ ۵۴۱

گلین و فامعنی خیال و روح کالبد گویائی و زیب ساوه و انانی و به طبع  
 ۱۸۹ ۱۸۹ ۱۸۹ ۱۸۹ ۱۸۹ ۱۸۹ ۱۸۹ ۱۸۹

ضمیمه فیروزی و شمع انجمن دولت نور با صوره صولت و به طبع الصالحین  
 ۳۹۵ ۳۹۵ ۳۹۵ ۳۹۵ ۳۹۵ ۳۹۵ ۳۹۵ ۳۹۵

و شیرین بیان و دستار به خواهان طوطی و عتلا و طوطی و به طبع  
 ۶۳۳ ۶۳۳ ۶۳۳ ۶۳۳ ۶۳۳ ۶۳۳ ۶۳۳ ۶۳۳

کشور صولت که یوریا تین عز و دولت شکوه خاوندی شان ریاست  
 ۵۲۶ ۵۲۶ ۵۲۶ ۵۲۶ ۵۲۶ ۵۲۶ ۵۲۶ ۵۲۶

جلوه عنایت نشان سیاست سر پای نفس قوت کرد و فر کام مهت امام  
 ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱

هوا جوانان نامه نگوئی زمان قوت بازوی اعانت احتشام رفعت  
 ۸۲۰ ۹۶ ۹۶ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲

سایه باز خاندان سترگ جاده مخلصان نیز و آبر و اوج خیر قبله و فاعالان  
 ۸۲۰ ۸۲۰ ۲۹۹ ۲۹۹ ۲۹۹ ۲۹۹ ۲۹۹ ۲۹۹ ۲۹۹ ۲۹۹

مقیم الدوله راجه نواب علیچان بهادر قیام جنگ که نیک و در و چون  
 ۵۰۵ ۵۰۵ ۲۱۱ ۲۱۱ ۲۱۱ ۲۱۱ ۲۱۱ ۲۱۱ ۲۱۱ ۲۱۱

بود پسندیده اخلاق و فلاطون فطرت اوج تمکین بهرست و ان بود  
 ۸۶۵ ۸۶۵ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰

و قبله رایان جمله نصیحان امیر شهرستان و لاوری بود بلکه ریس  
 ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹

جهان و اورین استمان او قبله مقصد عالم بود نیز تابان فلک کرم  
 ۲۸۰ ۲۸۰ ۵۱۲ ۵۱۲ ۵۱۲ ۵۱۲ ۵۱۲ ۵۱۲ ۵۱۲ ۵۱۲

آب رنگ یاحین باغ سخن کلام او نور دیده عروج سپهرن نام او  
 ۲۴۹ ۲۴۹ ۹۱ ۹۱ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹

بن صبح نفس و گردون اوج که گمانه آفاق بود و در غزل سحر تخلص او  
 ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰

دیسینه فم هر زده در او شام طبع را ازین و اغ و اغ سیکر و چون روان  
 ۱۲۵ ۱۲۵ ۲۲۲ ۲۲۲ ۲۲۲ ۲۲۲ ۲۲۲ ۲۲۲ ۲۲۲ ۲۲۲

پاکش روح بلبل و پیرایه گل باغ ارم شده و جسد مظهرش سند هستی عدم  
 ۲۴۵ ۲۴۵ ۲۴۵ ۲۴۵ ۲۴۵ ۲۴۵ ۲۴۵ ۲۴۵ ۲۴۵ ۲۴۵

فرزند و لا و در مصفا جلوه بهر خدیو کرم شکینی شیم و لکنج تبار فخر و یا  
 ۲۳۱ ۲۳۱ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵

نیک سید کریم خود را ز می عمر گفت و گو پیرایه صواب منهل علمان و  
 ۲۴۰ ۲۴۰ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲

الحج عظیم نمودن سب معلى جناب فرنگ اسیر الدوله سید الملکات جد محمد اکبر

سید الملکات جناب با آنکه خود و کشور متنان کا فرماست و کلمه کبی بنام موری

زوش و نشو و نماست الا چون ذوق خاطر شورش کرد و جوش ال شوب

و بیان آورد تمیل ارشاد وقت بانهاست ک یوز و خوشی خوشی پر دت

و بانها نه وصل طح طح طح طح و یوان سید اسوا و انشت

این مرتب رسد خور او اموا

با و در پیش همیشه نمید

با و در بزم دل فرورشت مدام

با و در گاه و اوقات طح

با و یارب و در شب شام و سحر

المنحصر و مطیع و الیقین که بصورت معنی مسکن است و نام آن سر سبز

چین سخن او و پر لیس انجمن است صنعت کبری مشقت و بالادست

جسم صلاحیت و جان فطرت و در صا و قی لازمه الله

لله صبح با غم  
بیشتر از سحر  
ملاکات از دوزخ  
بیانی در حصول آن  
نامکین است  
مست غلبه و غلبه  
بیشتر از سحر

موجود قوانین طراز شیخ انجمن اداکاری کل زمین نوکاری سنہ ۱۳۰۱

نہایت حق پذیر فی خدا علی عیش مقدمہ بحیثیت مدرسہ

مستخرج من معنی بحر نامجوئی موعود و در حلیه حساب

ماہظ ایچے صاحب معرون خلعت ممتاز می صحت پوشانید

وینا و پیغمبر و نشان گردانید و روشنی این

او اکاربی خاطر خواه که نمایان است حسن اهتمام تمام

۱۵۲  
چندین لعل و کستوری لعل صاحبان  
۱۹۲ ۵۹۶ ۲۴۶

ابیات تاسخ

بہر شایع ہوت و دلو و سنبہ	در توالی کرو و سر راہ
---------------------------	-----------------------

۶۱۸۶۲  
آل و خورشید و شریافت  
راه مکتوبی سراج اطمینان

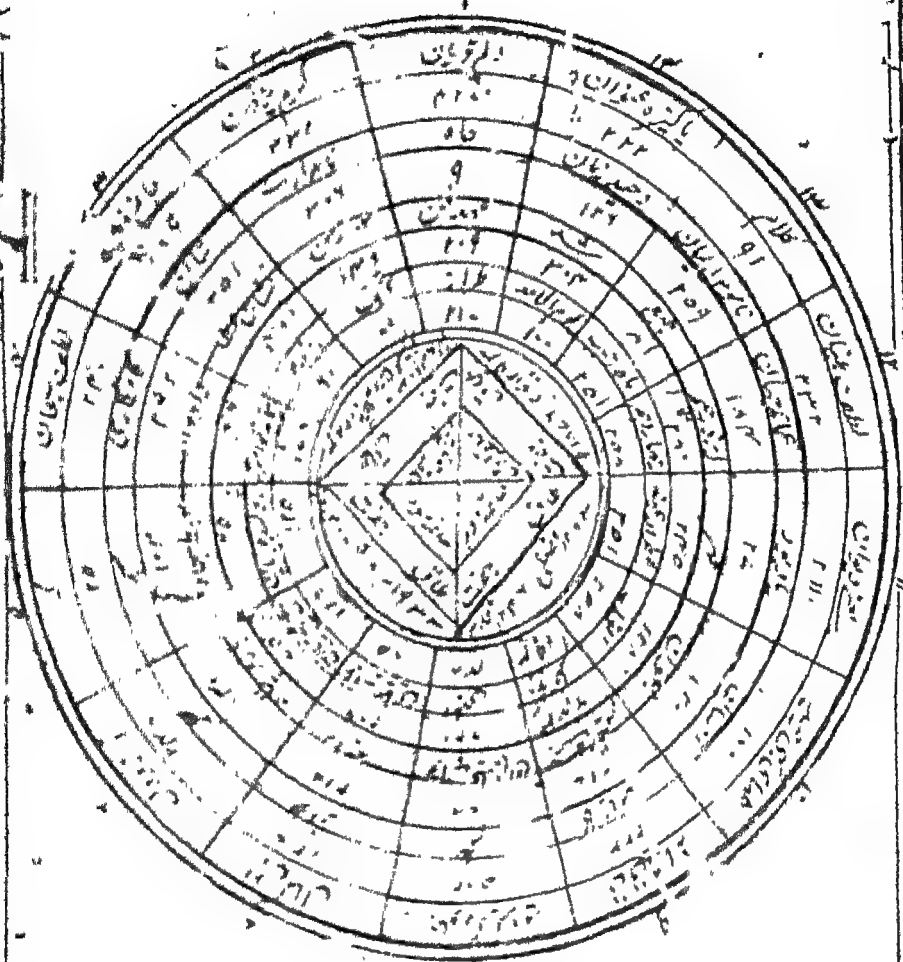
۱۷۸۳ فصل

محمّد بن عبد الوہاب یا قوت محمد

کتابخانه عمومی

حاجت به شرح طوطی و این است از برای طوطی و مرغی را

[illegible]



خاتمه الطبع منظوم برین کلام فصاحت نظام فیضی

عوض نمیدارم هیچ نگار وانی

بکار داد من شیب ست سحر کو

بنام خالق افکار و معانی

کیا جسے سخنور بر ش کو

کیا ہے مطلق بنین موزون

مخمس با قمر مرہ یا غزل

دوس نے عشق گل بدل کشتا

فراق و وصل کی لذت سی گاہ

ہوئی حبسہ زلیخا دل سے شیدا

اوس مینکا عشق کو عاشق بنایا

بحار و کوہ ہامی سرخ و خضر

عدم سے جانب ہستی آئے

یہ ظاہر ہے نہین باریک مضمون

روئے اوستے مضامین شاعر و نگو

دیا جی حسن کا عاشق کو سورا

کیسا عشاق کو یانا بالہ و آہ

و یا یوسف کو حسن پاک ایسا

جہان مین حسن کا جلوہ کنایا

زمین سرخ و سفید و ماہ و ستارے

بشر جن و ملک و ستے بنائے

نعت حبیب خاں محمد صطفیٰ علی اللہ علیہ آلہ وسلم

کہ احمد حسا و یا جگمگ پیر

شہنشاہ رسولان ہین

کبھی پیدا نہ ہوتی ہفت افلاک

وہی ہین باعث اسجا و عالم

نیر ایہین خیر و شکر پیر اکبر

حبیب رب سبحان ہین

اگر زوی نہ ہوتا شہنشاہ لولاک

وہی ہین باعث اولاد و اوم

شیخ المیزانین ثم الرسلین  
 اور ہی اس شہنشاہ کوشین  
 اور ہی معراج جہانی بڑی  
 زورہ بھی گئی گرمی بستر  
 نہی عجاز شاہ انبیا کے  
 علی سے لیکے سبب فی تک

محمد بن علی کل سہل سہل  
 گئے معراج میں تا قاب قوسین  
 نہ ہی دروازہ کس کی نہ ہی  
 رہا آب و نوح جباری زمین پر  
 گئے تھے سب سے بہتر خدا  
 ائمہ حجت حق بن نہیں شکر

### سبب نظم خاتمہ الطبع

مجھے پیری میں ہی جو تپا جو  
 کروں تحسیر حال بیج و لیا  
 مقیم الدولہ ہر حسن صنف  
 سحر او کا تخلص بالیقین ہے  
 امیر الدولہ جو او کی خلافت میں  
 او نہیں کے حکم سے چہا گیا ہی

پلا ساقی شراب زنجوار  
 وہ دیوان ہی منہا ست بست  
 عذوبہ و سست ہے کہ مر  
 کوئی استاد ایسا اب نہیں ہے  
 عیان شہر باور ہے کہ  
 مرقع ماسہ و زنجوار کا ہے

آدم زلف تنها پسته پشیمان

و یا ترتیب خود با حسن شایان

چرخ امیر کبیر فی توقیر والی هایون بزرگوار است محمود

ایمانی اقبال دولت

مهر اوج سپهر جاوید

سوی آفاق دین از مشرق

رسوین دین سوی عالی

از ماریت نماز نادانان

لیاقت ہی کینیز پستان

و دیکتای بر فضل و اجال

و وحید الدهر و شمع بر ماقبال

لایق است و این سب پر تقو

و بهما فرق بهایون پر تصدق

س سخاوت دین کین جاتم سی بر

ع عدالت دین کین کسری سی

ی ید قدرت فی با اغراض و اکرام

و ویا انکو نظام خلق کا کام

لایق است و این سب پر تقو

ل لایق است و این سب پر تقو

م سعید ابل دین صاحب فر

ل لایق است و این سب پر تقو

ک کریم کینش و این سب پر تقو

ل لایق است و این سب پر تقو

ک کریم کینش و این سب پر تقو

نصف ہی تازه ریاض جاوید

ک کریم کینش و این سب پر تقو

ج جهانمین صاحب جم و کریم



ه همیشگی صبا جوی  
ح حاشیة فی سبب  
و وروالت ہی مرجع اگر بنا  
م معین اہل عالم ہیں شہوت  
ر رہن جاوید دنیا میں باقبا  
س سخی و صاحب خستہ ہیں  
خ خدیو کشور زہد و عبادت  
ن نہیں ایسا سخنور نہ تحقیقت  
ہ ہمیشہ سی  
و ویاخو  
م معین ہر شریف  
ت تخلص سحر ہی مرجع مایل  
ز زہی غریب ہی سلوت ہی جا

م مین مسند  
م محافل کی سبب  
ا ادب ہی  
سی سی ہی ہیں گوہر لاج بہت  
ح حسین و حسین شہین  
ن نگین خاتم وراثت ہیں  
ا امین و پادشہ باب  
ب بلا کی عاشقانہ ہی طبعیت  
ا اسیر و صائب و سعادت  
م مین حسین شہین  
م مقیم الدولہ کی تخت جلد  
ا  
ج جہان

آن سو خالی زمانہ نکلی دم

بہترین توشیح کی صنعت سی ماہر

سوروی لائے لو اگدن بلا کر

اکسیر چھپو اسنگے والد کا دیوانا

نقیم الدبیر کہ فرو و س منزل

امیر غنیم ہندوستان تھے

خدائی ہوئی تھی وہ طبع گرامی

بلاغت عاشق طبع روان تھے

ہمین کیا فائدہ جنگ جب کہ

عجب یہ ہوا کہ انہی جیشہ زدو

عیان جوش بلاغت ہر غزل

در خالص کئی و فیض بقدر

کلید نہیں چھاپنے کی ایسی بہر

کے گدا ہوں بدنامی کرم

خطاب نامہ کی نپہ ظاہر

کیونکہ ارشاد باضد شوکت

فراہم تم کرو چھپنے کا سامان

تھے فن شعرین استا کمال

وہی فخر رئیسان جہان تھے

کہ تھے استاد سعدی و نظائے

فصاحت او کی قربان زبان تھے

تخلصی سحر صبح ازل سے

مضامین ہیں کہ ہیں در ہامی

ہمکتی ہی فصاحت ہر غزل

نخل سے سب سے اسیدم جا کی لی

کہ جسے عقل گردوں کھامی پھر

اشاری شمس پوری بر کج ان  
هر افرازان خنجر خنجر  
هر کاتب مش نور القدر  
ورق کاغذ کا ہو چاندیکا  
سیا ہی طبع ہو فی کی روان  
مسطر پڑہ کی مغز وستان  
بہم ہوں مصلحان سنگ استا  
بجھولی تلمو یہ فرمان سہی  
قلم ہو بہر حسن طبع طو  
ت عمدہ خط ہو جوی  
وہ دیوان پیر نہ سالہ جہ  
بناک چہرہ آئینہ سین  
سنا یہ حکم جہرہ افغانی

برنگ لڑو شمس حسینا  
جو اچھا چھاپت ہو شمس  
ہر اک تلمو ہو جہرہ  
بیاں گروان ہو اس  
سوا وید ہو جہرہ  
نقطہ پرست کا گمان  
وہ ہوں خاں شمس  
ہر اک نقاش ہو اس  
پاس مان کر ہو جہرہ  
تلمو ہو جہرہ  
تلمو ہو جہرہ  
تلمو ہو جہرہ  
تلمو ہو جہرہ  
تلمو ہو جہرہ

او دهر کو یا چپار کما بترسا دیوان  
 مکان پر شمشیر کوی دیوان سحر لا  
 او سر صورت ملا جمل طرح فرمان  
 با قبال میسر الدوله چپا یا  
 یہ دیوان ہی کہ آئینہ رکھا ہے  
 اب اچھا نام آگی ہے خدا کا  
 کہ نقطہ تک نہیں آسین غلط ہے  
 زبان پر کلمہ احسن آئے  
 پسند طبع اقدس ہی یہ دیوان  
 دعا پر خاستے کو ختم کر عیش  
 اور ہر کلام زبان ہی نام سامان  
 دیوان ہی مثل گل ہنستی ہوئی آ  
 ہر گاہ چہر تو بہر چہ چہ دیوان  
 اس کی شکل سی عمدہ سپا  
 جو کوئی دیکھتا کہتا یہ کیا ہے  
 حقیقت میں نہایت خوب چپا یا  
 یہ کافی کہتا ہے ت میں فقط  
 غلو راجہ صاحب جب آلا  
 زمانہ کیون نہوا سکا ثنا خوان  
 خوش رہا ہی یہ عیش

او دهر کو یا چپار کما بترسا دیوان  
 مکان پر شمشیر کوی دیوان سحر لا  
 او سر صورت ملا جمل طرح فرمان  
 با قبال میسر الدوله چپا یا  
 یہ دیوان ہی کہ آئینہ رکھا ہے  
 اب اچھا نام آگی ہے خدا کا  
 کہ نقطہ تک نہیں آسین غلط ہے  
 زبان پر کلمہ احسن آئے  
 پسند طبع اقدس ہی یہ دیوان  
 دعا پر خاستے کو ختم کر عیش

اہی یہ کلام پاک ہے ستاد  
 قبول خاطر اہل بخش باد

خاتمہ الخلیفہ چکیدہ ابرقہ مشکین رقم و یہ عطار و لطیف شاعر و شاعر  
 سخنور بہشت چمن نشی فدائے صاحب و اچھے صانع و تخیل و تخیل

بیاض سحر کے مطالعہ سے سماوی طبعمان و بیچ نفس امارہ بین کہ جو

ماہ و مہر جاعل الطلمات والنور انسان ضعیف البیان سے ادا

چھوٹا منہ بڑی بات ہی الرحمن علی العرش استوی کے مضمون و فطرت

سے صاف روشن و ہویا ہی کذوات فائق الامتیاز رفیع الراحات

مقربان بساط احدیت جس مقام پر ادب میٹھے ہون و کھنکھان

کہ لب محمد الہی کھوسا لنگر گان پایہ سر پرستیت جس جگہ پر دست و پا

بستہ سر جو بکلی گھر سے ہون وہاں لکھی تاب و طاعت ہی کہ ظہا

مقولہ کم و کین دین کو پونہ سی بوسے لکھتے ہیں تک طائر و مژدہ ادا

اذا کرے کنکرہ کاغذ غنیمت و جہل تک پہنچے سب بہتہ

کہ ہر فرد و بشر و منافع بدست خداوند مجید ہذا لکھتے ہیں خوش و ہیا

و یکہ کرے کہ خاصانہ و ... انہ اندہ ...

انکس حبیب خدا اشرف انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کھانی  
 بشیل خدایہ سخت مشکل و دشواری آئی کہ نہیں پہچانا جبکہ کینے لگے  
 خدا نے اور علی نے ارشاد پاک رسول مختاری جب اسطرح حدیث صاحب  
 لولاک میں آیا ہوا اور قرآن مجید و فرقان حمید میں خداوند عالم نے  
 انکس علی خلق عظیم اس شان سے فرمایا ہو تو اب فرمائیے کہ ہم کس منہ  
 سے رسول مقبول کی نعت کا دعویٰ کریں سوائے اسکے کہ اوس نے التاج  
 فرق نبوت اور یتیم بحر ملاح رسالت کی مدح مبارک میں شعر پڑھا کر

محمد حامد حمد اہلس

سے خدا ملاح آفرین مصطفیٰ بس

اب منقبت زبدۂ اولیا سر و قراصفیا زوج بتول بند راوصی بلا فصل احمد  
 امیر المومنین عیوب المومنین ائیمین قائد عزم الجلیس غالب کل غالب  
 علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی کیا کریں جسکے پیچہ خدا اور رسول کسی نے  
 نہ پہچانا ہوا و سکی تعریف کس نسبت و قلم نہ ادا کریں شعر

خدا کے بعد رسالت تاب سمجھیں

علی کے پیچہ علی کو کوئی کیا جائے

اسی طرح گیارہ فرزند از بند او نکلے بعد ویسے سب بت خدا یحییٰ  
 کل مخلوق خدا کے امام و پیشوا ہیں بقول مرزا محمد رفیع باذن علیہ السلام

بسم و سخاوت ہمہ مست	ہمہ جوان سنہ ہمہ جوان
---------------------	-----------------------

اما بعد ننگ امام فدا علی معروف بہ اچھی صاحب آماج سما و الامور  
 برای نام خدمت ارباب سخن دین گزراش پر از ایچی صنوبری و نبات اراک  
 ملک معانی بصدر سرت و سرور مدعا طراز است کہ قبل ازین بیان است  
 بنیان بلاغت عنوان آفتاب آسمان شمعانی شہشاہ کاشانی است  
 معانی خدیو اقلیم سحر بانی کیمیا ناز عرصہ سعادت حارس شہ رباب است  
 و قہ التاج فرق شہابی استاد و فردوسی و انوری سر آمد شوای خوب  
 خلیل سخن سپاس زبان غایت امر و تقی و حسن رشاک جری و جہان  
 خلاق معانی و سخن تازہ و ہمای مضامین نو و کون مہیا یہ سعدی و سہا  
 صاحب فکر و صاحب ذہن البی و الکلام ملک الشعراء ابوبکر و سہ  
 یسار و لولہ العزم و خلیل الجواد امیر نویدی توقیر و شہ کلاؤت و خلیل

میخ جنابال کیوان علم پر چہیں شیم گوہر درج مروت و سخا آفتاب برج محمد  
 و غمناک کان کر مہر عطا عدالت شعار شجاعت و ثبات حق پروردگار کو  
 سکندر رنجت چہر سخت اعمی جناب مستطاب معلی القاب مقیم الہ ولہ راجب  
 ثواب علیخان صاحب بہادر قیام جنگ متخلص بسحر برداشتہ ضمیمہ آج  
 ہمایون بنیاد محمود آباد جو سوئم ہم بہ بیان سخن سحر ہی محض بی ترتیب پریشان  
 پڑا تباہ حق تو یہی کہ ایسا دیوان لا جواب کہ جسکی ہر غزل غدیلم المثل  
 و ہر شعر انتخاب ہی ظہیر فرایابی جسکا معرفت نظیری بی نظیر جسکا مصحف  
 کمال ہمیں جسکے جلال عروسان مضامین پر قربان و شیدا آتش  
 آتش بیان شعلہ زبان ناسخ اعجاز فکر سحر لسان فی جسکی فصاحت و  
 بلاغت کالہ ہانا انسان تو کیا آج تک چشم و گوش فلک ان فی دیکھتا تھا  
 نہ چند جناب مرحوم و مغفور کو خود منظور تھا کہ میں اکو مرتب کر کے  
 چھپوا دوں مگر معذرت تھی اذ احبار حلیم لایستخوان ساعۃ ولا تقدر  
 کے مضامین سے عجیب و غریب ایام غدر میں یہ سانچہ جانگزا حادثہ روح فرسا



طهر : صنادق المبارک است که در هر یکی کوتهایم سی و پنج پیش آید تا که در هر یک  
 سی و پنج آید که در هر یکی تصویر فی البشوق ملاقات حوران عین بشت برین  
 یاف و فرمایا آخر محمود آید و خاصین اینی کریمای تعیم کرده و عین بدفوان  
 عزیز و اقارب ملازمین و متوسلین معنوم و مخزون بود که حکم آنکه اگر  
 پذیر نتواند پس تمام کند یک زمانه و روز سه علی بنماست غنی عین المرح  
 والاوصاف المشهور فی الاتفاق و الاکناف غره ناصیه و ولایت اقبال  
 قوه باصرة شوکت و اجلال نهنگ بحر شامت و بسالت هر بر آجام  
 سطوت و ایالت نور صدقه ابدت و کامکاری نور حقیقه شمت و کجیا  
 گوهر و ج سخا و کرم نیرین اقبال و شمش صاحب علم و جیا و خزن ثبوت  
 و اتقاعای دین و بنین و مرج شریعت ختم المصلین پیر و امه اطهار  
 شیه حیدر کرار شاعر طلیق اللسان سخنو فیض زبان بابش و ارباب  
 گلزار فصاحت و طوطی شکرین متعال بوستان بدخشب و ارباب استاد  
 همه و ان سحر کلام اعجاز بیان صائب نگار نظیر می انیل امه که هر یک می توانی

امیر الدولہ غید الملک اجہ محمد امیر حسن خان بہادر ممتاز جنگ تخلص سحر

وایم اقتبالہ کو منظور تھا کہ عروس دیوان والد زویشان زیور طبع سے

برہنیت ہو کر مقبول خاطر عاشق طبعان انام ہو پند طبع وقاد و ذوق

شعرا می ذوی الاحترام ہو پاؤ صفت تمثیلت امور ریاست و کثرت کار ہا

ستر گل حکومت خود بنفس نفیس و فراہمی و ترتیب دیوان میں توجہ تبلیغ

فرمانے رہے جو غزلین اور قصائد کم تھے انکو جابجا سے منگواتے

رہے با اینہمہ ولسوری و عرق ریزی پھر بھی بہت کلام محب نظام

مثل ثنویات وغیرہ ہاتھ نہ آیا جب کسی طرح تصانیف باقیماندہ کا سراغ

نشان نہ پایا اسکو جس ترتیب مرتب فرما کر منشی کشوری لال شہر دار <sup>انجمن</sup>

وٹشی چند لال مہتمم طبع اوہ پرین و قلع بھی گنج کو طلب کرنے کے حکم طبع صادر

فرمایا ان دونوں خیر خواہان دولت نے تھوڑے زمانے میں چھاپکر

کلہرے کی صورت حضور راجہ صاحب بہادر بخشم الیہ رکھ دیا خدام

عالیہ مقام نے پسند فرما کر ہر ایک کو خلعت فراخ و حال عنایت کیا

نہایت مسرور ہوئے بہت تعریف و ثناء کرتے آتے تھے جہانگیر بھی  
 جانی سچان اللہ و کچھو عجب حسن کا دیوان چوہاں نہ جوت سے شوق  
 طرحہ کا جوین شک دہی جو لفظ ہی خاتم حسن و جمال کا گین ہی جو جوت  
 وہ ایک محبوب کرسی نشین ہی نوک پاک جوتوں کی تیرہ کمان یار کمان  
 کی صورت دل عاشق کے پار ہی ملک واپرا شکورنگ شجوان ملنے کو  
 طیارے سیاہی مین سواد ویدہ مورجلست یا سینہ پشان مست باورہ سن  
 شیلی انکھوین کا کاجلست واپرا پان الفاظ سے ایک شب کی لہجہ کا  
 حجاب پیدا ہی مداد تحریر مین شاید پانی کے ہرے غطرہ وین ملا ہی  
 نقطے سویدا ہی دل عاشق یا عنبر مین خال رخسار پر پیریاں ویشاں مین  
 چمکے مک مین آخان حسن و جمال کے بخور خوشان مین دو اور بزم ہو  
 تفسیر آفتاب ملک حسن و صورت مین نہیں نہیں جانتے ہا ہی کہتے  
 زلف عنبر مین مویاں جالی تراکت مین شلو ویدہ واپرا کو مویشکا فانی  
 بارک مین تاب نگاہ شاہان خلق ویشکواں سے بارکیت مین جلتے مین

مین اسطو کو کہم کشان سپہر عز و شرف انہار کو شروٹینم سے بھی صفائی  
 و شفافی مین بہتر جانتے ہیں خطوط باریک مسطر پر شمع مہر کا یقین ہے  
 ہر صفحہ کاغذ بیاہیں سحر اقبال یا عارض جہاں سیمبران ماہ جال سے  
 زیادہ دلکش و دلنشیں ہے ہنگام تحریر کا تب نے ہر قلم یک قلم شاخ  
 طوبائی جنت قلم کی ہے جسے تیزی قوط سے سرمدیان نیزہ خطی شمع  
 آفتاب عالم تاب سے بھی نوک کئی ملی ہے کاغذ خوب لقیط خوش اسلوب پر  
 خطاط غیرت حداد خوشنویس شک میر عمار نے اس حسن سے لکھا ہی کہ  
 سواد خط اور قلم مشکین رقم کی لاگ پر یاقوت رقم خان فی ہیرا کہا کیا  
 مصلح سنگ فراد چنگ شیخ محمد عسکری شاگر و حیرت علی و صفونین جہر  
 عیوب سے برے جو تقدیر معکوس حروف کو سیدہ بناتے ہیں انھوں نے  
 ہر تیر الیا عمدہ و صاف بنایا کہ بتان شکل نے منہ دیکھنے کیواسطے  
 حیران ہو کر آئینہ اکبر کا دہو کا کہا یا نقاش لاثانی غیرت ہزار  
 رشک لاثانی نے لوح جبین دیوان مین وہ زور قلم دکھایا کہ کبھی خوشگافان

بار یک بین کے فہم و خیال میں ہی نہ آیا ہیں بیا پھل پلایا نہ مارا  
 بنایا کہ خطر یحان و قطعہ گلزار کو بھی شرابا پر چند عیب جوئی کی گرس نبوی  
 منظر نہ آیا پر سیمینون فی الحسن ہی کا پانی جانی کہ تپہ پر پہلی واریہا  
 عاشق و معشوق کی صورت نظر آئی جب پروت ایتھانہ چٹانہ بھرا  
 ہر نقص و عیب سے مبرا کوئی حرف اپنے حدا عتال سے سر ہویا مہر نہ بڑا  
 جب تپہ پر سیاہی دی ہلن سے بے لہن ترانی بات نہ کی جو تو مان گن  
 کھلا آج تک اور سکا ہمسہر کیا نہ سنا آئینہ خلعت نڈا را ہر ویاں کو شہر  
 چاک مک میں مہر جہاں تاب تاب نظارہ نہ الیا آخر گوشہ مغرب میں چپسایا  
 صحت فی اپنا وہ جلوہ دکھایا کہ حرف و لفظ تو کیا کوئی لفظ تک غلط  
 نظر آیا الہی جب تک چرخ دوار کے کل جی بیکل کرے والی جیتی ہی  
 یہ کارخانہ پایدار ہے ایسا ایسہ کہیر پیش عالی حوصلہ تا قیامت ہر روز  
 قطعات تواریخ طبع دیوان از تصانیف شعرا و محفل  
 و نازک خیال و سخنوران و می نظم و نثری کمالی ہا

تاریخ طبع من تصنیف عالیجناب مستطاب معالی القاب سید الدوله  
سید الملک راجه محمد امیر حسن خان صاحب باد و ممتاز جنگ نام قهار  
والی ریاست عیالون بنیاد محمود آباد خلف الرشید جناب صنف حرم و

ناظم ملک سخن خسرو تسلیم کمال	راجہ نواب علیخان مقیم الدوله
تختی محبت تو علی سی لطیف	آفرین بادو بایسان مقیم الدوله
عادل باذل ذوق فہم و سخن سنج	ای خوشا وصف زیشان مقیم الدوله
بختش جاتم طائی سی پادہ مشہور	خلق بین جو دروازان مقیم الدوله
عارفت کشی اہل دل سی ہی او	ہین جو خورہ احسان مقیم الدوله
ابریسیان سی زیادہ تہاسد گو ہنر	ابر جو دگر افشان مقیم الدوله
زندگی میں ہی اقران امثال ہر دم	ہمہ تن تابع فرمان مقیم الدوله
و ہر من صاحب ملک و علم و فوج و	واہری مرتبہ و شان مقیم الدوله
پی خدمت ملی فرووس میں جو علمان	ہین ملک حاجب دربان مقیم الدوله
ماہر ہر سخن و دوا خذہ ہر علم و ہنر	ای زہی طبع ہمہ دران مقیم الدوله

اہل جوہر ہرین شہنا خوانِ یقیم الدولہ

عندلیب چمنستانِ یقیم الدولہ

صفت کھلک غلند ان یقیم الدولہ

پیر ہرین طفلن بستانِ یقیم الدولہ

مضرعہ دستِ گریبانِ یقیم الدولہ

جوہر ہوا ذلہ بر خوانِ یقیم الدولہ

ہین وہ سب اہل فضیلت یقیم الدولہ

جمع اوراق پریشانِ یقیم الدولہ

جوہر فروز ہستی اچھ بکھٹن شعرین

نا طقہ بلبل شیراز کا کرتا شہب

شاخ طوبی کی قلم ہو تو رقم ہو شاید

اونکی شاگردوں کو اب عوی تاروی

مصرعہ قامت شمشاد چمن کے تال

کچھ شہ کچھ ہمنی مزہ شعر مراد کی پایا

جنکو اللہ فی وی جودت طبعِ فیضی

شکر سد شکر شکر کافی لکی محنت کہ ہوئی

تحریر لکھی از سرحدت سینہ

غوب نگین ہی دیوانِ یقیم الدولہ

از جناب نواب احمد حسن خان صاحب جویش و دستِ خوش

قاعی بی سی لبضل ب جہان

میں تو کیا خوش تھا ہرین بخت

سلسلہ اوراقِ بدین دیوان

یا وگا رزما نہ طبع ہوا

اوسین ہی سخن بھی فصاحت کجا  
 دل کی آنکھوں سی کی می گر شاعر  
 لولوشا ہوا دے نقطے ہیں  
 روشن از آفتاب لوج مبین  
 غوی مضنون وہ عاشقانہ ہے  
 نام اس نظم کا بیاض سحر  
 اب صنف کی ہو صفت مسطور  
 عابد و ہر زاہد عالم  
 یاورین احمد مختار  
 ابر احسان گلشن عجم  
 صاحب جود و ہرین ممتاز  
 حاتم وقت رتبہ دان نوخی قدر  
 بادشاہ و یار طرز سخن

لطف کی ساتھ ہی بلاغت بھی  
 والدہ شیفہ ہو ہر شاعر  
 ہیری کی ٹکڑی حرف ساری ہیں  
 اور جدول شمع نور آگین  
 ہر سخن گوہر گمانہ ہے  
 ورواہل زبان کو ستراسر  
 بندہ پرور جوتی بہت مشہور  
 لطف فرامی بکیان ہر دم  
 خادم خاص حیدر کرار  
 نیر استنجان خلق و کرم  
 اہل اہل باحت و غریب نواز  
 بانی جود و خوش بیان فی قدر  
 ہفت کشور میں شہر و نادر فن



افضل و اکرم و عین و عیب  
 بهر راه حق خداوان تھے  
 یم موج بخشش و الطاف  
 مستج جو و مدد شفاق  
 نکست گلشن ریاست تھے  
 بیس شمار یہ جو ہیں و قوم  
 سر مضاعی لی جو حرم انکا  
 نمک شاعری کی انتر تھے  
 حیف صد حیف جا کی دنیا  
 ہو یہ تقریر منقش اب جو شش  
 سب ارشاد راجہ فیض  
 من شعر جو سخن بود پایا  
 سر ہے جو کس نامیاب

وادیں فین بخشش و خوش آنور  
 قاسم روزی بہ انسان تھے  
 آبرو بخشش کعبہ نصرت  
 جان جملہ مدد و ذی اسباق  
 کہ بہ بحر نیل و بہت تھے  
 اچین بندت ہی ایک اکبر  
 نام مروج صاف و چہا  
 کیون تناسل سخن و و بہت  
 بادش کشری و کسب  
 رتہ ادوال و کرب جو شش  
 بین پوش و کس و و  
 شاعری میں اپنا پایا  
 ہی و و پل و و و و و

حاکم امیر سولہ کے ہیں فیض نہاد	خاص علم و ہنر کا ہے جو بلاد
ہمام نین او کی مجھ کو خوب ہی یاد	لفظ محمود اور ہے آباد
فکر تاج کی جو مینے جوش	آئی گردون سی یہ صدای سرو

طبع کا سال لکھ یہ خوش سہلوب

بشاعر لاجواب دیوان خوب

۱۲۹۳ھ

ناشی اشرف علی صاحب شرف

بہار الین رشک صاحبین ہے

نکاح گاندہ ستر زم زم سخن ہے

مقیم الدولہ کا دیدان چہا خوب

اگر اشرف ہی تھو فکرتاج

از جناب ناشی سید اختر علی صاحب صغر

چہا خوب دیوان بلطف و صفاء

سراپای خوبان و لکش ادا

۱۲۹۳ھ

سہ افضل حسن راوند بوج و قلم

قلم نے دم نہ کر با صغر لکھا

از جناب ناشی سید باقر علی صاحب تحصیلدار بہر و ضلع الود

کہ کلیات لطائف طبع آمد و رفت

کجائی آسمان زمین باری بہر تار پر

بجای این خیم و خندان بیا چشم نظام ساز  
 چو بیت ابرو ماه سپا بشمار او و صد ادا  
 و سیکه بیند گاه و فرشت که چلا و خورش  
 ز فیض آن استوار و توان صرف شده  
 همین بنایم روز داشت قبل از شایان  
 بنظم آمد چون مرقع و روی کشاد

که بدو گوشت چرخ بران بر من بجان  
 بیا که خال نشانی انما به سپید چشم  
 تو گوئی در همه فرشتان باین بیان  
 بنحو این شرح از بهمان بیان نظر  
 و مدحی تحسین به بهشت من عیان  
 نوشت چار کین مطلق به تاین کلام

ز شوق ممنون بطبق تحسین کلام او شکر نظر  
 معیضه منعمین شکر و نیکوین بیان شیرین محبت

جناب سید رحیم صاحب تحمل تخلص استاد جناب جبهه صابو

عجب شاعر تخلص دیوان بی جفا  
 مقتدر الی و له نواب غلیحان  
 سحر و حرم ناشخ سے تلس  
 رہا آخرین نسخ سنی بھی شور

بس او کلی و مدح می قیامه بان  
 خطاب و نام نامی که نشان  
 که بکجا مسکن و ما و انبان  
 اب و کی رویه و انبان

معنات و وہ سی یہ مکان ہے

یہی لطف حیات جاودان ہے

زمین شعر ہفتہ آسمان ہے

کہ بالکل میر کی گویا زبان ہے

کلام نکتہ پرور نکتہ دان ہے

طریق سوزنی خالی گمان ہے

مذاق درد کا دل کو گسان ہے

طرازش نظم سودا کی عیان ہے

تلمذ کی رعایت بی گمان ہے

طریق حضرت آتش نہان ہے

مقام ابیشہ فراوان ہے

ریشہ قصہ محمد سودا آباد

منہ خود اور کلام نظم ہاتھ

تعلیق کی بندش سی ظاہر

مزد اسمین زبان انی کا پیہ ہے

جکیوں مطبوع ہو دیو این مطبوع

بھرا جس شعر کو سوز درون سے

مضامین درد کی جس عاثر قلم ہین

جنون کی جس جگہ مضمون لکھے

طریق نظم ناسخ ہے جو اسمین

کہ ملاو اسوخت کی بندش محی پیر

تجمل فی سربہ بین کو توڑا

شین ہجرت احمد کی تاریخ

کلام شاعر شیرین بیان ہے

از جناب نشی جو ابر سنگه صاحب متخلص به بربر

مخزن لطف دیوان چپا نمی هم	جو غزل اسیرین بی آن سلاک که احسن
رومی انصاف نوران حسن کی	دل فی میری به کما نظر سحر احسن

از جناب سید حسن صاحب متخلص به ابطاف متخلص به میر

راجه نواب علی بن ان حسره	مین و دینت بی اندیشه شمع
مثل نواب باقر ان اشال	غیب و جاه و شبه آید بوقوت
شیخه خاص و عین ادب حسن	زاهد و متقی و اهل شکر
عابد و وقت سحر شب بیاد	این تخلص بی ادب است موندگار
صوفی و تامل و قیام آن مدوم	محب و حبیب و وسیع و ولایت
شما مخاطب به حقین الله و	عزت آفرین و عیب و ادب و شکر
شاعر کامل و خوش فکر و فصیح	طبع غالی و بکمال و مطهر
منتشر بود کلامش بر زبان	و یکسان جهان مثل و روش
پسر صاحب اقبالش سحر	به خدمت نیک و بانشین خوب

نوش خطاب است امیرالدوله	صاحب خلق و مروت ز شرم
جن دیوان پدر رشت بود	نهر اعلان فی طبع و شیوع
که همه بر بیاض سحر است	طرفه نام ست برایش موضوع
نوش خط و خوش روش و خوش تقطیع	خامه حسن پی آن مقطوع
چو منبر و محراب و دوا بر پر نور	چو شب قدر سوا و ش مصنوع
ماوه یافت لطافت فوراً	شد طبیعت چو پی سال رجوع
مهره رشتن تاسخ نوشت	چه بیاصل سحر طبع طلوع ۱۱۹۳ هـ

از جناب میر سعادت علی صاحب نیس سید شاه پور متعلق دہلی

سید آمد بعد ز نگین سخنها	بہارین کلیات فیض آگین
دولت شافقت سال طبع تصنیف	چو گل بر بوزر ہی نگین ضایع ۱۱۹۳ هـ

از جناب مولوی سید صادق علی صاحب پیرا در سیہ سکر علی آباد

عجب دیوان سحر کا طبع نہوا	جسکے مشتاق ناظرین تھی تمام
بولا باقی جو باد رشت کر ہوئی	سخن ہمیشہ الٹا کر ارقام ۱۱۹۳ هـ

از جناب مولوی سید دوق علی صاحب خلیف مولود سید باقر علی صاحب

بحسن بندش و الفاظ لطیف

بست گلزار و گویا تو مشایخ

چو دیدم کلیات شک آتش

نوشتم بدین تاریخ طبعش

از جناب حکیم سید عطاء اللہ صاحب حکیم

بمیشل تمام یہ سخن است

و یا مضمون کا مین

صد شکر چپا سحر کا دیوان

تاریخ لکھی حکیم مین

از جناب مولوی عبد الوہاب صاحب تائب

آن فلک و تہ نواب علی خان

شیخ کمال بنان کہ افشان بحر

شاعری ہم سبب منت ایوان

مستلیم سخن باغ فوان

حافظ و عرفی او ادبش یوان

منجز و سبب قوت ایمان

راجہ راجی نظم مقیم الدولہ

مایہ اہل نو کا قوت روان بلنا

راجی باعث قدش بچان بود

لوش اند کہ شد از جودت طبع پادش

گر دیدی غزلیات تمام کردیا

مشغولی کہ بود مکر کجاست مشغول

طریقت پرست پیغمبر الفاطمه و معانی	جان فرادش را زو جد یقربان سحر
طرفه انداز فصاحت عجیب لطف کلام	جمله عشاق سخن گفتند شنا خوان سحر
حقوق لغت نبی منقبت مر ترضی	بهست از حسن تو لانا تک خوان سحر
خوان الموان لغیم سخنش دیوانست	همه ارباب مذاق آمده همان سحر
و نهش از طبع دین عهد صفادگر	خلف نامور ارشد ویشان سحر
میرگشتش اقبال ای دلور	شاعر سحر باین نسل بدیشان سحر
و الدش نیست تخلص سحر و سحر اورا	اوست الحق بجهان کلین بستان سحر

سال آن طبع طرب خیز رقم زد تاب

عجب این طبع ز سحر است بدیوان سحر

از جناب نقشبندی فدای علی صابغون احمی صاحب عیش

سحر کا جو دیوان چدیا نوزیشان	هر اک شعر خورشید شمش و قمر
نقط پر نجوم فلک کاهنی دهنو کا	هر اکب دایره مهر کماج سر
صفا می بین بر صغری صباقی	هر اک لفظ خوشید سان جلوه گر



نشان تازیانه کا سر کا بچہ	نشان تازیانه کا سر کا بچہ
ہر اک مدہ قدس قریح کا گمان	ہر اک مدہ قدس قریح کا گمان
سیاہی مین ہی ظلمت انت ہوا	سیاہی مین ہی ظلمت انت ہوا
لکھو عیش چہنے کی تار نی یونم	لکھو عیش چہنے کی تار نی یونم

ولہ

ہی آجیسا کلام منع واپسیت

ہی آجیسا کلام منع واپسیت

ایضا

دل شگفتہ ہوا بکاک چین

چپ گیا جب سے کایہ دیوان

ایضا

میں نشاں کجی و تار نی یونم

اکا چہنے جب کجیات لکھ

ہی تار نی یونم کجیات لکھ

نہین کجیات لکھ

بلکہ دل خوبی و حسن خطاسی سحر کا دیوان چپ چکا جب  
 نیم گلشن شگفتہ ہو کر توید تازہ چمن سے لاتی  
 اوٹھا کے تب دفتر مصناپین جو وہو نہی تاریخ عیش

بکاش عاشق ہی سال فصل عجیب تاریخ ہاتھ آئی

مکتوبات عشقی نعل رسول صفا تعلقہ ارجلال پو ضلع ہر وئی مخلص

ہست نہ نقطہ اش حکایت عشق

گفتم امی واسطی کتابت عشق  
 ۱۲۹۳

جیت نہ انظم شاعر خوشگو

پتی تابش سال طبع او

ایضاً

حرف خوش بہار باغ جنان

گفت دل بے نظیر گل دیوان  
 ۱۲۹۳

سب شہنشاہ تازہ نوکین

من کر دم چو بہار بخشش

ایضاً

ہو اماح دل سے جسے دیکھا

سب چہرہ ان چپ پا گیا ہے

تاریخ کی حبس علی سنگر  
کما یہ دل سے تپتے ہیں انجیر

ایضا

کیونکہ چکی اس نظم کو ہونست سب  
تاریخ کی طبع کی یہ دل فی  
جو دائرہ اسکا ہی وہ ہی ساعل  
اشعار جو سحر میں گویا بالکل

از جناب شعی شوری الال

واہ اس علی بیان سحر  
بولا از روی واد بافت غیب  
دلکش و دلپسند یہ ابرین  
لکھ دو کتاب نظم و دیوان

از جناب شعی گو بند پر شا و فضا

چہ پاس سحر کما یہ خوب دیوان کہ دل ہی شتاق جان ہی توں  
ہیں شعر سب میل و عنوان کہ جنگ میں یہ ترانے نگین

کمال شیرین جو یہ زبان ہی کہ پُر حلاوت مذاق جان  
فضایہ لکھ سال طبع جری زبان ہی مہین پیلن ہی شیرین

<p>چرخ و لاجورد          کجاست بلبل سحر خوشگو</p>	<p>سحر کا دیوان          مکره فضا سال بی سر ادا</p>
-------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------

۱۲۹۳

ایضا

<p>طرز فضا شش شده مطبوع روبرو          تاریخ ختم طبع بیاض سحر بار</p>	<p>دیوان طبع شد سحر تازه آبدار          سحر گفت بی لبر لبر ای فضا</p>
---------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------

۱۲۹۳

از جناب شیخ محمد حسن صاحب تصانیف تخلص

<p>تصدیق کیمی بر شعر پرینکاد غلط          خدا بین جان بین بلبلین قران          مریضی مریضین طبع علی بنی تهری          رخ محبوب پر کبریا ہی پر کبریا          صدای غیب فی عقد تهری مریض          رہی وقت استخراج دین جسکی کشتی          بهار نظم سی ہی پیشگفتہ گلشن دیوان</p>	<p>ایضا          سر اچھ بی ہی گلاز ارضائین          کاوین نیکت ہی کیفیت گلستا          نہیں کاتب فی لکھن کاندھلک پر          بی تاریخ سال دیوان حیرت          سن مریض سحر بلبل ہی مریض          کدما طبع دیوان سحر کا مریض نگین</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۲۹۳

۱۲۹۳

الحمد لله

ایضا

عجب چه تنی نواب علیی  
امیر اکبر است فیض مدین جانم سی زوین  
سخن خرم و سخندان شاعر پیشین و کاتبان  
مزبوعی عشق کی کوئی غزل خالی نهیمن  
نیکو بایلی و محبوبان کا قصه پانچ لایا  
بهرای طبع بهو که سخن افروز و پیران  
پنی تاریخ و سن حیرت محققان از تنی ناک

بسان مهر و شمع شمعین  
تهدید می رسد و آفتاب می شود شمعین  
خجل سببان بود که او کلام و کلام  
او کلام آفرین و لذت بود در حاکمان  
عیان و کلام شعاری حسن  
که اکرام است حق بنیاد که پیشین  
که با او است تا کی بین پیشین و پیشین

ایضا

پسپاهی و دود و دودان نیکین سحر کا  
وقتش شک و راتق کل کل  
غزل جوئی جوئی مین پیشین  
بهرای مضامین و کلامین حیرت

لطافت مین فوق و سکو کلام  
بر آن نغمه نغمه گنجستان  
بر آن شعر و سخن و سبب  
شکافه کل نغمه گنجستان

تجلیات فی شمس کائنات

تذکره شاعران بیاصل

از جناب میر محمد علی عرف فیضی صاحب شاعر تخلص

واہ کیا شیریں کلامی ہی سحر کنی  
مستعد تاریخ خیامہ فی فضلی بین لکھا  
پانچ سو طبع ہجر بین کی جہدم

طبع روشن سہی اور کی منفعل ماہ منیر  
کرم ہی شاعر ایسا دیوان فصیح و لہجہ  
آئی ہاتھ کی صدای کلام فی نظیر

از جناب شیخ محمد جان صاحب شاعر پیر میر

راجہ مہر روح تخلص  
ہر سخن زینت در گوش او  
معنی نگین ہر نحو شیب  
طبع بگشت آن سخن فی نظیر  
باسر و پا آمدہ فضلی شین

گوہر بکیت بای بیاصل  
زیور سیما بیاصل  
چون گل عینای بیاصل  
رونق آہن زای بیاصل  
دفتر زیبای بیاصل

از جناب نواب محمد مرزا خان صاحب پیش

آپ سحر می دیوان سحر طبع ہوا

خط و قلم سی ہی نشو و نما عجب

در تهرکت بے سرایاویه آئی و از  
چپک چپک پیران چرخ

از جلالیه میرزا علی صاحب خیر

<p>رسمی بچم و آبا و جد تخلص سحر داشت و زون شعر رباعی قصیده غزلیات چو فکرت جهان سوزی حبل برین تخلص نموده به سحر این ریش عجب معدن جود و بهر سخن بباز و زسام و زریحان قوی نواوازه ز سر سرچرخ اش بلال فلک گرده است ب ملقب شد از را جگر و جهان عجب تکر که تقوی و زهد و ورع</p>	<p>ایمیرا و لعل و زلف شرف به دولت شمشیر پد میسان تو گوئی که سلاطین امیر ریاست شد از دولت که تجنیس بود دست پیش خزن پیش و سکه سیم زبردست از دستم و زال نمده شب و رخسار و باه خدایش عطا کرد تیغ و سپر باقبال ز دولت سپهر باین مال دولت باین</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بدین و نظیر بشنیدم کس	بصوم و سلاوة و بعلم و شرف
چہ یارای تحسیر و صاف	سختن را درینجا کس نم مختص
بہم کرد تصنیف مرحوم را	کہ صفت نافع نگردد و کلام پر
چو دیوان شدہ بعد ترثین طبع	نہ سال تمناست بہ بار و
بہنصطیح احکم چون خواہم	بگو شمر رسیدہ ز جن و بشر
کہ بنی چہ شد کہ کن شمر	بہرے عمدہ دیوان بیاض

از جناب میر وزیر علی صاحب

بہ کس طرح ہر بیت مجنوب	بہ پس محبت بیان سحر
کہ نور کو تا پنج مرغ و	نہادی خبر و بی چہا جب

از جناب ارث علی خان صاحب

نور کا پیل لایا ریاض	فہرست ہستی بلوشت چین
طالع کو کہیں بیان	طبع کا کجا کیا روشن پینال

ایضا



چیت بندش نمی منمید و فصاحت افزون کیا خواجه فزونی

حرف زدن وقت رقم نوین هوا کلاک و زبان موشا کس

سال طبع و عین پیغمبر جریسته که با ختم کا فوکر یک

فهم نواب علیخان صاحب کا دیوان بی بی با طبع

ایضا

بی مثل و لا جواب پور شون کلان

اگشت این سر و شرم خیزان

ایضا

قرطاس بی یافت نه درون نظر

مطبوع و لایق سبیل

از جناب سید و اج علی حسیم و دیگر پیرایه سلاطین و اجداد

منطبع گردید و این کتاب

در شهر تاج طبع شد و این روز

از جناب نشی با دمی حسن صاحب مختار علم ریا محمود آباد

سخن سنج نامی جناب سحر

سخن آفرین و قافیه

من از زنده رایت شایری

چون عجز بایستی که بپوشم او

چون فردوسی و عسکری و عنتی

ز بهی لفظ ثواب پیش علی

بدل حامی دین و مخدوم خلق

و عیسی ملک اتمت دار

کریمی که هر دم کفش در دست

جاکت تکیان را از او مر نه

نمود شجاعت از زبانکه بود

شجاع و سیری عادل و دادگر

که بود آفتاب سپهر سخن

سخن را در آرنده جان بتن

بملک سخن گشته بی سکه زن

نظامی کند و حبس زیر کفن

پزیر نگین و دشت ملک سخن

بنامش ز روی ادب سرنگ

بجان خادم و عاشق و نجیب

که بود از قنار بر سران من

بر ابل جهان اعلی و عین

علاج مرصعینان در دامن

رحمت دامن سلطان خیر شکن

شدی به پیش مرگ جو رفتن

بدانشن فلاحون که دانا شدی

همه دان و سلامه روزگار

سخن را غم از داور یگانه او

که محمود آباد محمود جاس

درویش آنکه قبال و جابه

ملک بقارفت او بر گزیده

مردا که زنده است نامش بهر

زهی نیک پوش که دنیا را

خدا ترین وین پرور حق شناس

رئیس معظن اسمایه گیس

بشوکت اجمالت سجده و حشم

به تنویر و رفعت بلند اخترش

چو خواست باز خا و دانش نشان

پیشش پی دانش آید جنت

که پوشش تجر بهر سر و فن

ایر با بهائی و بهمان چین

یست که ناس مدون است

بذراتش و او پیوسته

بجایه بین جهان پوشش

برو حمت ایزد و ذوالعز

شخصیت امیدت و آفرین

پرستند و نالاق جان تن

که ناله است و ناله قشمرش

نماش چو ابروی و ناله

سبقت بر بر همه چرخ کهن

مستند احوال و ناله

بیشتر نومردم چو پیمان بیدار  
باز کشش کلاه عسکری  
وایه و بهادر شجاع و جبری  
سر لشکرش فتح و هنگام جنگ  
ایستاد برانش سکنه بغرم  
مخمر زین شمع و بار و پیلان  
فصیح که ناز و نصاحت نبرد  
ریاض کلاش به از پوشان  
غارت زده اهل  
مجنن آفریده این  
کرانست ایچ کلام چو  
باز کشش کلاه عسکری

شش بجز خود و کرم موج زن  
گزیدند محسوس و مروت طن  
ز اخلاق برق متش پیر من  
و دم رزم شیر افکن صف شکن  
ماتور گوید یکایک و زن  
چو پوششیر و آن ظلم اینج کن  
که سرشش تخلص نبرد سخن  
بلیغ که با کتبه با سرتون  
گلستان سعدی از ان یک  
سعدی از مده قدر زوی علم و  
نوی بخشش غیب کلام کم  
که گذشت آن مغفرت مقدر  
که تا بهره یابنگ اهل سخن

کلام بلوغ جناب سحر	چو خورشید برکشید چو آفتاب
فلک گفت حسن ملک گفت	سجده طبعش چو حسن بن عمر
بهراری بگلزار معنی رسیده	زمین سخن گشت بر شک تپین
پتی سال طبعش با تفت بداد	بگو شمع بسید که دایمی حسن
بگو سال دیوان آفتابی خوش	که دیوان مهر سپید است
و گر سال فصلی چو خوابی بگو	که محبوب آن خطبه آفتابی

ایضا

چو شد کلیات سحر منطبع	بنامیک سحرش بدین شرح
تا پنج طبعش نمودم چو سحر	چنین داد با تفت ریاضش
که دایمی کن از روی مشون قمر	سجده طبعش با تفت ریاضش

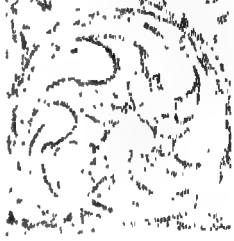
ایضا

جناب سحر کاجو دیوان چپ	اگر کسی چرخ چایم به شان سخن
نمرا آفتی گردون می صد حرم	به طبعش می به است سخن

یہ دیوان سبے بحر روان سخن	ہر اک شمع کہ فیض سب
تو ہو خوب روشن جہان سخن	جو تاب نہ دہند سال سخن
زمین سے سو آسمان سخن	اور اس کے شہباز فکر سا
یہ بولی دم آتھان سخن	نزدیک کے ہادی اہ خلاب



عجب سخن جو دلیر مہر ہے  
یہ سن سن کیا کہ بیان سخن



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين







CALL No. { ۸۹۱۵۶۳۱..... ACC. No. ۷۴۰۳۵.....  
 AUTHOR.....  
 TITLE.....

	72071 SECTION	
--	---------------	--

THE BOOK MUST BE CHECKED AT THE TIME OF ISSUE

MAULANA  
 AZAD  
 LIBRARY



ALIGARH  
 MUSLIM  
 UNIVERSITY

-:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for text-books and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.

72071 SECTION